

اردو املاء قواعد اور حساب کے نئے طریقے
مع پڑھائی کے طریقے اور جانے مانے اشعار
کا گلدستہ

رہبر طلبہ

تحتاتوی اور ثانوی جماعتوں کے

علاوہ جو نیر کالجوں کے طلبہ کے لیے
ایک نادر تحفہ

خواجہ عمر ننگندوی۔ ایم۔ ایس۔ سی (عثمانیہ) ایم ایڈ (یو۔ ایل۔)

لکچرر برائے طبیعیات

شاداں کلچ، حیدرآباد، سندھ پرنٹرز

ماشر: ادارہ علم و حکمت 11-3-664، طے پلی، حیدرآباد

RAHBER-E-TALABA

By KHAJA OMAR M.Sc., (Osm.), M.Ed. (Pune)

جملہ حقوق محفوظ

حق مؤلف

Acc. No.

501

علمت النساء عائشہ زہرا ایم۔ اے (عثمانیہ)
مفتی عبداللہ حامد رشادی عبداللہ احمد قاسمی ندوی

نام کتاب	:	رہبر طلبہ
مؤلف	:	خواجہ عمریم۔ لیس سی (عثمانیہ) ایم ایڈ (پونا) لکچرر برائے طبیعیات
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار
پہلا ایڈیشن	:	فبروری ۱۹۸۳ء
دوسرا ایڈیشن (مرممہ)	:	اکتوبر ۱۹۹۸ء
ناشر	:	ادارہ علم و حکمت
کمپوزنگ	:	۱۱-۳-۶۶۴، نئے پلی، حیدرآباد
قیمت	:	محمد ذکی الدین لیاقت، فون: 4577739
ملنے کے پتے:-	:	۱۰۰=۰۰ روپے (مجلد ۰۰=۲۰ روپے)

۱. بمکان مؤلف ۱۱-۳-۶۶۴، نئے پلی، حیدرآباد-۱
۲. ادارہ اشاعت دینیات ۱۶۸/۲۔ جماباؤس حضرت نظام الدین نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳ (انڈیا)
۳. انفصاری بک ڈپو (برو بروچک گھڑیال، حیدرآباد)
۴. جامعہ اسلامیہ تعلیم البنات میوہاؤن، محبوب نگر
- ۵۔ دارالعلوم سہیل الرحمہ، عربک کالج، بنگلور

ایک بہت عملی اور مفید کتاب

رہبر طلبہ اردو میڈیم کے طلبہ کے لیے ایک بہت عملی اور مفید کتاب ہے۔ مصنف جناب خواجہ عمر صاحب (لکھنؤ) جنہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ درس و تدریس میں گزارا ایک نہایت قابل، درد مند اور کارکردہ استاد ہیں۔ نصابی اور زائید نصابی مصروفیات میں نوجوانوں کی کامیابی کے لیے نہایت کارگر اصولوں کو دل چسپ انداز میں بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ اردو زبان کی ادائیگی کے دوران سرزد ہونے والی تلفظ اور معنی کی عام غلطیوں کو بھی یک جا کر کے ان کی اصلاح کے لیے اور نوجوانوں میں خود اعتمادی پیدا کرنے اور شخصیت سازی کی خاطر بھی کافی مواد فراہم کیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ کتاب اردو میڈیم کے طلبہ کے لیے ان کی تعلیمی اور

عملی زندگی کے درمیان ایک پل کا درجہ رکھتی ہے۔ ڈاکٹر یوسف کمال جامعہ عثمانیہ

دوسرا ایڈیشن کیوں ضروری؟

راقم الحروف کی اس بے ہنگم کوشش کو جو ”رہبر طلبہ“ کے نام سے ۱۹۸۳ء میں منظر عام پر آئی، محمد اللہ قبولیت عامہ حاصل ہوئی۔ حیدر آباد اور آئندہ راپرڈیشن کے اضلاع کے علاوہ بنگلور، کلکتہ، دہلی میں بھی اس کی خوب پذیرائی ہوئی۔

انگریزی میڈیم کی تعلیم کی آب و ہوا میں اردو کی اس غیر درسی کتاب کا طلبہ میں تقاضا ایک انوکھی بات ہے۔ لیکن طلبہ کے علاوہ اساتذہ کی جانب سے بھی اس کتاب کی مانگ، اس دوسرے ایڈیشن کا ایک سبب ہے۔ علاوہ ازیں پندرہ برس سے طلبہ کی دیگر ضرورتیں بھی سامنے آئیں۔ چنانچہ بیت بازی کی سہولت کے لیے قدیم و جدید جانے مانے اشعار کے علاوہ کچھ ضروری قواعد کو بھی اب شامل کیا جا رہا ہے، جہاں طلبہ سے غلطی کھونے کا امکان ہے۔ امید کہ اردو کے میدان میں لکھنے پڑھنے والوں کے لیے یہ کوشش قندِ کمر کا مقام حاصل کرے گی۔

خادم اردو

خواجہ عمر

کوئی بدم ہو کوئی انجمن یہ شمار اپنا ہم ہے

پہلے روٹنی کی کٹی ملی تھیں اک جہاز بخلا دیا

ترتیب

باب (۱) غلط پڑھے جانے والے الفاظ

باب (۲) پڑھنے کی غلطی صحیح شمار ہونے لگی

باب (۳) صحیح لکھیے

باب (۴) بے جان کی تذکیر و تانیث میں غلطی نہ کیجیے

باب (۵) کچھ اور الفاظ مذکور و مونث

باب (۶) بیسویں صدی کی تاریخوں کے دن معلوم کیجیے

باب (۷) ۱۹ کالہاڑا یاد کرنے کی ضرورت نہیں

باب (۸) ۱۱ سے ۹۹ تک عددوں کا مربع دریافت کرنے کا طریقہ

باب (۹) دو ہندسی مختلف اعداد کو ضرب دینے کا طریقہ

○ دو ہندسی اعداد کی مختلف شکلیں

○ ایسے دو ہندسی اعداد کا مربع معلوم کرنا جن کے دہائی میں 5 ہو

باب (۱۰) مطالعہ (اسٹڈی) کیسے کریں

قدیم اور جدید اشعار

ضمیمہ - صحیح لکھیے

مختصر - مگرام

باب (۱)

غلط بڑھے جانے والے الفاظ

دوران مطالعہ طلبہ کا واسطہ ایسے کئی الفاظ سے پڑتا ہے جن کے پڑھنے میں غلطی کا امکان رہتا ہے۔ اس باب میں ایسے الفاظ کی ایک فہرست دی جا رہی ہے جو عموماً غلط پڑھے جاتے ہیں۔ اس میں پہلے اعراب کے ساتھ الفاظ دیے گئے ہیں۔ پھر معنی اور آخر میں اس حرف کی نشان دہی کی گئی ہے جہاں غلطی کی جاتی ہے۔ مثلاً:

اہاحت: اجازت۔ جائز ہونا (ا)

یہ لفظ الف پر زمر کے ساتھ "اہاحت" پڑھا جاتا ہے جو غلط ہے۔
نوٹ: طلبہ کی سہولت کی خاطر الفاظ کے سامنے قوسین میں مذکر کے لیے (ذ)، مونث کے لیے (ث) اور صفت کے لیے (ص) درج کیے گئے ہیں۔
الفاظ کے حلقہ فرہنگ آصفیہ اور دیگر لغات کے مطابق ہیں۔ ان میں بعض کے اطلاق فصیح شمار ہونے لگے ہیں۔ ان کی فہرست آخر میں دی گئی ہے۔

(الف)

إِبَاحَتُ اجازت، جائز ہونا (ا)

إِبْرَ (ذ) بادل (ب)

أَبُو بَكْرَ (ذ) خلیفہ اول کا نام (ک)

أَشْكَتَ (ث) ایک بیماری کا نام (ت)

أَتَمَّلَ يُتَمَّلُ (ث) الٹ پلٹ (ا۔ پ)

أَفْرَ (ذ) عمل کا نتیجہ (ث)

أَفْرَ (ذ) بدلہ۔ ثواب (ج)

أَخَذَ (ذ) حاصل کرنا۔ لینا (خ)

أَفْرَ (ذ) انتہا۔ انجام (خ)

أَفْرَ کار۔ انجام کار (خ)

أَحْوَتَ (ث) بھائی چارا (ا)

إِذْ قَامَ (ذ) ایک چیز کو دوسری چیز

میں ملانا (و)

أَوْصِيَتْ (ث) الوصایت (ذ)

أَفْضَلَتْ (ث) تکلیف (ی)

إِرْدَ (ذ) (ث) چاروں طرف (ا)

أَزْخَوَانِي۔ سرخ اور نارنجی رنگ (خ)

أَزْخَذِي (ث) ارنڈ کا بیج (ا)

إِسْتَعَا (ث) خواہش، درخواست (ذ)

إِسْتَعْفَا (ذ) توبہ گناہوں کی۔

بِخَشَشَ چاہنا (ا ت)

أَسْتَوَا (ذ) مضبوط۔ پائدار (ا ت)

أَسْتَوَا (ذ) اس۔ ت۔ خاں، ہڈی

(خ واں)

أَسْرَا (ذ) سر کی جمع بھید (ا)

إِسْفِجَ (ذ) ایک آبی جانور (ا)

أَسْلُوبَ (ذ) طریقہ طرز (ا) جمع

أسالیب

أَشْنَادَاتُ (ث) سند کی جمع (ا)

أَشْفَتَ حَالُ (ذ) پریشاں حال (ش)

إِطْرَ يُقْلُ (ذ) وہ معجون جس میں

خر پھل ہوا (ا)

أَطْفَالُ (ذ) جمع طفل کی سچ (ا)

إِطْلَاعَ (ث) آگاہی۔ اعلان (ط ل)

أَعْرَابِي (ذ) صحرا میں رہنے والا (ا)

إِخْوَا (ذ) بہکانا (ا)

أَفْسَرَدَ (ث) رنج (ا)

أَفْرَ تُفْرِي (ث) کھلبلی، بے انتظامی (ا)

إِقْشَا (ذ) ظاہر۔ کھلا ہوا (ا)

أَفْلَاطُونُ (ذ) ایک یونانی حکیم (ا)

أَقْرَبَا (ذ) رشتہ دار (ا)

أَقْلَمَ (ث) ملک۔ دیس (ا)

اِکُوْتَا (س) ماں باپ کا اکیلا لڑکا (اُل)
اِتُوَا (ذ) کسی کام کو ماننا - ملتوی
کِرْنَا (ت)
اَمْسَال (ذ) مثل کی جمع (ا)
اَمْرِنِی (ث) بچت - نفع (م)
اَمْر (ذ) حکم - کام (م)
اِمَارَت (ث) امیری - سرداری (ا)
اِمَالہ (ا)
اَمْن (ذ) ہمین - سکون (م)
اِهْرَام (ذ) قدیم مصری مقبرے جو
مظفّر بنا ہوتے ہیں (ا)
اِبْدَعْنِی (ذ) جلانے کی لکڑی (اِی ن)
اِتَمَکَہ بھولی بھوں کا ایک کھیل (ج)
اَتْنِی گِر (ذ) لوہار (و)
اَتْنِی - لوہے کا بنا ہوا (و)

ب

بَارِث (ذ) وجہ - علت (ع)
بَتُوْل (ث) ایک نام (ب)
بَذَر (ذ) پورا اچھا (ذ)
بَدُوں - بجز - بغیر (ب)
بَمُوْر (ذ) مکر کی جمع - سمندر (ب)

بُرْس (ذ) سال (ر)

بُرْزُگ (ذ) بوڑھا، خدا رسیدہ (ز)

بُرْف (ذ - ث) جما ہوا پانی (ر)

بُرْہَاں (ص) بھٹنا ہوا - (ب)

بَطْن (ذ) پیٹ (ط)

بُھونچال (ذ) زلزلہ (بھ)

بُھُرْکیف - بہر حال (و)

بے مُحَابَہ - بلا لحاظ (م)

پ

پَرخاش (ث) لڑائی - جھگڑا (پ)
پَرْدُوْس (ذ) مسابگی - گھر کے قریب (ر)
پَقْنَم (ث) ان - ہال (ش)
پَیْزُو - تقلید کرنے والا (ر)
پَیْزُوئی - تقلید (ر)
پَیْزِہِن (ذ) پیراہن کا مخف - لباس
(رہ)

پَیْزُوْمَہ (ذ) جوڑ (پ)

پَہِیْس (ص) پھولا ہوا - مونا (پھ)

پَہِیْسَار (ث) لعنت (پھ)

پَہِیْشُو (ذ) آگے چلنے والا (ر)

ت

تھلسلی بولی (ٹ) مستند بولی (ٹ)
تھٹھٹھا۔ کم روشنی دینا تھٹھٹھا (ٹ ٹ)

ٹ

تھٹ (ذ) مضبوطی۔ قیام۔ قرار (ٹ)
تھٹھٹ (ٹ) تھنڈ۔ تمدن (ٹ)
تھڑھ (ذ) بھل۔ مہوہ (ٹ)

ج

جائن (ٹ) اودے رنگ کا کپڑا
جھل (ٹ)

جھڑ (ذ) دیر دوستی۔ ظلم (ب)
جھڑول (ٹ) حاشیہ۔ فہرست (ڈ)
جھڑات (ٹ) دلیری (ز آٹ)
جھڑ (ذ) سمور کے پانی کا تکر (ز)
جھڑم (ذ) ساکن حرف پر دی جانے
والی علامت (ز)

جھڑ (ذ) طراج۔ وہ ٹیکس جو غیر
بذیب والوں پر لگایا جائے (ج)
جھڑم (ٹ) تلاش (ت)

جھن (ذ) خوشی کا جلسہ (ٹ)
جھنڈ (ٹ) مقام۔ ٹھکانہ (گ)
جھنڈ (ٹ) وطن۔ وطن سے لگا ہوا (ج)

تھپ (ذ) گرمی۔ بخار (ت)
تھپتھپ۔ تھپتھپ۔ مردے کو گالنا
تھڑبہ (ذ) آزمائش۔ امتحان (ز)

تھڑمہ (ذ) ایک زبان سے دوسری
زبان میں منتقل کرنا۔

تھڑم (ٹ) بوند اہادی (ت)
تھڑمین (ٹ) آراستگی۔ آرائش
تھڑم (ٹ) اٹھنا (ن)

تھڑم (ٹ) پیاس (ت)
تھڑم (ٹ) کڑوا (ل)

تھلف۔ تھلف۔ تھلف (ل)
تھن دہی کوشش۔ محنت (ٹ)
تھنڈول کرنا۔ طعام کھانا (ڈ)
تھنڈ (ذ) خدا پر بھروسہ کرنا (ک)
تھنڈہ کسی کی طرف منہ کرنا (ج)
تھنڈ (ٹ) امید (ق)

تھنڈ (ٹ) بچ کرنا (ج)
تھنڈ (ذ) بہادی (ڈ)

تھنڈ (ٹ) خالی ہاتھ (ت)
تھنڈ (ذ) پانی کے نہ ملنے پر وضو کا
بدل (ٹی ٹم ٹم)

ٹ

جلیبی (ث) ایک قسم کی مٹھائی (ج)
 جمود۔ ٹھیراؤ۔ جمنا (ج)
 جنجال (ذ) آفت۔ مصیبت (ج ج)
 جواب دہ۔ ذمہ دار (ذ)
 جودت (ث) چالاک۔ میزی (ج)
 جور (ذ) ظلم۔ ستم (ج)
 جہنم (ذ) دوزخ (ن)
 جہن (ذ) ناواقفیت (ج ۵)
 جھٹلانا۔ دھندلانا اور چکنا (ج ۴)
 جھنجھوڑنا۔ خوب ہلانا (ج ۵)
 جیب (ذ) کیسہ۔ پاکٹ (ج)

ج

چرخ (ذ) بہیا۔ چرنی (ز)
 چوکھڑنا۔ کسی گرم چیز سے ملانا (ج)
 چوم (ذ) چوسا۔ (ج)
 چڑ (ذ) ایک چومنا سا پرندہ (ج)
 چڑھا۔ غصہ دلانا (ج)
 چوہے (ذ) بھونے ہوئے مادل (ج)
 چکناچور۔ رنڈہ رنڈہ (ج)
 چکنی چڑی (ث) چالوسی (ج ج)
 چھدیا (ث) سر۔ کھوڑی (ج)

چنگل (ذ) بچہ (ج)
 چھتیس۔ چھ اوپر تیس (چ)
 چھوہدر (ث) ایک قسم کا چوہا جو
 رات کو نکلتا ہے (چ)
 چھکنا۔ پھہکانا (ہ)
 چھل (ث) ہنسی۔ مزاح۔ دل لگی (ج)
 چھل قدمی۔ چالیں قدم چلنا (ج ۵)
 چھل بھل (ث) گھما گھمی۔ رونق (ج)

ح

حاتم (ذ) ایک شہور نخی کانام (ث)
 حبشی (ذ) ہاشدہ حبش (ث)
 حجاج (ذ) ایک سابق حاکم عراق جو
 ظلم میں مشہور تھا (ج)
 حرکت (ث) جنبش (ز)
 حذب (ث) جنگ لڑائی (ز)
 حرف (ذ) آواز کو ظاہر کرنے والی
 علامت (ح ز)
 حضرات (ذ) جمع حضرت کی (ف)
 حشر (ذ) روز حساب (ث)
 حشم (ذ) نوکر چاکر (ح)
 حشمت (ث) شان۔ دہدہ۔ (ح)

جاتی ہے

خَلَّاصِی (ث) رہائی۔ نجات (خ)
خَطْلُ مِلْط۔ میل جول۔ گڈمڈ (خ ل)
مَل (ل)

خَمَّازِہ۔ رنج۔ تکلیف (خ)
خَيْرِ مَت (ث) عافیت (ی)

د

دُب اکبر (ذ) کچھ ستاروں کا مجموعہ
جنھیں ملانے سے پہچھ کی شکل بن
جاتی ہے (ذ)

دُخْل (ذ) اندر آنا۔ رسائی (خ)
دُر پے ہونا۔ پہنچا کر ما (پ)
دُرُست۔ ٹھیک (ر)

دُشت کاری ہنز۔ کاری گری (ت)
دُشت گیر (ذ) مددگار۔ حامی (ت)
دُشتِ بَکَر (ص) محتاج۔ مفلس (ن)
دُقْن (ذ) گاڑا (ف)

دُیُوْث (ذ) بے حیا۔ بے حمیت (و)

ڈ

ڈُبو ما۔ غرق کرنا (ڈ)

ڈُبح (ذ) شرعی طور پر جانور حلال

خُشْمَت (ذ) نوکر۔ خدمت گار

خَمَّام (ذ) نہانے کی جگہ (م)

خَوَصْلَہ (ذ) ہمت (م)

خَمِیَّت (ث) غیرت (ی)

خُلُوَان (ذ) بکری کا بچہ (خ)

خِیُوَان (ذ) ذی روح۔ جانور (ی)

خِیْثِیَّت (ث) قدرت۔ عزت (ی)

خ

خُشْم (ذ) انجام۔ انتہا۔ انجام (ت)

خِرَاج (ذ) وہ رقم جو ماحمت حکومت
سے وصول کی جاتی ہے۔

خِرَماں۔ آہستہ چلنا۔ ملک ملک
کر چلنا (خ)

خُرُج (ذ) صرف۔ لاگت (ر)

خُرَاط (ث) بے بودہ باتیں (خ)

خُسْر (ذ) شوہر یا بیوی کا باپ (س)

خُصُوْصِیَّت (ث) خاص بات (ی)

خُضْر (ذ) ایک پتھیر کا نام (ف)

خُطْعَان۔ خُطْعَان (ذ) ایک بیماری

کا نام جس میں دل کی دھڑکن بند

کرنا (ذُب)

ز

ذِکْر (ذ) بیان۔ تذکرہ (ک)

زُخْم (ذ) گھاؤ (خ)

ذِمَّہ دار۔ جواب دہ۔ کارکن (ذ)

زُکْرِیَا (ذ) ایک پیغمبر کا نام (ک)

ذِمّی۔ اسلامی ملک کی غیر مسلم

زُمرّد (ذ) سبز رنگ کا قیمتی پتھر (ز م)

رعایا (ذ)

زُمرہ (ذ) گروہ۔ جماعت (ز)

ذُہن (ذ) دانائی۔ حافظہ (ذہ)

زُتار (ذ۔ ث) وہ تاکا جو ہندو لوگ

ذیل (ذ) دامن۔ نیچے کا حصہ (ذ)

اکثر ڈالے رہتے ہیں (ز)

زہیز (ذ) وہ چیز جس کے کھانے سے

انسان مر جاتے ہیں (ہ)

س

رَحِب (ذ) روزانہ خوراک (ت)

رَبَاب (ذ) ایک قسم کی سارنگی (ر)

سازِ مدہ (ذ) آلات موسیقی بجانے

رِخْل (ث) لکڑی کی چیز جس پر

والا (ز)

قرآن شریف رکھتے ہیں (ح)

سُپُوت (ذ) سعادت مند بیٹا (س)

رُخْم۔ ہمدرد (ح)

سُتْر (ذ) چھپانا۔ پردے کی جگہ (ت)

رِخْم (ث) بچہ دانی (ر ح)

سَحَاب۔ ہادل (س)

رِشْم (ث) رواج (س)

سُحْرٰی (ث) روزہ رکھنے کے لیے صبح

رَسْتگاری (ث) رہائی (ر)

صادق سے پہلے کھانا (ح)

رَشیَا۔ شوکین۔ رنگیلا (س ٹی)

رُشْم (ذ) جادو (ح)

رُطْب و یا بس (ص) تر و خشک ،

رُشْدُول: خوش نما (ڈ)

اچھا بُرا (ب)

سَرَاب (ذ) پانی کا دھوکہ (س)

رَفْعَت (ث) بلندی۔ ترقی (ر)

سَرخِیل (ذ) سرخ (س خ)

رُمُوز (ث) رمز کی جمع۔ بھید (ر)

سرِ شستہ (ث) طہیعت (س)
 سرِ ڈبہری (ث) بے مروتی (م)
 سرِ گزشتہ (ث) واقعہ ہیتی (ذ)
 سرِ لیش (ذ) لیس دار چیز جو لکڑی
 وغیرہ جوڑنے کا کام آتی ہے (س)
 سرنی (ذ) پاگل - گندا (س)
 سطح (ث) اوپری حصہ (ط)
 سطوت (ث) دہدہ (س)
 سقم (ث) خرابی - عیب (ق)
 سلم (ث) پیشگی قیمت دینا (س)
 سنہرا - سونے کا رنگ (ن)
 سودا سلف (ذ) بازاری چیز جو
 خریدی جائے (ل)
 سہل: آسان (و)
 سہم (ذ) ڈر (س)
 سہو (ذ) غلطی (و)
 سیال: بہنے والی چیز (ی)

ش

شتر (ذ) اونٹ (ت)
 شجرہ (ذ) نسب نامہ (ش)
 شراکت (ث) حصے داری (ش)

شرف (ذ) ترجیح - بھلائی (ر)
 شعار (ذ) عادت - طور - طریقہ (ش)
 شفا (ث) صحت (ش)
 شکل (ث) صورت - روپ (ش)
 شکتہ: کھلا ہوا (ش)
 شکوفہ (ذ) کلی (ش)
 شمائل (ذ) عادتیں (ش)
 شمول (ذ) سمیت (ش)
 شیاخت (ث) پہچان (ش)
 شکر (ذ) سبندور (گ)
 شہاب (ذ) سرخ رنگ (ش)
 شہزادہ (ذ) بڑی آبادی - نگری (و)
 شہری (ذ) شہر کا رہنے والا (ش)
 شیخ (ذ) مرشد - بزرگ (ش)

ص

صوب (ث) مار - حساب کا عمل (ز)
 ضرور (ث) لازم (م)
 ضرورت (ث) حاجت (م)
 ضامن (ذ) ذیل (م)

ط

طلبہ (ذ) جمع طالب کی (ل)

عَوْد (ذ) ستون۔ قائم خط (ع)

عَهْد (ذ) پکارا دہ (و)

عَمَّال (ذ) ہال بچے۔ متعلقین

عَمْرَق : پسینہ (ع)

ع

عَدُو (ذ) بغاوت۔ ہنگامہ (د)

عَزْز (ذ) مقصد (ر)

عَقْل (ذ) نہانا (س)

عَصَب (ذ) کسی کا حق دہانا۔

امانت میں خیانت کرنا (ص)

غَلَب (ذ) فتح (ل)

غَوْل (ذ) گروہ (غ)

غَيْرَت (ث) حیا (غ)

غَمُور : بہت غیرت کرنے والا (غ)

ف

فَتُوْر (ث) خرابی (ف)

فَز (ث) صبح (ج)

فُزْز (ذ) گھمنڈ (غ)

فُرَات : ایک دریا کا نام (ف)

فَرَج (ث) کشادگی شگاف (ف)

فَرَش (ذ) بچھانے کی چیز (ر)

طَلْسَم (ذ) جادو (آل س)

طَمَطْرَاق (ذ) شان و شوکت (ط)

طَوَق (ذ) گلے کا زیور (ط)

ظ

ظَهْر (ذ) دوپہر (و)

ظُہُور (ذ) اظہار۔ غروج (ظ)

ع

عَجَى (ذ) محم کارہنے والا (ج)

عَذْرَا : ایک نام (ع)

عَرَكَات (ث) ایک مقدس میدان (ر)

عَرْفہ (ذ) ماہِ دِجہ کی نویں تاریخ (ر)

عَرَقُ النِّسَاء (ذ) ایک درد کا نام (ع)

عَصَمَت (ث) پارسائی۔ عرت (ع)

عَقْل : دانائی (ق)

عَقْرَب (ذ) بچھو (ع)

عَطَر (ذ) خوشبو (ط)

عَصَوْنَت (ت) ہدیو (ع)

عِلَاجُ مَعَالِجہ (ذ) دوا دارد (ل)

عَمْدُ : قصد (م)

عَمُود (ذ) ستون۔ قائم خط (ع)

عَنْدَلِيب (ذ) بلبل

کُلا بازی کھانا (ث) سر نیچے پاؤں
اوپر کر کے لڑھکنا (ق)
قُقمہ (ذ) ایک قسم کی چھوٹی

قہر (ذ) غضب (ه)

ک

کارِ مدہ: کام کرنے والا (ر)
کُرم (ذ) چھوٹا کیدا (ر)
کُچلا (ذ) ایک زہریلے پھل کا نام
(ک)

کُتُر (ث) توڑنا۔ حساب کا ایک
قاعدہ (س)

کُترنا: دانتوں سے کاٹنا (ک)
کُترنا: تراشنا۔ کاٹنا
کُتک (ث) درد۔ تکلیف (ک)
کُشِب (ذ) کمانا۔ حاصل کرنا (س)
کُفالت (ث) ضمانت۔ ذمہ
داری (ک)
کُفالتِ شُعار (ص) کم خرچ کرنے
والا (ث)

قُرض (ذ) لازمی۔ ضرور (ر)
قُروق (ذ) اختلاف۔ تفاوت (ر)
قُروِ تَنی (ث) عاجزی (ف)
قُراغت (ث) فرصت (ف)
قُساد (ذ) خرابی۔ فتنہ (ف)
قُصَد (ث) نشتر لگانا (ص)
قُصَل (ث) موسم (ص)
قُطَط: صرف (ق)
قُہَم (ث) سمجھ (ه)

ق

قَابِلِیت (ث) لیاقت (ی)
قَبالہ (ذ) بیع نامہ۔ ہمارا دکان کاغذ (ق)
قَبَز (ث) گور۔ لحد (ب)
قَطَا (ذ) گرانی۔ کال (ح)
قُدُز (ث) عزت (د)
قُروق (ذ) غضبی (ق)
قُطَلَب (ذ) محور (ط)
قُوس قُزَح (ث) آسمانی دھنک (ق)
قُشَم (ث) جہنس۔ نوع (س)
قُلُق (ذ) صدمہ۔ بے چینی (ل)
قُلُق: ہاتھ کا لکھا ہوا (ل)

گوڑا (ذ) بڑی گوڑی

گوڑا (ذ) چابک - تازیانہ

گوڑا (ذ) گھانس - پھوس

گ

گدڑی (ث) گودڑی - فقیر کا جبہ (گ)

گرگاں (ص) مہنگا (گ)

گرگٹ (ذ) چھپکلی جیسا ایک

جانور جو رنگ بدلتا ہے (گ گ)

گڑم (ص) ٹھنڈے کی ضد (ر)

گرو (ذ) رہن (ر)

گڈشتہ (ص) گزرا ہوا (ذ)

گھٹ گھٹ بات چیت (ت)

گل ار سنی (ث) گیر و (سٹی) (گ)

گھٹیلک (ث) اٹھن - پیچیدگی (گ ل)

گورکن (ذ) قبر کھودنے والا (ک)

ل

لاحق (ص) ملا ہوا - وابستہ (ح)

لبادہ (ذ) جبہ - لمبی پوشاک (ل)

لب لباب (ذ) لب: مغز

خلاصہ (ل ل)

لحد (ث) قبر (ح)

لمس (ذ) چھونا - ہاتھ لگانا (ل م)

لیث و لعل (ث) مال مٹول (ل ل)

م

ما تحت: تابع - مددگار (ت)

ماجرأ (ذ) سرگذشت (ح)

ما محتاج (ث) ضروریات (ی)

مبادا: خدا نخواستہ - ایمان نہ ہو (م)

مبادی (ث) مبداء کی جمع - ابتدا (م)

مہنگا (ص) پھنسا ہوا - گرفتار (ت)

مبلغ (ص) روپے کی رقم (ب ل)

مہتمم (ص) مذبذب - گول مول (و)

مستبرک (ص) برکت یافتہ - قابل

تعظیم (ر)

متجاوز: تجاوز کرنے والا (و)

متذکرہ: ذکر کیا گیا - بیان کیا گیا (ک)

متوہج (ذ) ترجمہ کرنے والا (ح)

متوہج: ترجمہ کیا ہوا (ح)

متشرع (ص) ٹپکنے والا - ظاہر ہونے

والا (ش)

مُتَطَوِّن (ص) -

غیر مستقل مزاج (ث ل ذ)

مُتَعَيِّن (ص) مقرر کیا گیا - تعین

کر دہ (ی)

مُتَعَلِّق (ص) تعلق رکھنے والا (ل)

مُتَن (ذ) کتاب کی اصل عبارت (ت)

مُتَنَبِّہ (ص) تنبیہ کیا گیا - خبردار

کیا گیا (ب)

مُتَوَاضِع (ص) تواضع کرنے والا -

عاجزی کرنے والا (ض)

مُتَوَجِّہ (ص) توجہ کرنے والا (ج)

مُتَوَكِّل (ذ) وفات پایا ہوا - مرا ہوا (ت ذ)

مُتَوَكِّل (ت) توقع رکھنے والا (ق)

مُثَبَّت (ص) قائم کیا گیا - جو منفی

نہ ہو (ب)

مُثَل (ص) مانند - موافق -

مقدمے کی کارروائی (ث)

مُثَل (ث) کہاوت - مثال (م)

مُثَلًّا (ص) جیسے - یعنی (ث)

مُثَلَّث (ذ) تھکون - تھین فصلوں کی

شکل (ل)

مُجَرَّب (ص) تجربہ کیا ہوا (ر)

مُجْمَل (ذ) خلاصہ (ج م)

مُجَوِّذ (ص) تجویز کردہ (و)

مُحَابَا (ذ) مروت - لحاظ (م)

مُحَاذِي (ص) مقابل - برابر (م)

مُحَاسِب (ذ) حساب کرنے والا -

جھانپنے والا (م)

مُحَال (ص) ناممکن (م)

مُحَاوَرَه (و) عام بول چال (م)

مُحْتَرَم (ص) عزت کیا گیا (ر)

مُحَدَّب (ص) ابھرا ہوا - مُقَرَّر کی

فصد (د)

مُحَرَّم (ذ) وہ مرد جس سے شادی

جائز نہ ہو - واقف (م ر)

مُخَصَّص (ص) صرف - خالص (ح)

مُحَلَّة (ذ) کوچہ گلی (م)

مُحْكَم (ص) مضبوط پائدار (م)

مُحْتَسَنَة اجرت - مزدوری (ح ن)

مُحْتَق (ص) جفاکش - کوشش

کرنے والا (خ ن)	مَرَحْمَت (ث) رحم - مہربانی (ر ح)
مَٹو (ص) زایل - مٹانا - گم -	مَرُوسِل (ذ) بھینچنے والا (س)
مہتمک (ح)	مَرُوسِل (ذ) بھینچا ہوا (س)
مَٹور (ذ) گردش کرنے والے کا	مَرُشد (ذ) ہدایت کرنے والا (ش)
مرکز (م)	مَرَض (ذ) بیماری (ز)
مُخَاطَب (ذ) وہ شخص جس سے	مَرُغ (ذ) پرند مرغی کا نر (ز)
خطاب کیا جائے (ط)	مَرُغَزَار (ذ) چراگاہ (م ر غ)
مَدَارَات (ث) تواضع - آؤ بھگت (م)	مَرَقَّہ حال (ص) خوش حال (ف)
مَدَاو (ذ) علاج (م)	مَرُوج (ص) رواج پایا ہوا (و)
مَدَاوَمَت (ث) ہمیشگی - مدا م (و)	مَسَاحَت (ث) زمین ناپنا (م)
مَدُوح (ث) تعریف - ستائش (د)	مَسَاوَات (ث) برابری (م)
مِدْحَت (ث) تعریف (م)	مَسَاوِی (ص) برابر (م)
مَدْرَسہ (ذ) درس کی جگہ (د ژ)	مُسْتَحَب (ص) پسندیدہ (ح)
مَدَنَل (ص) دلیل سے ثابت کیا	مُسْتَعَار (ص) مانگا ہوا (ت)
ہوا (ل)	مُسْتَقْمَل (ص) کام میں لایا ہوا (م)
مَدْبَذ (ص) پس و پیش - سوچنے	مُسَطَّح (ص) سطح کیا گیا جوڑا (ط)
والا (ذ ذ)	مُسْتَلْسِل (ص) متواتر - لگاتار (س س)
مَرَام (ث) مہربانیاں (م)	مُسَلَّمہ: تسلیم شدہ (ل)
مُرَاعَات (ث) رعایت - لحاظ (م)	مُسَوَّدہ (ذ) لکھا ہوا مضمون (م ش و د)
مُرْتَد (ذ) مذہب اسلام سے پھرا ہوا	مُشْتَرِك (ص) شرکت کیا ہوا (ر)
مُخَرَف (ت)	مُخْتَلک (ث) چھاگل

مُشْك (ذ) (کستوری) ایک قسم کا خوش بودار مادہ (ہم)

مُشْکِیْزَہ (ذ) چھوٹی مشک (ہم)

مُشَوِّش (ص) پریشان کیا گیا (م ش و)

مُصَفِّف (ذ) کتاب (م)

مُصَدِّقَہ (ذ) تصدیق کیا ہوا (و)

مُضَايِقَہ (ذ) دشواری۔ قباح (بو)

مُضَحَّکَہ (ذ) مذاق (ح)

مُضَرَّت (ث) نقصان (م م)

مُضْمَر (ص) پوشیدہ (ہم)

مُطْلَع (ص) اطلاع دیا گیا (ط ل)

مُظاہِر (ذ) مظہر کی جمع (م)

مُظاہِر (ذ) مظاہرہ کرنے والا

مُخَاف (ص) بخشا گیا۔ عفو کیا گیا (م)

مُخَافِی (ث) بخشش۔ نہات۔ عفو (م)

مُخْتَبَر (ص) قابل اعتبار (ب)

مُعْتَمَد (ص) اعتماد کیا گیا۔ قابل

اعتماد (ہم)

مُعْذِرَت (ث) عذر۔ حیلہ (ذ)

مُعْزُوز (ص) باعزت۔ بزرگ (و ز)

مُخَلَّطَات (ث) گالیاں (ل)

مُضَاهَاة (ث) یکایک۔ اہانک (م)

مُفَصِّل (ص) تفصیل کے ساتھ (م)

مُفَرِّج (ص) فرحت دینے والا (ر)

مُفَوِّضَہ (ص) سپرد کیا ہوا (و)

مَقَام (ذ) جگہ (م)

مُقْتَدِر (ذ) وہ شخص جس کی پیروی

کی جائے (ت)

مُقْتَضَا (ص) تقاضا کیا گیا (ت)

مُقَرَّب (ص) دوست۔ نزدیک کیا

گیا (ر)

مُقَيَّاس (ذ) پیمانہ (م)

مُكَاشَفَہ (ذ) کشف۔ رازوں کا

اظہار (ش)

مُكَلَّف (ص) تکلیف دیا گیا (ل)

مُكَمَّل (ص) تمام (م)

مُتَمِّع (ص) گلٹ کیا ہوا (م م)

مُتَوَلِّث (ص) آلودہ۔ بھرا ہوا (و)

مُتَلِّیْن (ص) ملائم کرنے والا (ل ث)

مُمَالِک (ذ) مملکت کی جمع (م)

مُنَافِی: نفعی کرنے والا (م)

مُنْتَخَب (ص) انتخاب کیا ہوا (خ)

مِنْطَقَةً (ذ) زمین کا حصہ (م)

مَنْتَظَمٌ (ص) بالقاعدہ (ظ)

مَوْكِلٌ (ذ) کام سپرد کرنے والا (م و)

مَوْلًى (ذ) تالیف کردہ (م و ل ف ہ)

مُہال (ث) مکھیوں کا چھتہ (م)

جیسے مُہال خانہ (سائنسی آلا)

مُہَنْدَبٌ (ص) تہذیب یافتہ (ذ)

مُہْتَلٌ (ث) وقفہ۔ ڈھیل (ہ ل)

مُہْتَمِلٌ (ص) بے کار۔ بے معنی (م م)

مُہْمِيزٌ (ث) لوہے کی میخ جو گھوڑے

کے سواروں کی لہڑی پر لگی ہوتی

ہوتی ہے اور سوار اسی سے

گھوڑے کو مارتے ہیں (م)

ن

نازنین (ص) دلاویز۔ خوبصورت

نَاحِيَةٌ (ن)

ناؤک (ذ) تیر (و)

نَجَاتٌ (ث) چھٹکارہ (ن)

نَجَاسَتٌ (ث) گندگی۔ ناپاکی

نَجْمِيٌّ: ذاتی (ن)

نَخْوَتٌ (ث) گھنٹہ۔ غرور (ن خ و ت)

نَذْرٌ (ث) تحفہ پیشکش (ذ)

نَزَاعٌ (ث) جھگڑا (ن)

نَزْعٌ (ث) جان کنی

نَزْخٌ (ذ) قیمت (ز)

نَشَاطٌ (ث) خوشی

نَظْمٌ (ث) کلام موزوں۔ شعر (ظ)

نَفَاذٌ (ذ) اجرا۔ حکم کا جاری ہونا

نَفَاسَتٌ (ث) صفائی۔ پاکیزگی (ن)

نَفْعٌ (ث) لہکارا۔ پیٹ کا پھولنا (ف)

نَفَرَتٌ (ث) تنفر۔ ناگواری (ن)

نَفْعٌ (ذ) فائدہ

نَفُوسٌ (ذ) نفس کی جمع۔ ذہنیں۔

جانیں (ن)

نِقَاطٌ (ذ) نقطہ کی جمع (ن)

نَقَبٌ (ث) دیوار میں سوراخ ڈالنا (ق)

نَقْدٌ (ذ) سکہ۔ فوراً (ق)

نَقِيشٌ (ذ) ایک طرح کی گھٹیا (ن)

نَقْرَتِي (ص) چاندی کا (ن)

نَقْلٌ (ث) ایک جگہ سے دوسری

جگہ جانا۔ اصل کی ضد (ق)

نُفُوش (ذ) نقش کی جمع (ن)

نُكَلَات (ذ) نکتہ کی جمع (ن)

نُكَبَّت (ث) ذلت۔ بد حالی (ن)

نُكْث (ن) لون۔ کھار (ن)

نُكْهَت (ذ) خوشبو۔ مہک (ن)

نُتَانُوے (ص) ایک کم سو (ن ن)

نُؤْہَال (ذ) نو عمر۔ نو خیز (ن ن)

نُواڑ (ث) چوڑا لہتہ جس سے

پلنگ بنتا جاتا ہے (ن)

نُوع (ث) قسم۔ جنس (ن)

نُہْم (حی) نواں حصہ (ن)

نُہْر (ث) شاخ دریا۔ مالی (و)

و

وَالَسَّة (ص) بندھا ہوا۔ متعلق (پ)

وَالِيس: لوما ہوا۔ الٹا پھرا ہوا (پ)

وَابِجِي (ص) درست۔ بھا۔ لازمی (ج)

وَارِثِي (ث) شیعہ فکری۔ پیروی (ر)

وَارِدَات (حادثہ) حادثہ۔ واقعہ۔

حالات (ث)

وَارِق (ذ) وقوع ہونے والا

وَارِق میں: حقیقت میں

وَارِقَة (ذ) حادثہ۔ سانحہ

وَارِقِي (ص) در حقیقت

وَارِقِيَّت (ث) جان پہچان (ق)

وَالِدَيْن (ذ) ماں باپ (د)

وَاوِيلَا (ذ) گریہ و زاری۔ فریاد۔

روماہیٹنا (و)

وَتَر (و) وہ خط جو دائرہ کے کسی حصے کو

گھیرے اور قطر سے چھوٹا ہو

وُثُوق (ذ) اعتماد۔ بھروسہ۔

استقلال (و)

وَجْد (ذ) حال۔ حالت ذوق و شوق

بے خودی (ج)

وُجُود (ذ) ہستی۔ ذات۔ زندگی (و)

وُجُوہ (ث) وجہ کی جمع۔ اسباب (و)

وُجُوہَات (ث) وجہ کی جمع الجمع۔

وَلِيس (و)

وَجْہ (ث) سبب (ج)

وَرَش

وُورْث (ذ) وارث کی جمع

وُورْث

وَرِثَ (ذ) ترکہ میراث

وَرَقَ درخت کا پتہ۔ کاغذ کا ٹکڑا (ز)

وَرَمَ (ذ) سوج (ز)

وَرَنَ (ذ) بوجھ۔ تول (ز)

وَسَّطَ (ث) وسیلہ۔ واسطہ (و)

وَسَّوَسَ (ذ) وسوسے (و و)

وَسَّخَ (ث) فراخی۔ قدرت۔ مقدور (س)

وَصُولَ کرنا: حاصل کرنا (و)

وَضُوْ (ذ) نماز سے پہلے منہ ہاتھ

پاؤں وغیرہ کا دھونا (و)

وَفَدَّ (ذ) نمائندوں کی جماعت (ف)

وَفَدَّ (ذ) وفد کی جمع

وَفُورَ (س) زیادتی۔ وافر ہونا (و)

وَقَّارَ (ذ) ستارے۔ جاہ و جلال

وَقَّعَتْ (ث) عزت۔ اعتبار (و)

وَكَّالَتْ (ث) اپنا کام دوسرے پر

چھوڑنا عثاری (و)

وَلَدَيْتَ (ث) باپ کا نام (ی)

بَاقِ غیب سے آواز دینے والا (ت)

هَكَأَ بَكَأَ (س) سراسیمہ حیران و

پریشان (و ب)

هَلَكَ (ث) ضائع۔ فنا۔ موت (و)

هَلَّاهِلَ (ذ) زہر قاتل (و و)

هَمَزَ: ابھی تک۔ اب تک

هَوَّلَ هَوَّلَ: آہستہ آہستہ (و و)

هَوَّيْدَا (س) ظاہر۔ عیاں۔ واضح (و)

هَيُولَا

هَيُولَى (ذ) ہرجیز کا مادہ واصل

غیر مرتب شکل۔ کچا نقشہ (و ی و)

ی

يُثْرِبَ (ذ) مدنیہ منورہ کا نام

باب (۲) پڑھنے کی غلطی صحیح شمار ہونے لگی

ایسے الفاظ جن کے اخطا، غلط العام ہونے کی وجہ سے
مشاہیر اردو کی نظر میں صحیح شمار ہوتے ہیں

از روئے لغت	غلط العام	از روئے لغت	غلط العام
اُحدی	اُحدی	تَرْجَمَہ	تَرْجَمَہ
اَز جَمْعِ	اَز جَمْعِ	تَحْلِیْذِ	تَحْلِیْذِ
اَشْطٰہ	اَشْطٰہ	مَحَاوِر	مَحَاوِر - مَحَاوِر
اَصَف	اَصَف	تَوَاں - تَوَاں	تَوَاں - تَوَاں
اِصْطَبِل	اِصْطَبِل	بِرَاحَت	بِرَاحَت
اُجُوْبَہ	اُجُوْبَہ - اُجُوْبَہ - اُجُوْبَہ	بِرَاح	بِرَاح
یہ چاروں بھی قابل تسلیم ہیں -		بِحَسَارَت	بِحَسَارَت
اَفَق	اَفَق	بَجَمْع	بَجَمْع
اِکسیر	اِکسیر	بَجُمُور	بَجُمُور
اِنْسَانِیَّت	اِنْسَانِیَّت	بَجُنُوب	بَجُنُوب
بِغَارَت	بِغَارَت	بِجَہَالَت	بِجَہَالَت
بِقَرَا	بِقَرَا	بِجَدِّ	بِجَدِّ
بِہِشَت	بِہِشَت	بِچَرَاغ - چَرَاغ - دونوں	بِچَرَاغ - چَرَاغ - دونوں
تَشَنہ	تَشَنہ	بِخُفَد	بِخُفَد

رہائش	رہائش	رہائش	رہائش
زُمرَد	زُمرَد	زُمرَد	زُمرَد
زراعت	زراعت	زراعت	زراعت
سہمت	سہمت	سہمت	سہمت
سرپرَد	سرپرَد	سرپرَد	سرپرَد
سرلمت	سرلمت	سرلمت	سرلمت
سرشت	سرشت	سرشت	سرشت
سُرُوش	سُرُوش	سُرُوش	سُرُوش
سطح	سطح	سطح	سطح
(تراکیب میں سطح ہی آتا ہے)			
سَطَر	سَطَر	سَطَر	سَطَر
سُفال	سُفال	سُفال	سُفال
سَمَت	سَمَت	سَمَت	سَمَت
سُوال	سُوال	سُوال	سُوال
سَید	سَید	سَید	سَید
شُتر	شُتر	شُتر	شُتر
(دونوں طرح صحیح)			
شُعْبَہ	شُعْبَہ	شُعْبَہ	شُعْبَہ
شُجاعت	شُجاعت	شُجاعت	شُجاعت
شُعُور	شُعُور	شُعُور	شُعُور
شکوہ	شکوہ	شکوہ	شکوہ
شہیب	شہیب	شہیب	شہیب
شَمع	شَمع	شَمع	شَمع
مَدَقہ	مَدَقہ	مَدَقہ	مَدَقہ
مُصَلح	مُصَلح	مُصَلح	مُصَلح
مُندوق	مُندوق	مُندوق	مُندوق
مِصَر	مِصَر	مِصَر	مِصَر
مِیَب	مِیَب	مِیَب	مِیَب
مِطرافت	مِطرافت	مِطرافت	مِطرافت
مِجَلت	مِجَلت	مِجَلت	مِجَلت
عَرُوس (دونوں طرح صحیح)	عَرُوس (دونوں طرح صحیح)	عَرُوس (دونوں طرح صحیح)	عَرُوس (دونوں طرح صحیح)
عِصْمَت (")	عِصْمَت (")	عِصْمَت (")	عِصْمَت (")
عُطَارِد (")	عُطَارِد (")	عُطَارِد (")	عُطَارِد (")
عِلاوہ	عِلاوہ	عِلاوہ	عِلاوہ
عِمامہ	عِمامہ	عِمامہ	عِمامہ
عَمَدہ	عَمَدہ	عَمَدہ	عَمَدہ
عِمنامت	عِمنامت	عِمنامت	عِمنامت
عِندلیب	عِندلیب	عِندلیب	عِندلیب
عِنتا	عِنتا	عِنتا	عِنتا
عِیادت	عِیادت	عِیادت	عِیادت

عیال	عیال	عیال	عیال
عیال	عیال	عیال	عیال
عَبْن	عَبْن	عَبْن	عَبْن
عَدَر	عَدَر	عَدَر	عَدَر
غلاف	(دونوں طرح قابل استعمال) غلاف	رِگرفت (دونوں طرح مستعمل)	رِگرفت (دونوں طرح مستعمل)
غَلَطی	غَلَطی	رِگرہ	رِگرہ
غیاث	(دونوں طرح صحیح) غیاث	رِگوارہ	رِگوارہ
فَح	فَح	رِگواہ	رِگواہ
فَرار	فَرار	لَا مَحَالہ	لَا مَحَالہ
فَرادانی	فَرادانی	مانند	مانند
فَرِسَادہ	فَرِسَادہ	مَحَبَّت (دونوں مستعمل)	مَحَبَّت (دونوں مستعمل)
فَرِشْتہ	فَرِشْتہ	مَحَلَّہ (دونوں صورتیں قابل قبول)	مَحَلَّہ (دونوں صورتیں قابل قبول)
فَرُوخت	فَرُوخت	مَحْمَمَّت (دونوں طرح مستعمل)	مَحْمَمَّت (دونوں طرح مستعمل)
فَرُوغ	فَرُوغ	مَحْمَمَّت	مَحْمَمَّت
فَرِیَب	فَرِیَب	مُرَاعَات	مُرَاعَات
فَرِیَقَتہ	فَرِیَقَتہ	مُرَوَّت	مُرَوَّت
فَضَا	(دونوں طرح قابل تسلیم) فَضَا	مُرَدُور	مُرَدُور
فَوَّارہ	(دونوں طرح قابل قبول) فَوَّارہ	مُرْدہ	مُرْدہ
قَبُول	قَبُول		

مُشَاهِدہ - محاصرہ - مناظرہ - موازنہ
 محاکمہ - محاورہ - مراسلہ - مرائعہ -
 مظاہرہ - معاملہ - مشاعرہ - مظاہرہ
 معائنہ - معاوضہ - مطالعہ - معائنہ
 معائنہ - مقابلہ - مکالمہ - ملاحظہ

یہ مبالغہ - مباحثہ - مبادلہ وغیرہ
 مستعمل ہیں۔

مُداومت - مراجعت - مراسلت -
 مُزاممت - مسافرت - مصابحت -
 مصالحت - مطابقت - معاشرت -
 معاونت - مفارقت - مقامت -
 ملازمت - ممانعت - مناسبت -
 منافرت - موافقت -

یہ بال چال میں متابعت - مخالفت
 وغیرہ مستعمل ہیں یہی فصیح اور صحیح
 شمار ہوں گے۔

مُعَايَنَة معائنہ (ہمزہ کو زیر کے
 ساتھ)

مُعَاظِمَات معناتیں
 مُعْجِد معجید

مُزْجَان مژگان
 مَسْرَت مسرت
 مُشْك (دونوں طرح قابل تسلیم)
 مُشْك مشک
 مَشْكور مشکور

یہ معنی شکریہ ادا کرنے والے کے
 مستعمل ہیں۔ مولانا سید سلیمان
 ندوی فرماتے ہیں "عربی میں مشکور
 اس کو کہتے ہیں جس کا شکریہ ادا کیا
 جائے، مگر ہماری زبان میں اس کو
 کہتے ہیں۔ جو کسی کا شکریہ ادا کرے"

مُصَالِحَة مصالحت
 مُعَاهِدَة معاہدہ
 نیچے مُفَاعَلَتَة کے وزن پر اصل تلفظ
 کے ساتھ چند الفاظ دئے جا رہے ہیں
 پیر اور ان جیسے الفاظ جو تھے حروف پر
 زیر کے ساتھ مستعمل ہیں:

مُبَالَغَة - مَبَاحِثَة - مَبَادِلَة -
 مُرَاقِبَة - مُحَاسِبَة - مُحَاجَلَة - مُجَاهِدَة -

نقص	نقص	مہارت	مہارت
نقص (دونوں صورتیں قابل قبول)	نقص	میت	میت
نقص	نقص	ناگوار	ناگوار
نمزد	نمزد	نجاست	نجاست
نمو	نمو	نخواست	نخواست
نمود	نمود	نخوت	نخوت
نوالہ	نوالہ	ندامت (دونوں طرح درست)	ندامت
نوشت	نوشت	نشد	نشد
واسطہ	واسطہ	نشان	نشان
وداع	وداع	نشوونما	نشوونما
وقار	وقار	نشیب	نشیب
یثرب	یثرب		

حروف ربط سے لفظ کے آخر میں الف یا تہ کی تبدیلی:

جن واحد لفظوں کے آخر میں الف یا تہ ہوتی ہے وہ حروف ربط (جیسے کا، کی، کے، میں، نے، کو، پر، سے، تک) کے آجانے سے یا تہ بھول (یعنی "ے") سے بدل جاتے ہیں۔ مثلاً لڑکے نے کہا، پردے میں، کھانے کے اندر، جمعے کے روز۔ جغرافیائی ناموں میں بھی ایسی تبدیلی کی جاتی ہے۔ مثلاً ککے میں، دھلے کے کنارے، پٹنہ میں۔ اللہ تعالیٰ خاص سنسکرت نام اس سے مستثنیٰ ہیں۔ جیسے مگنا، ممترا، مہا، مہا، وغیرہ۔ اسی طرح دوسری زبانوں کے شہروں، دیہاتوں، اور پہاڑوں کے نام بھی مستثنیٰ ہیں۔ جیسے بخارا، اٹلیا، امرک۔

باب (۳)

صحیح لکھیے

اس عنوان کے تحت ایسے چند الفاظ اور مرکبات کی فہرست دی گئی ہے جن کے املا میں طلبہ غلطی کر سکتے ہیں
(ان الفاظ کے آخر میں "الف" آئے گا "ہ" نہیں):۔

(ت)

(الف)

آب خورا۔ آرا (لکڑی کاٹنے کا آلہ)۔ تارا۔ تالا۔ تاکا۔ تعاضا۔ تماشا۔
آریا۔ آنولا۔ آملا۔ اڈا۔ تلنگاما۔ تمنا۔ توپا۔ تمغا۔

(ٹ)

(ب)

ہانا۔ ہاجا۔ ہاجرا۔ ہوا۔ بدلا۔ ٹخنا۔ ٹکیا۔ ٹھپا۔ ٹیکا۔
بسولا۔ بقایا۔ بگلا۔ بگولا۔ ہلا۔ ہلبلا۔
بنجارا۔ ہنگلا۔ ہولا۔ بھانجا۔ بھٹیارا۔
بھٹا۔ بھیجا (دماغ) بھروسا۔ بھوسا۔
پیدا۔ بقایا۔ بتاشا۔

(ج)

چارا۔ چٹھارا۔ چوٹرا۔ چکا۔ چکما۔

چھایا۔

(پ)

پارا۔ پانسا۔ پومنا۔ پٹا۔ پٹا۔ پٹا۔ پٹا۔
پرسا۔ پسینا۔ پلندا۔ پیسا۔ پہاڑا۔
پہیلا۔ پیسا۔

(ح)

حلوا۔

دکان)۔ کلیجا۔ گندا۔ کھاتا۔ کیرا۔
کیوڑا۔

(خ)

خرجا۔ خرما۔ خوجا۔

(گ)

گانجا۔ گزمبا۔ گھگلا۔ گھونسا۔
گھونسلا۔

(و)

دسہرا۔ دوپٹا۔ دلاسا۔ دلیا۔ دوشا۔

دھندا۔ دوالا۔ دھبّا۔ دھریا۔

دھوانسا۔ دھوکا۔

(م)

مارکا (جیسے ہاتھی مارکا) مرہٹا۔ مسالا

معما۔ مربا۔ ملبا۔ مورچا۔ مہینا۔

میلا۔

(ڑ)

ڈاکا۔ ڈاکیا۔ ڈکوما۔ ڈبّا۔ ڈبیا۔

ڈراما۔ ڈھانچا۔ ڈیرا۔

(ن)

ناتا۔ ناکا۔ نالا (جیسے ندی نالا) نشیلا

نمدا۔ نیوتا۔ نہتا۔

(ر)

راجا۔ رکشا۔

(و)

وکتوریا۔

(س)

سٹا۔ سمھوتا۔ سروتا۔

(ہ)

ہمالا۔

(ش)

شالا (جیسے پانٹھ شالا۔ شوالا)

الفاظ ذیل کو بجائے ذ کے ز سے

لکھنا چاہیے

آز: حضرت ابراہیمؑ کے باپ یا بچا کا

(ک)

کانسا۔ کٹورا۔ کرانا (جیسے کرانا)

نام۔

زکریا: ایک پیغمبر کا نام۔

گزارش: مرضی کرنا۔

تہجد گزار۔ مال گزاری۔ شکر گزار

گزرنا۔ گزارنا۔ گزارا (ذریعہ

معاش) گزر بسر۔

نون غنہ والے چند الفاظ

کنواں۔ کنویں۔ کنوؤں۔ دھواں

دھویں۔ رُداں۔ روئیں۔ رُوؤں

الفاظ ذیل میں واو نہیں

لکھنا چاہیے

مٹاپا۔ ٹہار۔ اُدھار۔ دُہلن۔ دُکان

دُہرا، دُہرانا۔ رُہلا۔ رُہیلی۔

ہ کی قسمیں اور ان کے اصول

(۱) ہائے ملفوظ: وہ جو تلفظ میں آئے۔

جیسے: محنہ۔ وہ۔ یہ۔ ہوا۔ بہت۔

(نوٹ) نیچے والا شوشہ (لکھن) ہائے

ملفوظ کا لازمی جز ہے۔

(۲) ہائے مخفی: وہ جو تلفظ میں نہ

آئے۔

جیسے: پردہ۔ پیمانہ۔ کعبہ۔ مرثیہ۔

(۳) ہائے مخلوط: اسے دو چشمیہ بھی

کہتے ہیں

جیسے: ٹھنڈا۔ پھر۔

ایسے کچھ الفاظ جن کے آخر میں

ہائے ملفوظ ہے

راہ۔ ہدیہ۔ ظاہر۔ توبہ۔ توجہ۔ تہ

تنبیہ۔ توجہ۔ فقہ۔ جگہ۔ مشاہیر۔

الفاظ ذیل کے آخر میں دو (ہ) ہیں

جسہ: پیشانی۔

شبہہ: شک۔

قہقہہ: آواز سے ہنسا

مشافہہ: رو برو

مواجہہ: موجودگی

عربی کے کچھ الفاظ جن کے آخر

میں اصلاً ہمزہ ہے لیکن اردو میں

ایسے لفظوں میں ہمزہ تلفظ سے

خارج ہو چکا ہے۔ ایسے الفاظ

جب اضافت کے ساتھ آئیں

گے تو ان کے آگے ے بڑھادی

جائے گی۔ ہمزہ اس پر نہ ہوگا۔

ابتدا ابتداءے اسلام

انتہا انتہائے ادب

علما علمائے دیوبند

شعرا شعرائے ہند

حکما حکمائے دکن

اولیا اولیائے کرام

املا املائے فارسی

انشا انشاءے ملککو

(۱) مندرجہ ذیل الفاظ پر ہمزہ نہیں

آئے گا۔

جیسے:

باولا - باولی - بکاولی - پھاوڑا -

چھاوونی - گھناونا - گھناونی - گاودی

(۲) انگریزی وغیرہ کے ایسے لفظ جن

میں الف اور واو یک جا ہیں، ان

میں بھی واو پر ہمزہ نہیں لکھنا چاہیے،

جیسے:

اناونسر - اکاونٹ - پاونڈ - پاوڈر -

ساوتھ - الاونس - گراونڈ - کپاونڈ

ماون ہال راونڈ۔

(۳) پیا - سیا - دیا - کیا - لیا - جیا

کی مختلف صورتوں میں ہمزہ نہیں

آئے گا، جیسے:

پیا پیہ - پیوہ - پیس گے

سیا سیہ سیوگے - سیں گے

دیا دیے کیا کیے

جیا جیے گا - جیوگے - جیں گے

لیا لیے - مثلاً لیے تھے

قاعدہ: کسی بھی لفظ میں جب ی سے

پہلے والے حرف پر زیر ہوگا تو وہاں

دو ی آئیں گی - پہلی ی کی جگہ ہمزہ

نہیں آئے گا، جیسے:

لیے - دیے -

(۴) لفظ کے آخر میں اگر ی ہے تو

اضافت کی صورت میں اس ی پر

اضافت کا زیر آئے گا - ہمزہ کبھی

نہیں آئے گا، جیسے:

بندگی خدا - مرضی مولا - زندگی

جاوید - والی شہر - خرابی صحت -

درستیِ خطاطی - خوبیِ قسمت -
 تیارِ سفر - دوریِ سفر -
 کرسیِ صدارت - تازگیِ گل -

(۸) جب درمیان لفظ میں ی پر زبر ہوگا تو اس جگہ ہمزه نہیں آئے گا۔
 اگر زیر ہو تو ہمزه آئے گا۔ جیسے:

(۵) جن لفظوں کے آخریے ہو اور
 اس سے پہلے والے حرف پر زبر ہو تو
 ایسے لفظوں میں ہمزه نہیں آئے گا۔
 جیسے:

(۹) کسی بھی لفظ میں جب ی سے پہلے
 والے حرف پر زیر ہوگا تو وہاں دوی
 آئیں گے۔ امر تعظیٰ میں یہ صوت
 نظر آتی ہے۔ مثلاً:

کچیے - دبیچے - لہجے - کھنچے - لکھیے -
 بولیے - دیکھیے - پیچے - بخشے - بڑھیے
 پکڑے - کھولیے -

(۶) اوپر کے لفظوں میں اضافت کی
 صورت میں بھی یے پر ہمزه نہیں
 آئے گا۔ جیسے:

مے رنگین - شے لطیف - نے پھول

(۷) جن لفظوں کے آخر الف ہوتا ہے
 اضافت کی صورت میں ان کے آگے
 ے کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس ے پر
 ہمزه نہیں آئے گا۔ جیسے:

دنیاے ادب - سزاے قید -
 خداے بزرگ - حتماے دل -
 دعاے بزرگان - تقاضاے وقت -
 بقایاے گذشتہ - اولیاے کرام -

(۱) جب لفظ کے آخر میں ہائے مختفی ہو
 اور وہ لفظ مضاف یا موصوف ہو تو
 اس ہائے مختفی پر ہمزه لکھا جائے گا۔
 مثلاً:

غنچہ گل - ہیمانہ مے - مرثیہ دہر

نظریہ جو اہر۔ شعلہ محبت۔ قبلہ لائے۔ لائیے۔ لائیو

اول۔ صدمہ جاں گداز۔ مژدہ پائے۔ پائیے۔ پائیو

بہار۔ پردہ مجاز۔ آئے۔ آئیے۔ آئیو

(۲) اگر ی سے پہلے والے حرف پر زبر ہو گا یا الف یا واو ساکن ہو تو واحد

اور جمع کے صیغوں میں ہمزہ آئے گا،

جیسے

گئے۔ لاؤ۔ لائے۔ لائیں۔ پائے۔

پاؤ۔ پائیں۔ گائے (گانا)۔ گاؤ۔

گائیں۔ کھائے۔ کھاؤ۔ کھائیں۔

آئے۔ آؤ۔ آئیں۔ دھوئے۔ دھوؤ۔

دھوئیں۔ بوئے (بونا)۔ بوئے۔ بوئیں۔

کھوئے۔ کھوؤ۔ کھوئیں۔

(۳) جن مصدروں میں علامت مصدر نا سے پہلے الف یا واو ہو جیسے

آنا اور رونا ایسے مصدروں سے جو

فعل بنیں گے ان میں "ئے" آتا ہے

جب ان مصدروں سے امر تعظیمی

بنیں گے تو اس ی کے آگے ایک

پے اور بڑھادی جائے گی۔ جیسے:

(۵) عربی کے بہت سے اسم فاعل ایسے

ہیں جن میں ہمزہ لکھا جائے گا۔ مثلاً: جزو بدن۔

قائل۔ مسائل۔ مائل۔ قائم۔ ۳۔ حامی بھرنا: اقرار کرنا۔

دائم۔ لائق۔ فائق۔ نائب۔ غائب۔ طائر۔ ضائع۔ شائع۔ فائز۔ جائز۔ اس معنی میں "حامی" نہیں لکھنا چاہیے۔

زائد۔ رنیں۔ عائد۔ زائر۔ ۴۔ مبداء اور سوء ہمزہ کے ساتھ لکھے جائیں گے۔

۵۔ عربی کی بہت سی جمعوں میں ہمزہ لکھا جائے گا۔ جیسے:

۵۔ رویا۔ جمع روپے۔

۶۔ کچھ لفظ ایسے ہیں جن کے آخر میں

غزائن۔ نقائص۔ فرائض۔ شرائط۔

"ہ" نہیں ہوتی مثلاً مصرعہ۔ معہ۔

نتائج۔ فوائد۔ رسائل۔ عقائد۔

موقعہ کے بجائے مصرع۔ مع۔

ذرائع۔ وظائف۔ طوائف۔ عجائب۔

موقع ہے۔

حقائق۔ مسائل۔ فضائل۔

متفرقات

۷۔ سرمایہ دار، سایہ دار اور کرایہ

۱۔ طالب کی جمع طلبہ۔ صوفی کی جمع

دار واحد اور جمع دونوں صورتوں

صوفیہ ہے۔ ان کو طلبا یا صوفیا لکھنا

میں اسی طرح لکھے جائیں گے۔ جیسے:

ٹھیک نہیں۔

الف: لوگ سرمایہ داروں کی عزت

کرتے ہیں۔

۲۔ جز۔ جزو: جز کے معنی ہیں ٹکڑا۔

ب: شہروں میں سایہ دار درخت

اضافت کے سوا اور مقامات پر اس

ضروری ہیں۔

کو واو کے بغیر استعمال کرنا چاہیے۔

ج: کرایہ داروں نے ابھی تک اپنی

جیسے جزدان۔ اضافت کی صورت

کوئی یونین نہیں بنائی [نصیہ دیکھیے]

میں واو کے ساتھ لکھنا چاہیے۔ جیسے

بے جان کی تذکیر و تانیث میں غلطی نہ کیجیے

میٹرک اور انٹر میڈیٹ کے طلبہ کے لیے بے جان کی تذکیر و تانیث سے واقفیت ضروری ہے۔ ان طلبہ کی سہولت کے لیے پہلے تذکیر و تانیث کے ضروری اصول دیے جائیں گے پھر کچھ ایسے اسماء کی تذکیر و تانیث بتائی جائے گی جس کے متعلق طلبہ کو شک ہو سکتا ہے۔ پہلے اسماء مذکر اس کے بعد اسماء مؤنث کے اصول دیے جائیں گے۔

اسماء مذکر

۵۔ ہندی کے حاصل مصدر جو دباؤ

برتاؤ کے وزن پر آتے ہیں۔

۶۔ وہ الفاظ جن کے آخر میں "بند" ہو

جیسے گوبند۔ کربند

۷۔ جس لفظ کے آخر میں "بان" ہو۔ مثلاً

بادبان۔ ساہبان۔ سوائے آن بان

۸۔ جس لفظ کے آخر میں "دان" ہو

مثلاً قلم دان۔ نیک دان اگلا دان

۹۔ جس لفظ کے آخر میں "واں" ہو

مثلاً کارواں، کنواں، دھواں،

ساتواں، اٹھواں

۱۰۔ جس لفظ کے آخر میں "ستان" ہو

مثلاً ترکستان۔ ہندوستان۔ سوائے

۱۔ وہ الفاظ (خصوصاً ہندی) جن کے

آخر میں الف یا ہ ہوتی ہے یا فارسی

کے وہ لفظ جن کے آخر میں ہ الف کی

آواز دیتی ہے۔ مثلاً ڈبا۔ حقہ۔ ہفتہ

چولہا۔

۲۔ دنوں اور مہینوں کے نام

سوائے جمعرات

۳۔ دھاتوں اور جوہرات کے نام

سوائے چاندی

۴۔ پہاڑوں، ستاروں اور سیاروں

کے نام

گلستان۔ شہستان
تغیر۔ تعصب۔ سوائے توقع۔ توجہ
تہجد

۱۱۔ جس لفظ کے آخر میں "سار" ہے
مثلاً کوہسار۔

۱۲۔ جس لفظ کے آخر میں "پن" آتا

ہے۔ مثلاً بچپن۔ لڑکپن

۱۳۔ جس لفظ کے آخر میں "زار" ہے

مثلاً لالہ زار۔ گل زار

۱۴۔ بروزن افعال مثلاً اکرام۔

احسان۔ سوائے انشاء۔ افراط۔ امداد

اصلاح

۱۵۔ بروزن افتحال مثلاً اختیار۔

اعتدال۔ سوائے ابتدا۔ انتہا۔ التجا

احتیاط۔ احتیاج۔ اطلاع۔ اشتهاء۔

اصطلاح

۱۶۔ بروزن استفعال مثلاً استغفار۔

استشہاء۔ استقلال۔ استغناء۔ سوائے

استعداد۔ استغناء۔ استغفار۔

۱۷۔ بروزن انفعال۔ مثلاً انکسار۔

انحصار۔ انقلاب۔ انحراف

۱۸۔ بروزن تفعیل مثلاً توکل، تکلف

۱۹۔ بروزن تفاعل مثلاً تغافل۔

تکالم۔ سوائے تواضع

۲۰۔ بروزن تفعیلہ مثلاً اخذ کرہ۔ تجربہ

تصفیہ۔

۲۱۔ بروزن مفاعلہ مثلاً مجادلہ،

مشاعرہ۔ محاملہ۔ مناظرہ

اسمائے مونث

۱۔ ایسے الفاظ جن کے آخر "ی" یا

"ت" یا "ٹ" ہوتی ہے مثلاً گھڑی،

صورت، آہٹ سوائے موتی، پانی،

گھی، دہی جو مذکر کے طور پر بولے

جاتے ہیں۔

۲۔ ہندی کے ایسے الفاظ جو تصخیر کے

حامل ہوتے ہیں ان کے آخر میں یا

ہوتی ہے مثلاً ڈیبا، چڑیا، جوہیا

۳۔ زبانوں کے نام

۴۔ عربی کے ایسے الفاظ جو سہ حرفی

ہوتے ہیں اور ان کے آخر میں الف

ہوتا ہے مثلاً قضا، بقا، ادا

گھبراہٹ۔ (آخر میں "ٹ")

و: بروزن، مہک، چمک، بھڑک

۵۔ آوازوں کے نام۔ مثلاً چٹ پٹ

(آخر میں "ک")

دھڑوڑ، سن سناہٹ، گڑگڑاہٹ

ھ: لوٹ، کھسوٹ، چوٹ

۶۔ ہندی کے وہ اسم جو مصدر یا کسی اور اسم سے بنتے ہیں اور کیفیت کو ظاہر کرتے ہیں مثلاً

و: مٹھاس، کھٹاس، پیاس (آخر میں

"س")

الف: بروزن پکار، پھٹکار، جھٹکار،

ز: تھکان (تکان) پہچان، ڈھلان،

سرکار، پرکار، ڈکار، لکار، سواے

اٹھان (آخر میں "ن")

ابھار، اتار (آخر میں کار)

۷۔ عربی کے وہ الفاظ جو مفاعلت

ب: بروزن پھسلن، دھڑکن

کے وزن پر آتے ہیں۔ مثلاً

کھرچن، چھین، اُلٹھن، سوچن،

مصاصبت، مطابقت، مناسبت

ایشٹھن۔ (آخر میں "ن")

۸۔ تفعیل کے وزن پر آنے والے

ج: بروزن بخاڑ، کھچاڑ،

تمام عربی الفاظ۔ مثلاً تقریر۔ تحریر۔

ہندی لفظوں کے آخر میں "ہ" نہ لکھیے:

جن لفظوں کے آخر میں ایسی "ہ" ہوتی ہے جو الف کی آواز دیتی ہے وہ فارسی، عربی

ہوتے ہیں۔ جیسے بندہ، دیوانہ، درجہ، جلسہ۔ ہندی لفظوں کو الف ہی سے لکھنا چاہیے۔ جیسے

گولا، ہنگلا، تانگا، تارا، بنانجا۔ لیکن رسم خط کی وجہ سے بعض نام "ہ" ہی سے لکھے جانے لگے ہیں

جیسے اگر، کھٹہ، ٹکٹہ، دھجے واڑہ۔

وہ الفاظ جو مذکر و مونث دونوں طرح بولے جاتے ہیں:

کچھ الفاظ ایسے ہیں جنہیں اہل زبان مذکر و مونث دونوں طرح بولتے ہیں۔ جیسے سانس

نکر، غور، نقاب، درود، ناقہ، قامت، گیند، بالا۔ مثلاً گہرا سانس۔ گہری سانس

کلاس میں کہاں بیٹھیں: کلاس میں بیٹھنے کی بہترین جگہ سلمے کی صف میں درمیان کا حصہ ہے۔ طلبہ کلاس میں اپنی بائیں جانب کے حصے میں بیٹھنے سے احتراز کریں اس لیے کہ بعض اساتذہ اکثر تختہ سیاہ کے سلمے چھائے رہتے ہیں خصوصاً ان کے لکھتے وقت بائیں جانب کے طلبہ کو اساتذہ آڑ ہو جانے سے تختہ سیاہ پر لکھا ہوا نظر نہیں آتا۔ پیچھے بیٹھنے والوں کو سلمے کے طلبہ کی وجہ سے بعض مرتبہ تختہ سیاہ کے نچلے حصے میں لکھا ہوا دکھائی نہیں دیتا۔ بعض مرتبہ پیچھے بیٹھنے والوں کو اساتذہ کی آواز بھی صاف طور پر سنائی نہیں دیتی۔ سلمے بیٹھنے والوں کی کسی حرکت سے بھی پیچھے کے طلبہ کو انتشار ہو سکتا ہے۔

کتاب پڑھتے ہوئے کیا کریں: اگر کتاب آپ کی اپنی ہے تو پڑھنے کے دوران اہم نکات کے نیچے آئے خطوط کھینچنے کی بجائے حاشیے میں ان سطروں کے بازو کھرا خط کھینچنا بہتر ہوتا ہے۔ اس کتاب کو دوبارہ پڑھتے وقت اس طرح نشان کردہ اہم نکات کو پڑھ لینا کافی ہو جاتا ہے ورنہ پھر سے پورا صفحہ پڑھنے میں کافی وقت ضائع ہوتا ہے۔

سبق اور لکچر کے دوران کیا کریں: سبق یا لکچر نوٹ کرنے کے لیے بہتر ہے کہ آپ کو آرٹسائز کے کھلے کاغذات ساتھ رکھیں اور ان اوراق کے صرف ایک ہی صفحے پر لکھیں۔ سبق یا لکچر کے صرف مختصر نوٹس (یادداشتیں) لکھیں کیوں کہ تفصیل لکھنے میں بہت سا لکچر یا سبق سننے سے رہ جاتا ہے۔ لکچر اور سبق کو لکھتے وقت بہتر ہے کہ بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کو اشارات یا علامات میں لکھیں یا ان کے مخفف بنا کر لکھیں۔ مثلاً In کو :-،

ایک دریا، جوارش (ث)، بحرِ مٹ (ذ)
ستاروں کا بحرِ مٹ۔

چ (مونث)

چاند (ث) اتنے جوتے پڑے کہ چاند گہنی
ہو گئی، چھماق (ث) آگ نکلنے کی پتھری
چمکادڑ (ث)، چھوند (ث) ایک قسم کا
چوہا جو رات کو نکلتا ہے۔

ح (مونث)

حلیم (ذ) ایک قسم کا کھانا، حنا (ث)
مہندی۔

خ (مونث)

خفگان (ذ) مری وحشت سے انھیں بھی
خفگان رہتا ہے۔

د (مذکر)

داڑھ (ث) داڑھ دکھتی ہے، درود (ذ)۔
(ث) دفعہ (ث) اس مقدمے میں کونسی
دفعہ قائم کی گئی ہے، دق (ث) دق جاتی
رہی، دلدل (ث) کچھڑ۔۔۔ غضب کی دلدل
ہے۔ پانود غصے جاتے ہیں۔

ڈ (مونث)

بل (ذ) چوٹی کا بل۔ سوراخ، بلاق (ذ)
ایک زیور جو ناک میں پہنتے ہیں، بنیاد
(ذ)، بھو بھل (ث) جلتی ہوئی راکھ

پ (مونث)

پتنگ (ذ) کالا پتنگ اڑا، پر بال (ذ) آنکھ
کا ایک مرض، پسوا (ذ) وہ پانی جس میں
چاول جوش دیے گئے ہوں، پنسل (ث)
میری پنسل کھو گئی، پیپ (ث) مواد۔
ڈال دی پیپ کلیموں میں غم وقت نے،
پیش کش (ذ) ہدیہ۔ نذر

ت (مونث)

ترازو (ث) اسے بڑی ترازو خریدنا ہے
تشدید (ث)، تکرار (ث) دہرانا، تل
(ذ) اس سال کثرت سے تل پیدا ہوا

تلاوت (ذ)

ٹ (مونث)

ٹکسال (ث) سکے خانہ۔

ث (مونث)

ج دونوں طرح مستعمل

جمرات (ث)، جمنا (ث) ہندوستان کا

ر (مونث)

ر حل (ث) ر حل چھوٹی ہے اور قرآن بڑا؛
رمز (ث)

ز (مونث)

زد و کو ب (ث) مارہیٹ، زعفران (ث)

س (مذکر)

سات پانچ (ث) فریب کی باتیں۔ مثلاً ہم
کو سات پانچ نہیں آتی؛ ساجی (ث)؛ سچ
(ذ) تہارا سچ ہمارا جھوٹ برابر ہے؛
سنکھیا (ث)

آپ دیں گالی مجھے، ناگوار
سنکھیا ہوگی تو کھالی جائے گی
سہو (ذ) بھول؛ سیاق (ذ) ربط مضمون،
طرز

ش (مذکر)

شبنم (ث)؛ شطرنج (ث) نئی طرح کی یہ
شطرنج چال رکستی ہے؛ شمشاد (ذ) فقط
تیرا ساؤد ہے اور کیا شمشاد رکھتا ہے؛
شیرمال (ث) وہ روٹی جس پر دودھ کا
چھینٹا دیا جاتا ہے۔۔ شیرمالیں پک رہی

ص (مذکر)

صاح (ث) مولوی صاحب نے صحاح
پڑھائی ہے؛ صُرف (ث) ہم نے صُرف
پوری نہیں پڑھی۔

ض (مذکر)

ضمیر (ث)

ط (مونث)

طب (ث) ہم کو طب اعلیٰ درجے کی آتی
ہے؛ طباشیر (ث) ایک دوا؛ طباق (ذ)؛
طرز (ث) جناب ایہ طرز بھی نہیں۔

ظ (مونث)

ع (مذکر)

عروض (ذ)؛ علقہ عطبی (ث)؛ عندلیب
(ذ۔ث)

غ (مذکر)

غزال (ذ)

ف (مونث)

فاقہ (ذ۔ث)؛ فاختہ (ث)؛ فرغ (ث)؛

فکر (ذ۔ ث)؛ فحجان (ث)

لونگ (ث) لونگ گرمی کرتی ہے؛ اہسن
(ذ) کچا اہسن کوئی نہیں کھاتا۔

ق (مذکر)

قامت (ذ)

م (مذکر۔ مونث)

متاع (ذ۔ ث)؛ محراب (ث)؛ محصول

(ذ)؛ مزاج (ث) ظرافت؛ سیر (ث)

ک (مذکر)

کابک (ث) کبوتروں کا ڈربا؛ کربلا

(ث)؛ کرگس (ذ) گدھ؛ کنگیر (ذ) ایک

پیتل کا کنگیر لایسے؛ کج (ذ) ہمیں کج تنہائی

ملا؛ کنگن (ذ)؛ کو تعمیر (ذ)؛ کجور (ث)

سوکھی کجوریں بھی لذیذ ہیں؛ کمرچن

(ث) پلاؤ کی کمرچن بھی کھانے کی ہوتی

ہے؛ کھنڈر (ذ) وہاں چند کھنڈر نظر آئے؛

کیچڑ (ث) چار بوندیں پڑیں اور کیچڑ

ہو گئی۔

ن (مذکر)

نقاب (ذ۔ ث)؛ نین (ذ)

و (مذکر)

وادی (ث)؛ وادی ایمن (ذ)؛ ہم سے

وحشت میں حداد دادی ایمن نہ ہوا؛

وداخ (ذ)؛ وداخ (ث)؛ پردانوں سے

وداخ چراغ سحر کی ہے

ہ (مونث)

ہلڑ (ذ) سڑک پر ہلڑ کیوں بچا ہے؛

بیجان (ذ)

ی (مونث)

یاسین (ث) نزع کا وقت ہے یاسین

پڑمی جاتی ہے۔

گ (مذکر)

گاجر (ث) گاجر سرد ہوتی ہے؛ گلاب

جامن (ث) ایک مٹھائی؛ گنبدک (ث)

اس عبارت میں بڑی گنبدک ہے؛ گھاس

(ث)؛ گیہوں (ذ)؛ گندم (ذ)

ل (مذکر)

لگان (ذ) اس زمین کا لگان دگنا ہو گیا؛

بیسویں صدی کی تاریخوں کے دن معلوم کیجیے

کیلنڈروں کے سات چارٹ دیے جارہے ہیں۔ بیسویں صدی کی کسی بھی تاریخ میں واقع ہونے والے دن کو ان سات چارٹوں میں سے ایک کی مدد سے معلوم کر سکتے ہیں۔ مثلاً یہ معلوم کرنا ہے کہ 15 / اگست 1947ء کو کون سا دن تھا۔ پہلے یہ دیکھیے کہ 1947ء کون سے چارٹ میں ہے؟ چارٹ نمبر (4) میں ہے۔ اب اس چارٹ میں اگست کے کالم میں 15 کے مقابل کون سا دن ہے؟ جمعہ۔ اس طرح معلوم ہوا کہ 15 / اگست 1947ء کو جمعہ کا دن تھا۔

ان چارٹوں میں دائروں کے اندر لیپ کے سال دیے گئے ہیں۔ ان سالوں میں جنوری کی تاریخ اپریل اور جولائی کے مماثل ہوتی ہیں اور فروری کی تاریخ اگست کے مماثل

اگر یہ معلوم کرنا ہے کہ 26 / جنوری 1952ء کو کون سا دن تھا، پہلے یہ دیکھئے کہ 1952ء کون سے چارٹ میں ہے؟ چارٹ نمبر (4) میں ہے۔ 1952ء لیپ کا سال ہے۔ اس لیے 52 دائرے میں ہے۔ اب دائرے والے جنوری کے کالم میں 26 کے مقابل کون سا دن ہے؟ ہفتہ۔ نیچے دی ہوئی تاریخ کو آپ خود پہنچئے۔

13 / ستمبر 1948ء حیدرآباد کا پولیس ایکشن۔ ہیر

27 / مئی 1964ء پنڈت نہرو کی وفات۔ ہمد

3 / ستمبر 1939ء، برطانیہ اور فرانس کا جرمنی کے خلاف اعلان جنگ۔

5 / اگست 1945ء پہلا ایٹم بم ہیروشیما پر گرایا گیا۔ اتوار

19 / نومبر 1917ء، مسز اندراگاندمی کی تاریخ پیدائش۔ (2) چارٹ پیر

چارت (1)

نمبری	1905, 11, 16, 22, 33, 39,	44	50, 61, 67, 72	78, 89, 95, 2000
نمبری	1	8	15	22
نمبری	2	9	16	23
نمبری	3	10	17	24
نمبری	4	11	18	25
نمبری	5	12	19	26
نمبری	6	13	20	27
نمبری	7	14	21	28

چارٹ (3)									
میں	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر
1801, 07, 12, 18, 29	35, 40, 46, 57, 83	68, 74, 85, 91, 96	1	8	15	22	29		
2	9	16	23	30					
3	10	17	24	31					
4	11	18	25						
5	12	19	26						
6	13	20	27						
7	14	21	28						

یکم نومبر 1956ء، قیام آندھرا پردیش۔۔۔۔۔ جمعرات
 19 / اپریل 1975ء، ہندوستان کا پہلا مصنوعی سیارچہ داغا گیا۔۔۔۔۔ ہفتہ
 یکم جون 1997ء، ہانگ کانگ چین کی حکومت میں شامل ہوا۔۔۔۔۔ اتوار
 23 / جنوری 1939ء، تاریخ پیدائش مولف۔۔۔۔۔ پیر

چارٹ (6)

1909, 15, (20)					
26, 37, 43, (48) 54,					
65, 71, (76) 84, 93, 98					
اپریل	ستمبر	فروری	اکت	مئی	جنوری
پہلی	پانچ	نومبر	دسمبر	جولائی	اکتوبر
پہلا	پہلا	پہلا	پہلا	پہلا	پہلا
2	9	16	23	30	
3	10	17	24	31	
4	11	18	25		
5	12	19	26		
6	13	20	27		
7	14	21	28		

چارٹ (5)

اپریل	ستمبر	فروری	اکت	مئی	جنوری	1903, (08) 14, 25, 31, (36) 42, 53, 59, (64) 70 81, 87, (92) 98					
پہلی	پانچ	نومبر	دسمبر	جولائی	اکتوبر	1	8	15	22	29	
پہلا	پہلا	پہلا	پہلا	پہلا	پہلا	2	9	16	23	30	
پہلا	پہلا	پہلا	پہلا	پہلا	پہلا	3	10	17	24	31	
پہلا	پہلا	پہلا	پہلا	پہلا	پہلا	4	11	18	25		
پہلا	پہلا	پہلا	پہلا	پہلا	پہلا	5	12	19	26		
پہلا	پہلا	پہلا	پہلا	پہلا	پہلا	6	13	20	27		
پہلا	پہلا	پہلا	پہلا	پہلا	پہلا	7	14	21	28		

چارٹ (7)

اپریل	ستمبر	فروری	اکت	جنوری	1904, 10, 21, 27, (32)					
پہلی	پانچ	نومبر	مئی	اکتوبر	38, 48, 55, (60) 68					
دسمبر	جولائی	فروری			77, 83, (88) 94					
تہ	برہ	مگل	پیر	آوار	ہفتہ	1	8	15	22	29
ہفتہ	جمعہ	تہرات	برہ	مگل	پیر	2	9	16	23	30
تہرات	جمعہ	تہرات	برہ	مگل	پیر	3	10	17	24	31
پیر	جمعہ	تہرات	برہ	مگل	پیر	4	11	18	25	
مگل	جمعہ	تہرات	برہ	مگل	پیر	5	12	19	26	
برہ	جمعہ	تہرات	برہ	مگل	پیر	6	13	20	27	
تہرات	جمعہ	تہرات	برہ	مگل	پیر	7	14	21	28	

باب (۷)

19 کا پہاڑ ایا د کرنے کی ضرورت نہیں

19 کے ضربی پہاڑے کو ذہن پر بوجھ ڈالے بغیر لکھنے کا طریقہ درج ذیل ہے۔
پہلے ایسا لکھیے

$$19 \times 6 =$$

$$19 \times 1 =$$

$$19 \times 7 =$$

$$19 \times 2 =$$

$$19 \times 8 =$$

$$19 \times 3 =$$

$$19 \times 9 =$$

$$19 \times 4 =$$

$$19 \times 10 =$$

$$19 \times 5 =$$

دوسرا عمل

مساوی کی علامت کے بازو 1 تا 19 طاق اعداد لکھیے:

$$19 \times 6 = 11$$

$$19 \times 1 = 1$$

$$19 \times 7 = 13$$

$$19 \times 2 = 3$$

$$19 \times 8 = 15$$

$$19 \times 3 = 5$$

$$19 \times 9 = 17$$

$$19 \times 4 = 7$$

$$19 \times 10 = 19$$

$$19 \times 5 = 9$$

تیسرا عمل

دوسرے عمل کے بعد دائیں جانب نیچے سے شروع کر کے اوپر تک

0 ، 1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 5 ، 6 ، 7 ، 8 ، 9 مسلسل لکھیے۔ لپیچے مکمل

ہو گیا 19 کا ضربی پہاڑا

$$19 \times 1 = 19$$

$$19 \times 2 = 38$$

$$19 \times 3 = 57$$

$$19 \times 4 = 76$$

$$19 \times 5 = 95$$

$$19 \times 6 = 114$$

$$19 \times 7 = 133$$

$$19 \times 8 = 152$$

$$19 \times 9 = 171$$

$$19 \times 10 = 190$$

ہمارے دیار میں عموماً چوتھی جماعت کے امتحان میں 19 کا پہاڑا پوچھا جاتا ہے یا 19 سے تقسیم کا سوال دیا جاتا ہے۔ 19 سے تقسیم کرنے کے لئے پہلے 19 کا پہاڑا بازو میں لکھ لیا جائے۔ پھر اس کو دیکھتے ہوئے آسانی سے 19 سے تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ اس طریقہ کو سمجھیے اور اپنے گھر کے تحتانوی جماعتوں میں پڑھنے والے بچوں کو سکھائیے۔

باب (۸)

11 سے 99 تک عددوں کا مربع دریافت کرنے کا

آسان طریقہ

مثال: 23 کا مربع معلوم کیجیے۔

پہلا عمل: اکائیوں کو ضرب دیجیے۔ یعنی $3 \times 3 = 9$

$$\begin{array}{r} 23 \\ \times 23 \\ \hline 9 \end{array}$$

دوسرا عمل: مضروب کے دہائی ہندسوں 2 مضروب فیہ کے اکائی کے ہندسے 3 سے ضرب دیجیے۔ حاصل ضرب کو دگنا کیجیے۔

$2 \times 3 = 6$ 6 کا دگنا 12 ہوگا۔ 12 کے 2 کو پہلے عمل میں حاصل شدہ 9 کے بازو لکھیے۔ اور "1" کو تیسرے عمل کے حاصل ضرب میں جمع کرنے کے لئے اٹھا رکھیے۔

$$\begin{array}{r} 23 \\ \times 23 \\ \hline 9 \end{array} \quad \begin{array}{r} 6 \\ \times 2 \\ \hline 12 \end{array} \quad \begin{array}{r} 1 \\ \times 2 \\ \hline 2 \end{array}$$

تیسرا عمل: اب مضروب اور مضروب فیہ کے دہائی کے ہندسوں کو ضرب دیجیے اور حاصل ضرب میں دوسرے عمل میں اٹھا کر رکھے ہوئے 1 کو جمع کیجیے۔ اس طرح

$$5 = 1+4; 4 = 2 \times 2$$

$$23$$

$$23$$

$$529$$

اس کو مختصر طور پر ایسا بھی کر سکتے ہیں:

دوسرا عمل:

پہلا عمل:

$$\begin{array}{r} 23 \\ 23 \\ \hline 529 \end{array}$$

$$\begin{array}{r} 23 \\ 2 \times 3 \\ \hline 29 \end{array}$$

$$\begin{array}{r} 23 \\ 23 \\ \hline 9 \end{array} \quad (1)$$

مثال 2: 74 کا مربع معلوم کیجیے

پہلا عمل: $16 \times 4 = 64$ کو نیچے لکھیے اور "1" کو دوسرے عمل کے حاصل میں جمع کیجیے:

$$\begin{array}{r} 74 \\ 74 \\ \hline 6 \end{array} \quad (1)$$

دوسرا عمل:

$$28 = 7 \times 4; 28 = 7 \times 4$$

$$56 = 28 + 28$$

$$57 = 56 + \text{پہلے عمل کا "1"}$$

"7" کو نیچے 6 کے بازو لکھیے اور 5 کو تیسرے عمل کے حاصل میں جمع کرنے کے لئے رکھیے۔

$$\begin{array}{r} 74 \\ 7 \times 4 \\ \hline 76 \end{array}$$

$$49 = 7 \times 7$$

$$54 = 49 + \text{دوسرے عمل کا "1"}$$

54 کو نیچے 76 کے بازو لکھیے جواب: 54

$$\begin{array}{r} 74 \\ 74 \\ \hline 5476 \end{array} \quad (3)$$

دو ہندسی مختلف اعداد کو ضرب دینے کا طریقہ

دو ہندسی مختلف اعداد کو ضرب دینے کے لئے پہلے بیان کیا ہوا طریقہ ہی استعمال ہوتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ معزوب کی دہائی کے ہندسے اور معزوب فیہ کے اکائی کے ہندسے کو ضرب دے کر دگنا کرنے کا عمل یہاں نہ ہوگا بلکہ معزوب کی دہائی کے ہندسے اور معزوب فیہ کے اکائی کے ہندسے کے حاصل ضرب میں معزوب کے دہائی کے ہندسے اور معزوب فیہ کے ہندسے کے حاصل ضرب کو جمع کیا جاتا ہے۔

مثال 1 : 43 کو 26 سے ضرب دیجیے:

$$\begin{array}{r} 43 \\ \times 26 \\ \hline 8 \end{array} \quad \begin{array}{c} \uparrow \\ \textcircled{1} \end{array}$$

پہلا عمل

$$24 = 4 \times 6$$

دوسرا عمل

$$6 = 2 \times 3$$

$$31 = 46 + 24$$

$$\begin{array}{r} 43 \\ \times 26 \\ \hline 8 \end{array}$$

31 کے 1 کو نیچے 8 کے بازو لکھیے اور "3" کو 31 کے 3 کے حاصل ضرب میں جمع کرنے کے لئے الگ رکھیے۔

$$8 = 4 \times 2$$

تیسرا عمل:

$$11 = 8 + \text{دوسرے عمل کا } 3 \times 3$$

$$11 \text{ کو } 18 \text{ کے کے بازو لکھیے}$$

$$\begin{array}{r} \uparrow 43 \\ (3) \mid 26 \\ \hline 1118 \end{array}$$

دو ہندسی اعداد کی خصوصی شکلیں

ایسے دو ہندسی اعداد کا مربع معلوم کرنا جن کی لکائی کا ہندسہ 5 ہو۔
○ مثال 1 : 35 کا مربع معلوم کرو۔

$$25 = 5 \times 5$$

25 کو راست دلیے ہی
فہم دیجیے

$$\begin{array}{r} 35 \uparrow \\ 35 \mid (1) \\ \hline 25 \end{array}$$

معزوب کے 3 میں 1 جمع کیجیے 3+1 = 4

معزوب فیہ کے 3 کو اس 4 سے ضرب دیجیے

$$12 = 4 \times 3$$

12 کو 25 کے بازو لکھیے۔

$$35$$

$$35$$

$$\hline 1225$$

جواب: 1225

○ مثال 2 : 45 کا مربع معلوم کیجیے۔

$$25 = 5 \times 5$$

پہلا عمل:

$$\begin{array}{r} 45 \uparrow \\ 45 \mid (1) \\ \hline 25 \end{array}$$

معزوب کے 4 میں 1 جمع کرنے پر وہ 5 ہوگا۔

دوسرا عمل:

اس 5 کو مغزوب فیہ کے 4 سے ضرب دینے پر

$$20 = 5 \times 4$$

جواب 2025

$$\begin{array}{r} 1+4 \ 5 \\ 4 \ 5 \\ \hline 2025 \end{array}$$

مزید مثالیں:

← اس 6 کو 7 سمجھ کر نیچے کے 6 سے ضرب دیجیے۔

$$42 = 7 \times 6$$

42 کو 25 کے بازے لکھیے۔

$$\begin{array}{r} 1+6 \ 5 \\ 6 \ 5 \\ \hline 4225 \end{array}$$

← اس 7 کو 8 سمجھ کر نیچے کے 7 سے ضرب دیجیے۔

$$56 = 8 \times 7$$

$$\begin{array}{r} 1+7 \ 5 \\ 7 \ 5 \\ \hline 5625 \end{array}$$

ایسے دو ہندسی اعداد کا مربع معلوم کرنا

جن کے دہائی میں 5 ہو

56 کا مربع معلوم کیجیے۔

○ مثال 1:

$$36 = 6 \times 6$$

پہلا عمل:

36 کو پورے کا پورا نیچے

لکھ دیجیے۔

$$\begin{array}{r} 56 \\ 56 \\ \hline 36 \end{array} \quad \uparrow \textcircled{1}$$

دہائیوں کا حاصل ضرب $5 \times 5 = 25$

دوسرا عمل:

25 میں اکائی کا ایک 6 جمع کیجیے۔

25 + 6 = 31؛ 31 کو 36 کے بازو لکھیے

$$\begin{array}{r} 56 \\ \downarrow 56 \\ \hline 31 \ 36 \end{array}$$

○ مثال 2 :

پہلا عمل:

$3 \times 3 = 9$ حاصل ضرب ایک ہندسی عدد ہو تو

اس کے بائیں بازو صرف بھی لکھ دیجیے

$$\begin{array}{r} 53 \\ 53 \\ \hline 09 \end{array} \quad \textcircled{1}$$

دوسرا عمل:

$$25 = 5 \times 5$$

25 میں اکائی کا ایک 3 جمع کیجیے۔

$$28 = 3 + 25$$

$$\begin{array}{r} 53 \\ \downarrow 53 \\ \hline 2809 \end{array}$$

مزید مثالیں:

$$\begin{array}{r} 57 \\ 57 \\ \hline 3249 \end{array}$$

$$\begin{array}{r} 52 \\ 52 \\ \hline 2704 \end{array}$$

کتابیات

- (۱) فہرستگ آصفیہ (۲) فیروز اللغات (۳) لغات بکھوری (۴) زبان و قواعد از رشید حسن خاں (۵) عبارت کیسے لکھیں از رشید حسن خاں (۶) نامہ از گوپی چند نارنگ (۷) نئی اردو قواعد از عصمت جاوید (۸) مہراج القواعد از فتح محمد خاں جالندھری (۹) کتاب صرف و نحو از مولوی عبدالحق (۱۰) تذکیر و تانیث از حافظ جلیل حسن جلیل چالغین امیر پٹانی (۱۱) ہاؤ ٹو اسٹری از ہیری میڈاکس (۱۲) حساب کے گراز کے۔ مناجی مکمل، ضلع محبوب نگر (۱۳) کلیات اقبال

مطالعہ (اسٹڈی) کیسے کریں

عنوانات بیک نظر

- کلاس کی حاضری
- منسوبہ بندی اور نظام الاوقات
- سبق اور لکچر کے دوران کیا کریں
- طویل مدتی منصوبے اور ہفتہ وار مائٹ
- امتحان کی تیاری
- ہیل
- امتحان کی رات
- ہر ہفتہ کتنے گھنٹے پڑھیں
- امتحان کی صبح
- انفرادی پڑھائی
- تفکرات سے بچے
- دوپہر کی بہ نسبت صبح کا وقت بہتر
- امتحان کی تکنیک
- مائٹ ہیل اور ہفتہ وار کلام
- طلبہ کے آس پاس
- کلام کے درمیان آرام کا وقفہ
- پڑھائی کے لیے کتنی روشنی
- کلام کی تھکان کو دور کرنے کی صورت
- ہوادار کمرہ
- چھٹیاں کیسے گزاریں
- مصنوعی تلامزات
- باوقفہ سیکھنا
- طلبہ کی صحت
- توجہ
- ورزش ضروری
- سیکھنا اور یاد کرنا۔ طریقہ
- کھیلوں کا تعلیم پر اثر
- بھولنے کی رفتار اور اعادے کی لامیت
- کتنا سوئیں
- معلومات کی ترتیب کی لامیت
- نیند نہ آنے کی وجوہات
- سونے سے صین پہلے نہ پڑھیے
- طلبہ کی غذا
- پڑھتے وقت ہونٹ نہ بلکیے
- تمباکو سے پرہیز
- ضروری کتابیں خریدیے
- چائے، کافی
- کلاس میں کہاں بیٹھیں
- تلامزات
- کتاب پڑھتے ہوئے کیا کریں
- فون نمبر یاد رکھنے کا طریقہ

مطالعہ (اسٹڈی) کیسے کریں ؟

آپ کے ذہن میں یہ بات آرہی ہوگی کہ مطالعہ ایک انفرادی معاملہ ہے۔ ایک طریقہ جو کسی فرد کے لیے موزوں ہو یہ ضروری نہیں کہ دوسرے کے لیے بھی وہ یکساں مفید ہو۔ اس کے علاوہ ہو سکتا ہے کہ ایک مضمون کے مطالعہ (اسٹڈی) کا طریقہ دوسرے مضمون کے لیے استنا بہتر نہ ہو۔ یہ سب درست ؛ لیکن آپ کو یہ جان لینا چاہیے کہ مطالعہ ایک فن ہے۔ اگر آپ اس کے عمومی اصولوں سے واقف ہو جائیں تو آپ اس کی روشنی میں مطالعہ کے لیے بہتر سے بہتر طریقہ تیار کر سکتے ہیں۔ یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ مطالعہ کے موثر طریقوں سے ناواقفیت کی وجہ سے بہت زیادہ ذہین طلبہ بھی امتحان میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ اس باب میں دیے گئے طریقہ ، اصول نفسیات اور تجربات پر مبنی ہیں۔

کلاس کی حاضری: اچھے نشانات سے کامیابی کا انحصار کلاس کی حاضری پر بھی ہے۔ بعض اساتذہ یا لکچرر کلاس میں حاضری نہیں لیتے۔ اس کے معنی یہ نہیں کہ ان کے درس یا لکچر میں حاضر رہنا ضروری نہیں۔ اگرچہ کہ نصابی کتب کا پڑھ لینا بعض مرتبہ کلاس کے درس کا بدل ہو سکتا ہے۔ لیکن کلاس میں سبق کے دوران کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اسی وقت یا بعد از سبق اساتذہ سے پوچھ کر سمجھا جاسکتا ہے۔ کتاب کے پڑھ لینے سے یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی۔ پڑھاتے ہوئے اساتذہ اپنے مطالعہ اور تجربات کی روشنی میں سبق سے متعلقہ مفید باتیں بھی بتاتے جاتے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک

کے ساتھ ساتھ دماغ - سی والی غذاؤں کا استعمال مفید ہے۔ جلدی امراض سے بچنے کے لیے کپڑوں اور جسمانی صفائی کے علاوہ پریشانیوں اور تفکرات سے بچنا ضروری ہے۔ ہاضمے کی خرابی میں دیر ہضم غذاؤں اور ورزش کی کمی کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ اس لیے دیر ہضم غذاؤں کی زیادہ مقدار نہیں لینا چاہیے۔ تفکرات کا مدے پر بھی اثر پڑتا ہے۔

ورزش کی ضرورت:- ایسے لوگ جن کے پیشے میں بیٹھنا زیادہ ہوتا ہے وہ ہارٹ فیل کے زیادہ شکار ہوتے ہیں بہ نسبت ان لوگوں کے جنکے پیشے میں زیادہ چلنا پھرنا ہوتا ہے۔ سہتاں چہ خطوط رسانوں کو ڈاک خانے کے کھر کوں کی بہ نسبت دل کی بیماری کم ہوتی ہے۔ اس لیے کسی نہ کسی قسم کی ورزش ضروری ہے۔ ورزش تفکرات کا بھی علاج ہے۔ جہل قدمی بھی ہلکی پھلکی ورزش ہے۔ دوڑنا تو اچھی خاصی ورزش ہے۔ اس کے بعد سیکل چلانے کا نمبر آتا ہے۔

کھیلوں کا تعلیم پر اثر:- تحقیق سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ اچھی ڈگریاں لینے والے عام طور پر وہ ہوتے ہیں جو کھیلوں اور اسپورٹس میں کم حصہ لیتے ہیں۔ خصوصاً فٹ بال اور کرکٹ میں مستقل حصہ لینے والے طلبہ معمولی ڈگریاں ہی حاصل کرتے ہیں کیوں کہ ان کھیلوں کی مشق کے لیے بہت سارا وقت صرف ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کھیلوں کے میا جس کے سلسلہ میں مختلف مقامات کے دورے کرنے پڑتے ہیں۔ اچھی ڈگریاں لینے کے لیے پڑھائی میں زیادہ وقت لگانا پڑتا ہے۔ ٹیم کھیلوں میں حصہ لینے والے اتنا وقت پڑھائی میں دے نہیں سکتے جہاں ایک اہم بات یہ بھی جان لینا

1 - طویل مدتی منصوبے اور ہفتہ وار مائٹم ٹیبل: کسی بھی کورس کی تکمیل کرتے وقت آپ کو دو قسم کی ترتیب کو بنانا پڑے گا۔ (1) طویل مدتی منصوبہ جو پورے سال پر پھیلا ہوا ہو۔ (2) ہفتہ وار مائٹم ٹیبل جو ہر ہفتہ بنایا جاتا رہے۔

طویل مدتی منصوبے کے تحت آپ کو اپنے کورس کے نصابی کتب کے پڑھنے اور سمجھنے اور عملی کاموں کے ریکارڈنگ لکھنے اور نوٹس بنانے کے کام کرنے ہوتے ہیں۔ اس لیے آپ کو ہر کام کی تکمیل کی غرض سے وقت کا تعین کرنا ہوگا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کبھی کبھی حسب ضرورت طویل مدتی منصوبوں پر نظر ثانی کر کے بدلنا پڑے لیکن سال بھر کے کام کا عمومی نقشہ بہر حال ضروری ہے۔

ہر ہفتہ کے شروع میں تفصیلی مائٹم ٹیبل ضرورت کے مطابق بنالینا چاہیے۔ ایسا کرنے پر معمولی بہانوں سے اپنے کاموں کو مؤخر کرنے کی عادت ختم ہو جاتی ہے۔

عام طور پر آپ کو صرف انفرادی پڑھائی کا مائٹم ٹیبل بنانا ہوگا۔ اگر آپ دیگر معروفیات کے لیے وقت کی مناسب مقدار چھوڑ رکھیں تو ورزش، کھیل کود، سملتی، تہذیبی اور مذہبی معروفیات ضرورت کے وقت خود بخود ترتیب پاتے رہتے ہیں۔

2 - ہر ہفتہ کتنے گھنٹے پڑھیں: آندھرا پردیش میں مدارس اور جوئر کالج عام طور پر 10 تا 4 گھنٹے دن کام کرتے ہیں۔ اگر یہ شفٹوں میں کام کریں تو 8 تا 12 1/2 گھنٹے دن یا 5 تا 1 1/2 گھنٹے شام کام کرتے

ہیں۔ ہندوستان کے دیگر علاقوں میں مدارس اور کالوں کے اوقات کار تقریباً ایسے ہی ہوتے ہیں۔ ماہرین تعلیم کی رائے میں طلبہ کو ان حالات میں 15 تا 20 گھنٹے انفرادی پڑھائی کے لیے فارغ کرنا چاہیے۔ ایسے طلبہ جن کو صرف امتحان میں کامیاب ہونے سے مطلب ہوتا ہے، وہ ہر ہفتہ صرف چند ہی گھنٹے پڑھنے پر اکتفا کرتے ہیں؛ اعلیٰ درجے سے کامیاب ہونے کی خواہش والے طلبہ، اوسطاً مطلوبہ وقت سے کچھ زیادہ ہی وقت پڑھائی میں لگاتے ہیں۔ لیکن ماہرین کی رائے میں کسی بھی صورت انفرادی پڑھائی کے لیے ہفتے میں 40 گھنٹے سے زیادہ تو ہونا ہی نہیں چاہیے۔ تحقیقات سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ مسلسل لمبی نشست کی پڑھائی سے زیادہ فائدہ نہیں ہوتا۔

انفرادی پڑھائی کے اوقات: شام 4 تا 7 بجے کے اوقات میں زیادہ پڑھائی ہو نہیں پاتی کیوں کہ طلبہ ان اوقات میں عموماً کھیل کود، سملی، تہذیبی یا مذہبی معروفیات اور چائے نوشی میں صرف کرتے ہیں۔ اگر آپ تقریباً 11 بجے شب سوتے ہیں تو آپ کی انفرادی پڑھائی کے اوقات 7 تا 11 بجے شب ہوں گے۔ اگر ہفتے (سینچر) کو چھٹی ہو تو اس دن صبح کو کچھ کام کیا جاسکتا ہے البتہ سینچر کی دوپہر کو طلبہ عام طور پر کھیلوں اور تفریحات میں گزارتے ہیں۔ اتوار کو آرام یا قریبی مہباتوں کو بغرض تفریح جانے اور مذہبی پروگراموں میں شرکت کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

سبھی قسم کے طلبہ کے لیے ہفتے کے چار دن پیر، منگل، جمعرات اور جمعہ (بدھ کے وقفے کے ساتھ) 7 تا 11 بجے شب میں گھنٹے کی پڑھائی کے حساب سے $4 \times 3 = 12$ گھنٹے فارغ کرنا آسان بھی ہے اور ضروری

بھی۔ اس کے علاوہ شفٹ کے تحت مدرسہ یا کالج جانے والے طلبہ صبح یا دوپہر روزانہ 2 گھنٹے کے حساب سے ان مذکورہ چار دنوں میں $8=2 \times 4$ گھنٹے فارغ کر سکتے ہیں۔ البتہ 10 تا 4 سچے کام کرنے والے مدارس اور کالوں کے طلبہ صبح کے اوقات میں ان چار دنوں میں روزانہ ایک گھنٹہ کے حساب سے کم از کم چار گھنٹے تو کام کر ہی سکتے ہیں۔ اس طرح شفٹوں میں مدارس جانے والے طلبہ انفرادی پڑھائی کے لیے ہر ہفتہ $8+12=20$ گھنٹے تو بہر صورت لگا سکتے ہیں۔ یہ طلبہ کے لیے کام کرنے کا عمومی خاکہ ہے۔ غیر معمولی طلبہ کے سوا دوسروں کو پڑھائی کے اوقات کے اس عمومی خاکے سے بہت زیادہ انحراف نہیں کرنا چاہیے۔ ہفتہ کی شام جب کہ سارے طلبہ تفریحات میں وقت گزارتے ہیں پڑھائی کا کوئی اہم کام کرنا مناسب نہیں۔ اس لیے کہ دوسرے دلچسپ معاشل کے مقابلے میں اپنے کام پر توجہ دینے میں زیادہ توانائی صرف ہوتی ہے۔

رات میں دیر تک پڑھائی سے بچئیے: بعض طلبہ سملی سرگرمیوں سے فراغت کے بعد رات میں دیر سے پڑھائی شروع کر کے طلوع فجر کے قریب تک جھگتے رہتے ہیں۔ کسی اہم کام کی تکمیل کے سلسلے میں کبھی کبھی ایسا کرنا چل سکتا ہے۔ لیکن رات میں دیر تک پڑھنے کی عادت ڈالیں تو دن میں 9 سچے کے سبق کے دوران حیا و چوبند رہنا مشکل ہوتا ہے۔ بلکہ اونگھ آنے لگے گی اور کورس کے اہم اسباق اور لکچر جو دن میں ہوتے ہیں سمجھے بغیر گزر جائیں گے۔

کام کے لیے دوپہر کی بہ نسبت صبح کا وقت بہتر: صنعتی پیداوار

کے مطالعے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ صبح کے اوقات میں کام کی مقدار دوپہر کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ صبح کے اوقات میں 11 بجے دن کام کی صلاحیت سب سے زیادہ ہوتی ہے سہتاچھ مدارس اور کالوں میں اہم کاموں کے لیے صبح کے اوقات استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ آپ اس وقت چاق و چوبند رہیں۔ اگر آپ اس وقت اپنے اندر پھرتی نہیں پاتے تو کھانے سونے اور ورزش کی عادتوں پر نظر ڈالیں۔ بے وقت زیادہ کھالینے یا ورزش کی کمی یا ہند گرم کمرے میں زیادہ دیر تک بیٹھنے سے جستی و پھرتی غائب ہو جاتی ہے۔

صبح کے وقت کو معمولی کاموں میں صرف نہ کیجیے۔ ایسے کام جو دن کے آخری حصے میں کیے جاسکتے ہیں انہیں صبح کے اوقات میں کرنا مناسب نہیں۔ اسی طرح سونے سے پہلے دوسرے دن صبح کرنے کے کام مثلاً کتابیں، کتابیں، قلم، روشنائی کے علاوہ اس دن بیٹھنے کے کپڑے تیار کر کے رکھ لیجیے۔ اس طرح کرنے سے صبح ہوتے ہی جلد کام شروع کرنے میں سہولت ہوتی ہے۔

مائٹم ٹیبیل اور ہفتہ وار کام: مختلف مضامین کے لیے وقت تقسیم کرنے میں جو مضمون زیادہ مشکل ہے۔ اس کے لیے زیادہ وقت مختص کیجیے۔

لکچر نوٹس اور پرائیکٹیل، لکچر اور تجربے کے فوری بعد یا کم از کم اسی دن لکھیے۔ ورنہ تاخیر کرنے سے بہت سی تفصیل ذہن سے نکل جاتی ہے۔

انفرادی پڑھائی کی ”اکائی“ کا طول: اگر آپ کو لمبا کام مثلاً مضمون لکھنا ہو تو یہ نامناسب ہے کہ آپ ایک یا آدھا گھنٹہ نکال کر لکھنے بیٹھ جائیں۔ اس لیے کہ لکھنے کے لیے ضروری مطلوبہ چیزیں جمع کرنے اور خیالات کو مجتمع

کرنے کا شروع کرنے میں اچھا خاصا وقت لگ جاتا ہے اور پھر جب آپ اصل کام شروع کرتے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ آپ کا کلا ہوا وقت ختم ہونے لگے اور کچھ زیادہ کام کیے بغیر بند کرنا پڑے۔ اس لیے کسی تجربے کو ریکارڈ کرنے کے لیے یا کسی مضمون کو لکھنے کے لیے 2 یا 3 گھنٹے کا وقت فارغ کر کے بیٹھیے۔ اگر آپ مضبوط قوت ارادی کے مالک ہیں اور آپ کو ایک مضمون کے فوری بعد دوسرے مضمون کا کام شروع کرنا آسان ہے۔۔۔۔۔ اور دوسرے مضمون کا کام شروع کرتے ہی پہلے مضمون کے خیالات ذہن سے نکل جاتے ہیں تو آپ کے لیے تھوڑا وقت بھی کام کے لیے موزوں اور مفید ہو سکتا ہے۔ اس کے مقابلے میں جو طلبہ کام کے شروعات میں دیر لگاتے ہیں یا پہلے مضمون کے خیالات دیر تک ذہن میں رہتے ہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ زیادہ وقت فارغ کر کے ہی بیٹھیں۔ پہلی قسم کے طلبہ ایک مضمون کے کام کے بعد صرف چند منٹ آرام لے کر دوسرا کام شروع کر دیتے ہیں۔ دوسری قسم کے طلبہ کے لیے تقریباً ایک گھنٹے کا وقفہ چاہیے۔ عام طور پر بہت سے لوگوں کو کتاب پڑھنے اس کو سمجھنے یا نوٹس (یا دلائل) لکھنے کے لیے ایک گھنٹہ کافی ہے۔

کاموں کے درمیان آرام کا وقفہ: ذہنی کام میں اگرچہ ہم زیادہ نہیں تھکتے البتہ بلا وقفہ تقریباً دو گھنٹے کام کرنے کے بعد تھکان اور بیزارگی شروع ہو جاتی ہے۔ کسی ایک مسلسل کام کے درمیان وقفہ تھوڑا (تقریباً 5 منٹ) ہونا چاہیے۔ اگر وقفہ بڑا ہو جائے تو ہو سکتا ہے کہ کام کا جوش ختم ہو جائے اور کام دوبارہ شروع کرنے کے لیے زیادہ وقت لگے۔ البتہ دو

کاموں کے درمیان آرام کے لیے 10 یا 15 منٹ ہی کا وقفہ ہونا چاہیے۔
 کام کرتے وقت اگر رفتار سست ہو جائے اور غلطیاں ہونے لگیں یا
 کام بند کرنے کو جی چاہنے لگے تو اس وقت آرام ضروری ہے۔
 کام کی تھکان کو دور کرنے کے لیے آرام کی صورت: کام سے
 تھکنے پر کاپی یا کتاب بند کر کے بیٹھنا کافی نہیں بلکہ آرام کے وقفے میں کمرے
 کے باہر پھل قدمی اور بازوؤں کو پھیلا کر گہری گہری سانسیں لینا یا تھوڑا سا
 کھانا لینا تو انسانی کو بحال کر دیتا ہے۔

مختصر یہ کہ ایک ہی کام کے دوران 5 منٹ کا وقفہ اور دو کاموں
 کے درمیان 15 منٹ کا وقفہ لینا بہتر ہے۔

چھٹیاں کیسے گزاریں : How to Spend Holidays

لمبی چھٹیوں میں بعض طلبہ صرف پڑھائی کا کام کرتے ہیں اور بعض پڑھائی کے
 بجائے کہیں ملازمت کر کے کمایا کرتے ہیں اور بعض کوہ پیمائی، مختلف مہمات،
 کسی کام کے کیمپ یا سیر و سیاحت میں چھٹیاں گزارتے ہیں۔ ماہرین کی رائے
 میں چھٹیوں میں کمائی کر لینے میں قباحت نہیں بلکہ اکثر ایسے طلبہ جو جزوقتی
 ملازمت اختیار کرتے ہیں دوسروں کی بہ نسبت زیادہ مخلص، زیادہ محنتی اور
 بہتر طلبہ ہوتے ہیں۔

مدرسے اور کالوں کی تعلیم، سیکھنے کی صرف ایک ہی قسم ہے۔
 چھٹیوں میں اپنے ماحول کو چھوڑ کر ملک میں چلنا پھرنا اور سماج کے دوسرے
 طبقوں کی زندگیوں کا بذات خود مشاہدہ اور مطالعہ کرنا بھی سیکھنے میں داخل

عمومی تجربہ یہی ہے کہ آپ کو چھٹیوں میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ دینا بہتر ہے
البتہ لمبی چھٹیوں کا کچھ حصہ اعادے اور چھوٹے ہوئے کاموں کی تکمیل کے
لیے مختص کر لینا چاہیے۔

سیکھنے کو پھھیلا مانا بہتر (یعنی ہاؤفٹہ سیکھیے): اگر آپ کسی نظم کو یاد کرنا
چاہتے ہیں تو اس کو ایک ہی نشست میں زیادہ وقت لگا کر یاد کرنے کے
بجائے تھوڑا تھوڑا وقت مختلف اوقات میں صرف کر کے یاد کرنا بہتر ہے۔ مثلاً
آپ مین گھنٹے بیٹھ کر ایک نظم حفظ یاد کرتے ہیں۔ اس کے بجائے اگر آپ
پہلے دن ایک گھنٹہ یاد کرنے کی کوشش کریں، پھر چند دن بعد ایک گھنٹہ
لگائیں اور اس کے ایک ہفتہ یا عشرہ بعد تیسری بار ایک گھنٹہ پڑھ کر یاد
کرنے کی کوشش کریں تو اس طرح یاد کی ہوئی نظم آگے بہت دن یاد رہے
گی۔ اگر وقفے وقفے سے سیکھنے کا یہی عمل کسی بھی مضمون کے سیکھنے اور
سمجھنے کے لیے اختیار کریں تو کئی دنوں پر پھیلانے کی وجہ سے سیکھنا اور سمجھنا
موثر اور مفید ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی ایک ہی وقت میں ذہن
میں صرف ایک خاص مقدار محفوظ کی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ سوچنے اور
معلومات کو ذہن میں ترتیب دینے کے لیے وقت درکار ہے۔ اس سے یہ بات
سامنے آتی ہے کہ امتحان کے قریب بہت سے مضامین سیکھنے اور رٹنے کی
کوشش کرنا بے وقوفی ہے۔ ایسا کرنے سے نہ تو مضامین ہی سمجھ میں آتے
ہیں اور نہ وہ زیادہ دنوں تک یاد رہتے ہیں۔

توجہ (Attention): ہم جانتے ہیں کہ توجہ کے ساتھ پڑھائی کا کام ایک
گھنٹے میں اتنا ہو جاتا ہے جتنا بے توجہی سے پوری ایک شام کتاب کی ورق

گردانی کرتے رہنے سے بھی نہیں ہوتا۔ کسی مضمون کے پڑھنے میں بے توجہی اور عدم توجہی کے دو بڑے اسباب ہیں۔

1. مضمون سے بے زاری اور دلچسپی کا نہ ہونا۔

2. ماحول میں توجہ کو بگاڑنے والی چیزوں کا پایا جانا یا خود آپ کی کسی

جسمانی ضرورت کا شدت اختیار کر جانا یا حسی اعضا کے نقائص۔

اوپر بتائے ہوئے اسباب کو دور کیے بغیر، باوجود خلل کے آپ کام پر توجہ دیں تو توانائی زیادہ صرف ہوتی ہے اور کام بھی اچھا نہیں ہوتا کیوں کہ ایسا کرنے سے غلطیاں زیادہ ہوتی ہیں اور آپ جلد تھک جاتے ہیں۔

مضمون سے دلچسپی پیدا کرنے کے لیے اپنے اس مقصد کو ذہن میں لائیے جس کو آپ اس مضمون کے ذریعہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ یہ سوچیں کہ اس مقصد کے حصول کے لیے موجودہ مضمون کیسے معاون ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ پڑھتے ہوئے یہ سوچیں کہ اس مضمون کا روزمرہ زندگی سے کیا تعلق ہے ایسا کرنے سے توجہ برقرار رہتی ہے۔

ماحول میں اگر کوئی شدید، اجنبی اور اچانک واقعہ پیش آئے تو وہ ہماری توجہ کو کھینچتا ہے۔ آپ لکھنے پڑھنے کا کام کر رہے ہیں اور آپ کے قریب ہی وقفے وقفے سے بے قاعدہ اور شدید آواز اور گڑبڑ ہو یا اپنی پسندیدہ موسیقی سننے میں آئے یا آپ کے اپنے پسندیدہ موضوع پر کچھ لوگ گفتگو کر رہے ہوں تو آپ کی توجہ بھٹک سکتی ہے۔

اندرونی جسمانی حالت اور ضرورت مثلاً بھوک، پیاس، درد اور بے

چینی کا بھی توجہ سے گہرا تعلق ہے۔

وہ چیز بہت جلد یاد ہو جاتی ہے۔ عام طور پر ضابطے، ضرب کے پہاڑے، نظمیں دوسری زبان کے الفاظ اور معنی اور قرآن کے سورے اسی طریقے پر یاد کیے جاتے ہیں۔

(ب) با معنی اکتساب Meaningful Learning : بغیر سمجھے ہوئے یاد کی ہوئی چیز عموماً دیر پا نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ اس طرح یاد کرنے میں زیادہ وقت اور محنت بھی صرف ہوتی ہے۔ مطلب اور معنی سمجھ کر یاد کرنا زیادہ بہتر اور موثر طریقہ ہے۔

2 سیکھنے کا مجموعی طریقہ Whole Method of Learning : یاد کرنے کے بہت سے کاموں میں مجموعی طریقے سے یاد کرنا سبق کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے ہاری ہاری یاد کرنے سے بہتر ہوتا ہے کیوں کہ سبق کا مکمل نقشہ پڑھنے والے کے سامنے رہتا ہے اور انفرادی اجزاء اس میں جمتے رہتے ہیں۔ جزوی طریقے میں اجزاء سے مکمل نقشے کی ترتیب میں دیر لگتی ہے۔ یہ طریقہ صرف ذہین اور تجربہ کار طلبہ کے لیے کارآمد ہے اس کے علاوہ با معنی مختصر اور آسان مواد کے لیے یہ طریقہ مفید ہے۔ مثلاً چھوٹی چھوٹی نظمیں، سوالات کے مختصر جوابات اسباق کے مختصر خلاصے اور مضامین کو اسی طریقے سے یاد کرنا بہتر ہوتا ہے۔

3 جزوی طریقہ Part Method : بہت طویل یا غیر مسلسل اور بے تعلق حقائق یاد کرنے کے لیے جزوی طریقہ کارآمد ہوتا ہے۔ تھوڑے تھوڑے وقفے کے ساتھ تھوڑا تھوڑا یاد کرنا اور سیکھنا ایک ہی نشست میں مکمل یاد کرنے یا سیکھنے سے بہتر ہے (اس کا بیان پہلے ہو چکا ہے)

توجہ کی خاصیت یہ ہے کہ وہ ایک ہی مرکز پر چند سکند سے زیادہ قائم نہیں رہ سکتی۔ جب ہم آہستہ آہستہ کام کرتے ہیں تو توجہ غیر ضروری باتوں میں بھٹکتی رہتی ہے۔ بے توجہی کا ایک علاج یہ ہے کہ کام کی رفتار تیز کر دی جائے۔ یہ طریقہ کام کرتے ہوئے ہوائی قلعے بنانے کا بھی علاج ہے۔ اس لیے بعض مصنفین گمزی دیکھتے ہوئے اپنے آپ پر زور ڈالتے ہیں کہ ہر پندرہ منٹ میں ایک صفحہ لکھیں۔

کام کے شروع میں کاپی کا غلبہ: ہر شخص اس بات کو محسوس کر سکتا ہے کہ بعض اوقات کام شروع کرنے میں دیر لگتی ہے اور کاپی کا غلبہ طبیعت پر طاری رہتا ہے۔ لیکن جب کام ایک بار شروع ہو جاتا ہے تو آخر تک اس کی رفتار برقرار رہتی ہے۔ اس کمزوری پر قابو پانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ طلبہ اپنی کتابیں، کاپیاں، قلم اور ضرورت کی دیگر چیزیں ایک ہی مخصوص جگہ رکھیں تاکہ وقت ملتے ہی قلم، کاپی لے کر فوراً لکھنا شروع کر سکیں۔

سیکھنا اور یاد کرنا

: (Learning and Memorization)

1 بار بار پڑھنا یا لکھنا: (الف) کسی چیز کو بغیر سمجھے ہوئے یاد کرنا ہو تو اس کو 1 بار بار پڑھنا یا لکھنا چاہیے۔ اب سوال یہ ہے کہ ہر بار دیکھتے ہوئے لکھنا یا پڑھنا چاہیے یا بغیر دیکھے ہوئے۔ تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ کچھ مرتبہ دیکھ کر پڑھیں یا لکھیں پھر کتاب یا نوٹس بند کر کے پڑھنے یا لکھنے کی کوشش کریں اور جہاں کہیں انک جائیں تو اس مقام پر کتاب دیکھ لیں۔ اس طرح

4 ملاجلا طریقہ Mixed Method : اس طریقے میں مجموعی اور جزوی دونوں طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً اگر پوری نظم یاد کرنا ہو تو پہلے ایک بند کو کئی بار پڑھ کر یاد کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد والے بند کو بار بار دہرا کر اسے بھی یاد کر لیا جاتا ہے پھر پہلے اور دوسرے بند کو ایک ساتھ ملا کر دہرا کر اسے بھی یاد کر لیا جاتا ہے پھر پہلے اور دوسرے بند کو ایک ساتھ ملا کر دہرایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مکمل طور پر یاد ہو جائے۔ اس کے بعد تیسرے بند کو یاد کیا جاتا ہے پھر پہلے، دوسرے اور تیسرے بند ایک ساتھ ملا کر یاد ہونے تک دہرائے جاتے ہیں۔ عام طور پر حفظ قرآن کے لیے یہی طریقہ اپنایا جاتا ہے۔ پہلے ایک آیت یاد کر کے دوسری کو ملا کر بار بار پڑھا جاتا ہے۔ یہ دو ایک، ساتھ یاد ہونے کے بعد تیسری آیت کو علاحدہ یاد کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد پہلی دوسری اور تیسری کو ایک ساتھ دہرا کر یاد کیا جاتا ہے۔ اسی طریقے سے پوری سورت یاد کی جاتی ہے۔

تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی کہ یاد کرنے اور سیکھنے کا ایسا ملاجلا طریقہ مجموعی اور جزوی طریقوں سے بہتر ہے۔

بھولنے کی رفتار اور اعادے کی اہمیت : ایٹنگ ہاس نامی ماہر نفسیات نے بے معنی الفاظ کی ایک فہرست کے بھولنے کی رفتار پر تجربہ کیا۔ بار بار پڑھ کر 100% یاد کی ہوئی اس فہرست کا ایک گھنٹے بعد 44% حصہ یاد رہا، 8 گھنٹے بعد 35% یاد رہا اور 65% حصہ بھول کی نذر ہو گیا اور ایک ماہ بعد 20% حصہ ہی یاد رہا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کسی چیز کو سیکھنے اور یاد کرنے کے بعد ابتدا میں بھولنے کی رفتار تیز ہوتی ہے۔ البتہ بنیادی

تصورات اور حقائق ذہن سے بہت کم نکلتے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کسی چیز کو سیکھنے یا یاد کرنے کے فوری بعد اعادہ کر لیں یا کم از کم گھر جاتے ہی اس کا اعادہ اپنے اوپر لازم کر لیں چاہے یہ اعادہ چند ہی منٹ کا کیوں نہ ہو۔ اعادے میں سبق یا لکچر کے نوٹس (یادداشتیں) کا دیکھنا، سبق کے نکات پر غور، اپنے ساتھوں کے ساتھ اس پر مذاکرہ (Discussion) کرنا یا ان حقائق اور معلومات کو عملاً استعمال کرنا شامل ہیں۔

اگر آپ کو کلاس نوٹس دوبارہ دیکھنے میں بے زاری محسوس ہو تو اس مضمون کو کسی دوسری کتاب میں پڑھیے۔ اس طریقے سے حاصل شدہ مزید معلومات کو کلاس نوٹس میں شامل کیجیے۔ اس مقصد کے لیے کلاس میں لائے ہوئے کاغذات کے صرف ایک ہی صفحے پر لکھنا بہتر ہوتا ہے تاکہ چھوڑے ہوئے صفحے پر اضافہ جات کو لکھ سکیں۔

معلومات کی ترتیب حافظے میں مدد دیتی ہے: کسی عنوان کے معلومات کو ٹھیک طور پر ترتیب نہ دینے کی وجہ سے وہ امتحان میں لکھتے وقت یاد نہیں آتے۔ اس لیے اہم سوالات کے جوابات اور اہم نکات کو ایک خاص ترتیب میں لکھ کر ان کا اعادہ کرتے رہنا مفید ہوتا ہے۔

جواب کی ترتیب میں مختصر عنوانات اور پھر ذیلی عنوانات بنانا بہتر ہوتا ہے۔ مثلاً: سوال۔ غدر کے اسباب بیان کیجیے؟ کے جواب میں اہم نکات کو عنوانات اور ذیلی عنوانات کے طور پر یوں لکھ سکتے ہیں۔

(۱) سیاسی (۲) مذہبی (۳) فوجی (۴) متفرق (۵) فوری وجہ

(۱) سیاسی وجوہات :-

الف۔ مانا صاحب کی انگریزوں سے دشمنی۔

ب۔ جھانسی کی رانی کی ناراضگی۔

ج۔ اودھ کے الحاق سے بڑے زمین داروں کی ناراضگی۔

د۔ بہادر شاہ ظفر کو اپنے اولاد کے مستقبل کی فکر۔

ه۔ مرہٹوں کی ناراضگی

اوپر کے طریقے پر بقیہ عنوانات کے تحت بھی ذیلی عنوانات قائم کیے جاسکتے ہیں۔

دورانِ سبق اور کچھ اسی قسم کے عنوانات اور ذیلی عنوانات قائم کرتے رہنا مفید ہوتا ہے۔ اس طرح کی ترتیب سے مضمون کا خاکہ بیک وقت ذہن میں رہے گا اور انھیں اپنے الفاظ میں پھیلا کر مکمل جواب لکھا جاسکتا ہے۔

حافظے کو بڑھائیے: حافظے کو نیچے دیے ہوئے طریقوں سے قوی بنا سکتے ہیں۔

1. اپنی آزمائش آپ۔ بغیر دیکھے بار بار پڑھنا یا لکھنا۔

2. دیے ہوئے مواد کے الگ الگ ٹکڑے بنا کر ترنم کے ذریعہ پڑھنے پر

یاد کرنے اور یاد رکھنے میں سہولت ہوتی ہے چھوٹی جماعتوں میں پہاڑے اور نظمیں گانے کے انداز میں یاد کرائی جاتی ہیں۔

3. تلمذات کا طریقہ: دیے ہوئے مضمون کے مفہوم کو ذہن میں رکھ کر پرانی معلومات سے زیادہ سے زیادہ جوڑنا اور تعلق پیدا کرنا۔

4. سیکھنے کا بہتہ عزم و ارادہ

5. تلمذات کا مصنوعی طریقہ (3 اور 5 کی تفصیل آگے آئے گی)۔

ایک مضمون کی مداخلت دوسرے میں : اگر آپ ایک مضمون پڑھنے کے فوری بعد دوسرا ملتا جلتا مضمون پڑھیں تو یہ پہلے مضمون کی یادوں میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ اگر ان دونوں میں سے کسی ایک کو اچھی طرح سمجھیں تو مداخلت کم ہوتی ہے۔ اگر نیا مضمون پرانے مضمون میں مداخلت کرتا ہو تو بہتر ہے کہ آپ پہلے مضمون کے سیکھنے یا یاد کرنے کے بعد مکمل آرام کریں اور اس سے بہتر ہے کہ آپ سو جائیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ بے معنی مواد کو سو کر اٹھنے کے بعد یاد کرنا یا رٹنا جاگتی حالت میں وقفہ لے کر یاد کرنے سے بہتر ہے۔

سونے سے عین پہلے نہ پڑھیے : سونے سے پہلے پڑھنے پر تھکان کی وجہ سے پڑھائی پر توجہ مرکوز کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سونے سے قبل خوب محنت سے پڑھنا پسند کے لیے رکاوٹ کا ذریعہ بنتا ہے۔

ضروری کتابیں خرید لیے : یہ بات دیکھی گئی ہے کہ بہت سے طلبہ کتابیں نہیں خریدتے ضروری نصابی کتابیں نہ خریدنا بڑی بے وقوفی ہے۔ طلبہ کو اپنی تعلیم کے دوران کھانے پینے اور دیگر ضروریات پر سالانہ ہزاروں روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ 100 یا پچاس روپے کی ضروری کتابوں کے خریدنے میں کٹھنسی سے یہ سارے مصارف ضائع ہو سکتے ہیں۔

پڑھتے وقت ہونٹ نہ ہلائیے : پڑھتے وقت ہونٹ ہلانے پر آپ تیز نہیں پڑھ سکتے۔ کیوں کہ کوئی بھی شخص 125 الفاظ فی منٹ سے زیادہ بول نہیں سکتا۔ اس کے برخلاف خاموش مطالعے میں اس کے گونگے یا بجنے الفاظ پڑھ سکتے ہیں۔

کلاس میں کہاں بیٹھیں: کلاس میں بیٹھنے کی بہترین جگہ سلمے کی صف میں درمیان کا حصہ ہے۔ طلبہ کلاس میں اپنی بائیں جانب کے حصے میں بیٹھنے سے احتراز کریں اس لیے کہ بعض اساتذہ اکثر تختہ سیاہ کے سلمے چھائے رہتے ہیں خصوصاً ان کے لکھتے وقت بائیں جانب کے طلبہ کو اساتذہ آڑ ہو جانے سے تختہ سیاہ پر لکھا ہوا نظر نہیں آتا۔ پیچھے بیٹھنے والوں کو سلمے کے طلبہ کی وجہ سے بعض مرتبہ تختہ سیاہ کے نچلے حصے میں لکھا ہوا دکھائی نہیں دیتا۔ بعض مرتبہ پیچھے بیٹھنے والوں کو اساتذہ کی آواز بھی صاف طور پر سنائی نہیں دیتی۔ سلمے بیٹھنے والوں کی کسی حرکت سے بھی پیچھے کے طلبہ کو انتشار ہو سکتا ہے۔

کتاب پڑھتے ہوئے کیا کریں: اگر کتاب آپ کی اپنی ہے تو پڑھنے کے دوران اہم نکات کے نیچے آڑے خطوط کھینچنے کی بجائے حاشیے میں ان سطروں کے بازو کھرا خط کھینچنا بہتر ہوتا ہے۔ اس کتاب کو دوبارہ پڑھتے وقت اس طرح نشان کردہ اہم نکات کو پڑھ لینا کافی ہو جاتا ہے ورنہ پھر سے پورا صفحہ پڑھنے میں کافی وقت ضائع ہوتا ہے۔

سبق اور لکچر کے دوران کیا کریں: سبق یا لکچر نوٹ کرنے کے لیے بہتر ہے کہ آپ کو اڈر سائز کے کھلے کاغذات ساتھ رکھیں اور ان اوراق کے صرف ایک ہی صفحے پر لکھیں۔ سبق یا لکچر کے صرف مختصر نوٹس (یادداشتیں) لکھیں کیوں کہ تفصیل لکھنے میں بہت سا لکچر یا سبق سننے سے رہ جاتا ہے۔ لکچر اور سبق کو لکھتے وقت بہتر ہے کہ بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کو اشارات یا علامات میں لکھیں تاکہ ان کے مخفف بنا کر لکھیں۔ مثلاً In کو ۔،

the کو education کو edn میں نے خود لکھا ہے۔ نوٹس لکھنے کے دوران سطروں کے درمیان جگہ چھوڑتے رہیں۔ سبق کے آخر میں یا گھر جا کر چھوڑی ہوئی تفصیل کو ان خالی جگہوں میں لکھ لیجیے۔ اسی طرح سبق یا لکچر کے نوٹس لکھتے وقت یہ مناسب رہے گا کہ آپ عنوانات اور ذیلی عنوانات بناتے جائیں۔ اس سے سبق کا خاکہ ذہن میں رہے گا۔ لکھنے کے بعد ان کاغذات کو الگ الگ فائل میں جوڑ دینا چاہیے۔ کھلے کاغذات کے بجائے ہر مضمون کی الگ الگ کاپی بھی رکھی جاسکتی ہے۔ لیکن تمام مضامین کی کلاس نوٹس کی یہ کاپیاں روزانہ گھر سے مدرسہ یا کالج لے جانا اور لانا ایک تکلیف دہ امر ہے۔ اس کے علاوہ مہینوں لکھی ہوئی ان کاپیوں میں سے صرف ایک کھو جائے تو اس کا نقصان ناقابل تلافی ہوتا ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر ماہرین تعلیم کی رائے میں کلاس کے نوٹس کے لیے کھلے کاغذات ہی مناسب ہوتے ہیں۔

طلبہ اور امتحانات:

اعادہ:- جہاں اس بات کو مکرر پیش کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سیکھنے اور یاد کرنے میں اعادے کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اعادے کی کثرت سے مضمون کی بصیرت حاصل ہوتی ہے۔ اس سے یاد کی ہوئی چیز کا بھولنا کم ہو جاتا ہے۔ حافظے کے ایک تجربے میں اینٹنگ ہارنے دیکھا کہ 12 بے معنی الفاظ کی فہرست کو 16 مرتبہ پڑھنے پر وہ مکمل یاد ہو گئی۔ دوسرے دن امتحان کرنے پر فہرست کا صرف 35 فی صد حصہ یاد رہا اور بقیہ ذہن سے محو ہو گیا۔ دوبارہ اس فہرست کو 11 مرتبہ پڑھنے پر 100 فی صد یاد ہو گئی۔ تیسرے دن اس

فہرست کا تقریباً 50 فی صد حصہ یاد رہا اور بقیہ 50 فی صد حصہ بھول کی نذر ہو گیا۔ البتہ اب کی بار اس فہرست کو یاد کرنے کے لیے تقریباً 8 مرتبہ پڑھنا کافی ہو گیا اور فہرست 100 فی صد یاد ہو گئی۔ چوتھے دن 5 مرتبہ اور پانچویں دن 3 مرتبہ پڑھنے پر فہرست مکمل یاد ہو گئی۔ جبکہ چوتھے، پانچویں دن بھول کی مقدار 35% اور 20% تھی۔

دوسرے تجربے میں 80 الفاظ پر مشتمل ایک نظم 8 بار پڑھنے پر مکمل طور پر یاد ہو گئی دوسرے دن 4 مرتبہ، تیسرے دن 2 مرتبہ اور چوتھے دن صرف ایک مرتبہ پڑھنا کافی ہو گیا۔ پانچویں اور چھٹے دن یاد میں کچھ کمی نہیں آئی۔ نظم 100 فی صد یاد رہی۔

اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ بے معنی الفاظ کی فہرست کو مکمل یاد کرنے کے لیے روزانہ زیادہ مرتبہ دہرانا پڑتا ہے۔ ہا معنی مواد کے لیے زیادہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ ہا معنی مواد کو چند دن پڑھنے کے بعد وہ 100 فی صد یاد رہ جاتا ہے۔ ایسا یاد رہنے کے لیے بے معنی الفاظ کو زیادہ دنوں تک پڑھتے رہنا پڑتا ہے۔ اب آئیے اپنے اصل مضمون یعنی امتحان کی طرف۔ بہت سے مدارس میں ماہانہ امتحانات، سہ ماہی اور ششماہی امتحانات پابندی سے ہوتے ہیں۔ ہر بار کے امتحانات طلبہ کو باقاعدہ اور سال تمام پڑھنے پر مجبور کرتے ہیں۔ اس سے سالانہ امتحان کی تیاری آسان ہو جاتی ہے اور اس وقت تھوڑا سا اعادہ کافی ہو جاتا ہے۔

ہمارے ملک میں کسی زمانے میں دو سال یا تین سال کے بعد بورڈ یا یونیورسٹی کے امتحانات ہوا کرتے تھے لیکن اب سال واری امتحانات اور

بعض کورسوں میں سمسٹر نظام رائج ہو رہے ہیں۔ ان طریقوں سے اوپر بتائے گئے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

سال واری امتحان کی تیاری کے سلسلہ میں سیکھنے اور یاد رکھنے کے لیے چار قدم ہیں۔

1. ابتدائی سیکھنا اور یاد کرنا۔
2. ابتدائی اعادہ۔ اسی دن یا ابتدائی سیکھنے (اکتساب) کے صرف چند دنوں کے اندر
3. درمیان مدتی اعادہ۔ خصوصاً کورس جب دو سالہ ہو۔
4. آخری اعادہ۔ فائنل امتحان سے چھ تا آٹھ مہینے قبل۔

مذکورہ بالا میں سے قدم (2) اور (3) کو نظر انداز کرنا ہماری غلطی ہے۔ جب ابتدائی اکتساب نامکمل ہو اور اعادوں سے اس کو ترتیب نہ دیا گیا ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ امتحان سے پہلے ڈھیر سارے مضامین رٹنے میں لگ جاتے ہیں۔ امتحان کی رات چائے پیچے پیچے، آنکھیں بھگوتے بھگوتے پڑھنے میں بہت کم فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں امتحان کے دن آپ کا جسم بو جھل اور طبیعت میں تھکان ہوتی ہے۔

امتحان سے پہلے کی رات:- اب سوال یہ ہے کہ امتحان سے پہلے کی رات کی بڑھائی کیسے ہو؟ اگر آپ سال تمام منظم طور پر پڑھتے آئے ہیں تو امتحان سے پہلے کی رات صرف ایک یا دو گھنٹے کا اعادہ آپ کے حافظے کے نقوش کو تازہ کر دے گا۔ اس لیے امتحان سے پہلے کی رات میں اس اعادے کو نہیں چھوڑنا چاہیے۔ بعض لوگ بے خیال کرتے ہیں کہ امتحان سے کچھ گھنٹے

پہلے بالکل نہیں پڑھنا چاہیے بلکہ مکمل آرام لینا چاہیے۔ یہ درست نہیں ہے تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ مکمل تیاری کیے ہوئے طالب علم کو بھی امتحان سے عین کچھ دیر پہلے ایک گھنٹے کا اعادہ بھی مفید ہوتا ہے۔

امتحان کے دن کی صبح:- بعض طلبہ امتحان کے دن صبح پانچ بجے سے اٹھ کر تفصیلی پڑھائی میں مشغول ہوتے ہیں۔ لیکن عمومی مشورہ یہ ہے کہ تین گھنٹوں کے امتحان سے پہلے آپ اپنے معمول کے کاموں میں مشغول ہو جائیے تاکہ آپ امتحان ہال میں پرسکون حالت میں رہیں۔ البتہ ایک آدھ گھنٹے کا اعادہ کر لینا مفید ہے۔ جیسا کہ اوپر اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

فائنل امتحان سے قبل آخری اعادہ:- امتحان سے آٹھ تا چھ ہفتے قبل کے اعادے میں کتابوں کو شروع سے آخر تک پڑھنا تو مناسب ہے اور نہ ممکن۔ کتابوں کا دوبارہ پڑھنا کم سے کم ہو۔ ان دنوں میں آپ کو اپنے تیار کیے ہوئے نوٹس ہی کو پڑھنا چاہیے۔ ابتدا میں نوٹس کے کسی حصے کو پڑھ کر انہیں بند کر کے لکھنے کی کوشش کیجیے گویا آپ امتحان ہال میں لکھ رہے ہیں۔ لکھنے کے بعد اپنے نوٹس سے اس کا جائزہ لیجیے۔ اگر غلطی رہ جائے تو دوسری بار اس غلطی کے بغیر لکھنے کی کوشش کیجیے۔ اس طرح کی کوشش صرف پڑھتے رہنے سے مفید ہے۔ صرف پڑھتے رہنے میں بے توجہی کا امکان رہتا ہے اور زیادہ فائدہ نہیں ہوتا۔

لکھنے کے بجائے نوٹس بند کر کے زبانی پڑھنا بھی ہو سکتا ہے۔ اس اعادے کے دوران اپنے آپ یہ سوال کرتے چلیے کہ ان عنوانات کے تحت کیا سوالات آسکتے ہیں اس کے یہ معنی نہیں کہ آپ پرانے امتحانی پرچوں سے

متوقع سوالات کا قیاس اور اندازہ کریں۔ اس لیے کہ قیاس کے تحت کچھ اہم سوالات کے جوابات یاد کرنے والے طلبہ اکثر پریشان ہوتے ہیں۔ پرانے امتحانی پرچوں کو جوابات لکھنے کی مشق کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کوئی ایک پرچہ لے کر اس کے سوالات کے جوابات کے ضروری اور اہم نکات کو لکھ ڈالے اور بہتر ہے کہ آپ ان جوابات کو اپنے ہم جماعت ساتھیوں کو بتائیے اور اس پر تبادلہ خیال اور مذاکرہ کیجیے۔ اگر آپ ضروری خیال کریں تو ایک یا دو امتحانی سوالات کے جوابات کو ایسا ہی مکمل لکھیے جیسا کہ آپ امتحان میں لکھتے ہیں۔

آٹھ یا چھ ہفتوں کے آخری اعادے کا مکمل مائٹیم ٹیبل بنالیں۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ آپ سات مضامین کے لیے سات ہفتے تقسیم کر دیں مثلاً پہلا ہفتہ انگریزی کے لیے، دوسرا حساب کے لیے، تیسرا سائنس وغیرہ کے لیے، اس کے بعد اس مضمون کو صرف امتحان سے پہلے کی رات دیکھنے بیٹھ گئے، یہ طریقہ مناسب نہیں ہے۔ ہومایوں چاہیے کہ آپ ان سات ہفتوں میں سارے ہی سات مضامین کے اعادے دو دو، تین تین دن کے وقفے سے کرتے چلیں۔ اس سے ہر مضمون کی مشق زیادہ سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ امتحان سے پانچ سات دن پہلے دوبارہ تمام مضامین کا مکمل اعادہ کرنا چاہیے۔ اگر آپ کسی وجہ سے مکمل کام کر نہ پائے ہوں تو صرف اہم عنوانات ہی پر اپنی توجہ مرکوز کیجیے اور انہیں اچھی طرح سمجھیے۔

تفکرات سے بچیں۔ کسی قدر فکر کام کو میسر کرتا ہے۔ لیکن یہی فکر اور پریشانی اگر زیادہ ہو تو کام میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ پریشانی دراصل فیصل

ہونے کے خوف سے ہوتی ہے۔ پابندی سے کام اور تیاری ہی اس پریشانی کا علاج ہے۔ پریشانی سے بچنے کے لیے آپ اپنا کچھ وقت ورزش، اسپورٹس اور تفریح کے علاوہ دوستوں سے لہنے کام کے متعلق بات چیت کے لیے مختص کیجیے اور ایک نارمل زندگی گزاریے۔ پریشانی اور فکر سے وہ زیادہ متاثر ہوتے ہیں جو اپنا کمرہ بند کر کے ساری ساری رات اور دن کا اکثر حصہ بڑھتے رہتے ہیں اور لہنے ساتھیوں سے دور رہتے ہیں۔

بہر حال مضامین کے منظم احادے سے آپ کے اندر خود اعتمادی پیدا ہوگی اس سے پریشانی قریب بھی نہیں آئے گی۔

امتحان کی تکنیک :- ہو سکتا ہے کہ آپ کو امتحان کی تکنیک سے واقفیت ہو پھر بھی آپ نیچے دی ہوئی تجاویز سے لہنے طریقہ کار کا تقابل کیجیے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی بات کام کی اس میں آپ کے لیے نکل آئے۔

1۔ امتحان سے پہلے کی رات آپ حسب معمول سوئیے اور سونے سے پہلے ان تمام چیزوں کو یکجا رکھ لیجیے جن کی امتحان ہال میں ضرورت ہوتی ہے مثلاً ایک یا دو قلم، گھڑی، پٹری، پرکار اور چاندہ (حساب کے پرچے کے دن) لو کارتی جدول اور اجازت ہو تو کیا کولیئر (حساب کا آلہ) وغیرہ۔

2۔ پرچہ سوالات ہاتھ میں لے کر پڑھتے ہی ابھرا میں اچھی تیاری سے آئے ہوئے طلبہ بھی تھوڑی دیر کے لیے بدحواس ہو جاتے ہیں۔ اس لیے کہ بعض ایسے سوالات جن کے پوچھے جانے کا یقین تھا پرچے میں غائب ہیں اور چند سوالات جو پوچھے گئے مشکل ترین معلوم ہوتے ہیں اس لیے پورا پرچہ پڑھ کر تھوڑا توقف کر کے منصوبہ بنائیے کہ اس پرچے کا کس طرح مقابلہ کیا جائے

اگر کچھ سوالات کو چھوڑنے کا اختیار ہے تو ان سوالات کا انتخاب کیجیے جو آپ کے لیے آسان ہیں۔

3۔ تفصیل طلب سوالات اور مختصر جواب طلب سوالات کے لحاظ سے وقت کی تقسیم کیجیے۔ 4۔ کسی سوال کا جواب دینے سے پہلے اس کو اچھی طرح سمجھیے ورنہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پوچھا کچھ جاتا ہے اور جواب کچھ اور ہوتا ہے۔ آسان سوالات سے ابتدا کیجیے۔

5۔ ابتدا میں جواب کا کچا خاکہ بنالیں کہ کن کن باتوں کو لکھنا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ جو یاد آیا لکھنا شروع کر دیا۔ بے ترتیب جوابات سے مطمئن متوحش ہوتے ہیں۔

6۔ غیر ضروری تفصیل لکھنے سے پرہیز کیجیے۔ عام طور پر طلبہ کے جوابات کا 50 فیصدی حصہ غیر ضروری اور حذف کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

7۔ جو سوال آسان ہو اس پر اتنی تفصیل نہ لکھیے کہ وہ اپنے مقررہ وقت سے گزر کر دوسرے سوال کے وقت کو منہم کر جائے۔ اس کے نتیجے میں ہو سکتا ہے کہ آپ ایک یا ایک سے زائد سوالات کو چھوڑ کر آجائیں حالاں کہ آپ ان کے جوابات لکھ سکتے تھے اور آپ باہر آکر یہ کہنے لگیں کہ میں پورے سوالات کر سکتا تھا لیکن وقت ناکافی ہوا۔ اسہاں ایک بات ذہن نشین کر لیجیے کہ مختص کیے ہوئے وقت میں پورے سوالات کے جوابات لکھنے والے طلبہ زیادہ نشانات حاصل کرتے ہیں ان طلبہ سے جو بہت تفصیل لکھتے ہوئے کچھ سوالات چھوڑ کر آتے ہیں۔

8۔ استباخوش خط تو لکھنا ہی چاہیے کہ ممکن آپ کی تحریر کو پڑھ سکے۔ ایک

مرتبہ ایک محقق کو بگڑی ہوئی تحریر کی ایک جوابی بیاض دی گئی اور دوسری بیاض میں من و عن انھیں جوابات کو خوش خط تحریر کر کے دی گئی تو محقق نے دوسری بیاض والے کو پہلی کی بہ نسبت دگنے نشانات دیے۔ حالاں کہ ابتدا میں محقق کو یہ ہدایت دی گئی تھی کہ خوش خطی کا لحاظ کیے بغیر جانچا جائے۔

9۔ جوابی بیاض امتحان ہال کے نگران کار کو دینے سے پہلے دوبارہ پڑھنے کے لیے بھی کچھ وقت رکھیے۔ اس لیے کہ لکھنے کی جلدی میں بہت سی غلطیاں رہ سکتی ہیں ریاضی کے پرچے میں منفی مثبت کی غلطی یا ہندسوں اور اعداد کو اوپر کی سطر سے نیچے کی سطر میں نقل کرنے کے دوران ایک کے بجائے دوسرا لکھنے کا قوی امکان ہوتا ہے۔ اس لیے حل کیے ہوئے جوابات کا دوبارہ جائزہ لیجیے۔

طلبہ اور ماحول

طلبہ کی پڑھائی پر ان کے ماحول کی گڑبڑ، روشنی کی کمی، گرمی، سردی اور ہوا کے علاوہ استعمال کی کرسی کا بھی اثر ہوتا ہے۔

پڑھائی کے لیے مناسب روشنی:- لکھنے پڑھنے کے کاموں کے لیے، سوئی میں تاگا پرونے یا لباس کے لیس بنانے کے لیے تقریباً 20 لوومن (LUMEN) روشنی چاہیے۔ اتنی روشنی ہلندی پر رکھے ہوئے 100 یا 150 واٹ کے بلب یا ٹیوب لائٹ کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ روشنی راست آنکھ پر نہ پڑے پڑھنے کے دوران روشنی اگر راست آنکھ پر پڑتی ہے یا آنکھ کے دائرہ کار کے کنارے بھی ہو تو آنکھ بہت جلد تھک جاتی ہے۔ پڑھنے کے دوران میز اور کتاب پر پڑنے والی روشنی اور

پس منظر کی روشنی میں زیادہ فرق نہیں ہونا چاہیے۔ ان دونوں میں 3:1 کی نسبت مناسب رہتی ہے۔ میز سے نصف میٹر بلندی پر رکھا ہوا ایبل لیپ بھی بہتر ہوتا ہے مگر اس کا شیڈ نیم شفاف ہونا چاہیے اور اس کا سایہ میز کے باہر گرنا چاہیے۔

پڑھنے کے لیے کمرہ ہوا دار ہونا چاہیے:- اگر کمرہ بند ہو تو اس میں آہستہ آہستہ آکسیجن کم اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار بڑھتی جاتی ہے ہوا کی کاربن ڈائی آکسائیڈ سے بے چینی اور درد سر ہو سکتا ہے۔ اس سے کام کی رفتار کا سست ہونا لازمی بات ہے۔

پڑھائی کے لیے مناسب مقام:- انفرادی پڑھائی کے لیے خاموش اور پرسکون ماحول ضروری ہے۔ پڑھائی کا کام کرنے کے لیے ایک ہی مقام کو مقرر کر لینا بہتر ہوتا ہے ورنہ مقام بدلتے رہنے سے کتابوں اور ضروری چیزوں کو مستقل لانے لے جانے کی تکلیف رہے گی۔ اس کے علاوہ جانے پہچانے ماحول میں کام کرنے کی تحریک بھی پیدا ہوگی۔

آپ کے پڑھائی کے کمرے میں دیگر دلچسپیوں کی چیزیں مثلاً ریڈیو، ٹی وی، ٹیبلٹ ریکارڈ، میز پر یا دیوار پر کسی کی فوٹو، کھانے پینے کی تیار چیزیں نہیں ہونا چاہیے اس لیے کہ یہ آپ کی توجہ بھٹکانے کا کام کر سکتی ہیں۔

تہنا پڑھنے سے کسی لائبریری میں پڑھنا مفید ہوتا ہے۔ یہ فطری بات ہے کہ ہم کسی دوسرے کو کام کرتا ہوا دیکھتے ہیں تو اپنے اندر بھی کام کی تحریک پیدا ہوتی ہے لائبریری سے یہ بات حاصل ہو سکتی ہے۔

اکثر دوست احباب آپ کی پڑھائی کے دشمن ہوتے ہیں جو وقت بے

وقت آپ کے ٹھکانے پر ٹپک پڑتے ہیں اور آپ کو مروّت میں ان کے ساتھ بے کار گنگھو میں کئی کئی گھنٹے گزارنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات وہ آپ کو کھینچ کھانچ کر ہونٹوں اور سینما گھروں کے چکر لگانے لے چلتے ہیں۔ اس کا واحد علاج یہی ہے کہ آپ اپنے دوستوں سے اس معاملے میں بے مروّت بن کر اپنے پڑھائی کے مرتب اوقات بتادیں کہ آپ ان اوقات میں نہیں مل سکتے۔ موسیقی سے پڑھائی میں کوئی فائدہ نہیں:۔ ماہرین نے تجربات کے بعد یہ بات بتائی کہ موسیقی سے پڑھائی میں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس کے برخلاف مشکل ذہنی کام صرف شور و غل سے پاک اور پرسکون ماحول ہی میں ہو سکتا ہے۔

پڑھائی اور طلبہ کی صحت

دماغ میں گردشِ خون کی رفتار بدن کے دوسرے حصوں کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ جب ذہن کام کرتا رہتا ہے تو خون کے ساتھ آکسیجن کی یہاں بہت کھپت ہوتی ہے اگر آپ کی صحت ٹھیک نہ ہو تو دماغ کو خون کی سپلائی کم ہو جاتی ہے اور ذہنی کام سست ہو جاتا ہے۔ خوب پیٹ بھر کر کھانے سے یا دیر مبہم غذائیں کھانے کے بعد دماغ کا غلبہ ہوتا ہے۔ مطالعہ مشکل ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ ہافسے میں مدد کے لیے بدن کا زیادہ خون معدے کے اطراف جمع ہوتا ہے۔ اس لیے دماغ کو خون کم ملتا ہے نتیجتاً آکسیجن کم ملنے کی وجہ سے دماغ اپنا کام نہیں کر سکتا اور تھک جاتی ہے۔

طلبہ کی بیماریاں:۔ طلبہ کو عام طور پر دانتوں اور جلد کی بیماریوں کے علاوہ نزلہ و زکام ستاتا رہتا ہے۔ ~~عام~~ صحت کے لیے دانتوں کی صفائی

کے ساتھ ساتھ وٹامن - سی والی غذاؤں کا استعمال مفید ہے۔ جلدی امراض سے بچنے کے لیے کپڑوں اور جسمانی صفائی کے علاوہ پریشانیوں اور تفکرات سے بچنا ضروری ہے۔ ہانصے کی غرابی میں دیر مہضم غذاؤں اور ورزش کی کمی کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ اس لیے دیر مہضم غذاؤں کی زیادہ مقدار نہیں لینا چاہیے۔ تفکرات کا معدے پر بھی اثر پڑتا ہے۔

ورزش کی ضرورت :- ایسے لوگ جن کے پیٹے میں بیٹھنا زیادہ ہوتا ہے وہ ہارٹ فیل کے زیادہ شکار ہوتے ہیں بہ نسبت ان لوگوں کے جنکے پیٹے میں زیادہ چلنا پھرنا ہوتا ہے سچاں چہ خطوط رسانوں کو ڈاک خانے کے کمر کوں کی بہ نسبت دل کی بیماری کم ہوتی ہے۔ اس لیے کسی نہ کسی قسم کی ورزش ضروری ہے۔ ورزش تفکرات کا بھی علاج ہے۔ جہل قدمی بھی ہلکی پھلکی ورزش ہے۔ دوڑنا تو اچھی خاصی ورزش ہے۔ اس کے بعد سیکل چلانے کا نمبر آتا ہے۔

کھیلوں کا تعلیم پر اثر :- محققین سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ اچھی ڈگریاں لینے والے عام طور پر وہ ہوتے ہیں جو کھیلوں اور اسپورٹس میں کم حصہ لیتے ہیں۔ خصوصاً فٹ بال اور کرکٹ میں مستقل حصہ لینے والے طلبہ معمولی ڈگریاں ہی حاصل کرتے ہیں کیوں کہ ان کھیلوں کی مشق کے لیے بہت سارا وقت صرف ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کھیلوں کے میاچس کے سلسلہ میں مختلف مقامات کے دورے کرنے پڑتے ہیں۔ اچھی ڈگریاں لینے کے لیے پڑھائی میں زیادہ وقت لگانا پڑتا ہے۔ ٹیم کھیلوں میں حصہ لینے والے اتنا وقت پڑھائی میں دے نہیں سکتے جہاں ایک اہم بات یہ بھی جان لینا

چاہیے کہ سخت جسمانی کھیل دماغ کے مرکزی عصبی نظام کو تھکا دیتا ہے۔ جس کے نتیجے میں ذہنی کام کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ البتہ ہلکی پھلکی اور معقول ورزش سے ذہنی کام کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے اس لیے طلبہ کو خود یہ طے کرنا ہوگا کہ کھیلوں میں حصہ زیادہ لینا ہے یا کم۔

کتنا سوتیں:- ایک اوسط آدمی کو روزانہ آٹھ گھنٹے سونا چاہیے۔

ایسے طلبہ جو رات دیر سے سوتے ہیں یا آٹھ گھنٹوں سے زیادہ سوتے ہیں صبح کی کلاس کو دیر سے جاتے ہیں۔ سونے سے تمام بدن کو آرام ملتا ہے۔ سونے کے دوران وہ سب فاسد مادے خارج ہوتے ہیں جو دن بھر کے کام کی وجہ سے جسم میں پیدا ہوتے ہیں۔

ہیند کی کمی سے تھکان، مزاج میں پرہیزگارین، درد سر، بھول کے مارنے ہوتے ہیں اور لکھنے پڑھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ اس لیے سونے اور جلاگنے کی مناسب عادتیں ڈالنی چاہیے۔ ہیند کو بلانا کوئی مشکل کام نہیں۔ سونے کا لباس پہن لیجیے، بستر پر لیٹ جلیجیے اور روشنی بند کیجیے اور اس کے ساتھ ماحول میں شور اور انتشار نہ ہو تو ہیند آسانی سے آجاتی ہے۔

ہیند نہ آنے کے وجوہات:- غیر معمولی پریشانی اور جوش، بے تحاشہ کھالینا یا کافی یا چائے کی زیادتی، بد ہضمی، ورزش کی کمی، زیادہ سردی یا زیادہ گرمی، سونے سے قبل سخت ذہنی کام۔ ایسے وجوہات ہیں جن کی وجہ سے ہیند مشکل سے آتی ہے۔ بستر میں لیٹے لیٹے کتاب پڑھنے سے بھی ہیند آجاتی ہے اس لیے کہ اس سے تھکان پیدا ہوتی ہے اور آنکھیں بو جھل ہوتی ہیں اس کے ساتھ ہی ہیند طاری ہوتی ہے۔

طلبہ کی غذا:- طلبہ کو اکثر بیٹھے بیٹھے پڑھنے کا کام کرنا ہوتا ہے۔ زیادہ بیٹھنے والوں کو نفاستے والی غذائیں کم اور پروٹین پھل اور ترکاریاں زیادہ کھانا چاہیے۔ البتہ کھلاڑیوں اور سخت جسمانی کام کرنے والوں کو کاربوہائیڈریٹ (نفاستہ) کی مقدار زیادہ لینا چاہیے کیوں کہ اس سے زیادہ حراری توانائی حاصل ہوتی ہے۔

زیادہ بیٹھنے والے یہ زیادہ کھائیں:- دودھ، دہی، مکھن، گوشت، انڈے، کھجی، مچھلی، ٹماٹر، غریبوز، ترپوز، کھیرا، موسمبی، سترہ دیگر پھل، بادام کاجو اور خشک میوے۔

زیادہ بیٹھنے والے یہ کم کھائیں:- چاول، شکر، بسکٹ، پیسٹیاں، مافیاں، مٹھائی اور شکر کی دیگر چیزیں۔ تلی ہوئی چیزیں۔

ممتبا کو سے پرہیز کیجیے:- سگریٹ یا نکوٹین کے انجکشن سے دل کی حرکت اور خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ امریکہ میں حال میں جو جدید تجربات ہوئے اس سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ سگریٹ پینے والوں کا، کینسر، پھیپھڑوں اور دل کے امراض میں ہٹکا ہونا لازمی ہے۔ اس طرح ممتبا کو کھانے والوں کو آگے چل کر مختلف عوارض لاحق ہوتے ہیں جن میں معدہ کا السر یا کینسر اہم ہیں۔ چائے، کافی:- چائے اور کافی میں "کے فین" ہوتا ہے۔ اگر یہ تھوڑی مقدار میں لی جائے تو اس سے ذہنی کام میں تیزی ہوتی ہے۔ اس کی زیادتی سے طبیعت مڈحال اور یئند کی کمی ہو سکتی ہے۔ بعض طلبہ امتحان کے قریب یئند سے بچنے کے لیے "کے فین سٹریٹ" کی گولیاں استعمال کرتے ہیں۔ اس کی عادت اچھی نہیں اس لیے کہ اس کی بڑی خوراک یئند اور آرام میں خلل ڈالتی ہے۔

بکھین ہی سے اچھی غذائی عادتیں ڈالنی چاہیے۔ بغیر تیل کی چپاتیاں، سبز و زرد رنگ کی ترکاریاں بھی استعمال کیجیے۔ ان میں موجود کالبر (ریشہ) سے غذا کی چھری لپٹ جاتی ہے اور آنتوں میں جذب ہوئے بغیر باہر آجاتی ہے۔ کالبر ففیلے کو کھو کھلا بناتا ہے اس سے وہ آسانی سے آگے بڑھتا ہے اور قبض نہیں ہوتا۔

سیب، سترے، انگور اور بہت سے میوؤں میں موجود Pectine خون سے کلوسترل سطح کو اتارنے میں دوا کی طرح کام کرتا ہے۔

ٹماٹر اور تربوز میں Lycopene ہوتا ہے جو کینسر سے حفاظت کرتا ہے پپئی (Papaya) خربوز اور کاجر میں بیٹا کیروٹین (Beta - Carotene) ہوتا ہے۔ یہ بھی کینسر مخالف ہے۔ زرد مرچ، مکئی، ہلدی اور رائی میں Isothiocyanates ہوتے ہیں جو کینسر مخالف انزائم پیدا کرتے ہیں۔ پالک، سبز موٹی مرچ، ککڑی، کھیرا، کوٹھیر، میتھی، بودینہ، شلم، کدو، کندوری، تورائی میں پایا جانے والا کلوروفل کینسر پیدا کرنے والے کیمیائی مرکبات کو جکڑتا ہے تاکہ وہ آنتوں میں جذب نہ ہوں۔ مذکورہ بالا فائدہ پہنچانے والی دواؤں سے بھی حاصل ہوتا ہے۔

گھلی میں اومیگا-3 چھریلے ترشے ہوتے ہیں جو قلب کے لیے مفید ہوتے ہیں اس لیے ماہرین امراض قلب گوشت کو کم اور گھلی کو روزانہ کھانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ کینسر الیٹوٹ بمبئی کی جانب سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ میٹھی چھالیہ میں استعمال ہونے والے سیکرین (Saccharine) سے کینسر کا احتمال ہے اس لیے اس کو بچے اور نوجوان استعمال نہ کریں تو بہتر ہے۔ البتہ کھانے کے بعد سوئف، چھالیہ، لونگ کو نصف گھنٹے تک ہلکا ہلکا جباتے رہیں تو اس سے سینے کی جلن دور ہوتی ہے۔ اس لیے کہ جہانے کے عمل سے لعاب کا بہاؤ بڑھ جاتا ہے جو معدے کے ترشے کی تعدیل کرتا ہے اور ترشہ کھانے کی نالی (Esophagus) سے نکل جاتا ہے۔

ہلٹے میں کم از کم تین دن شام کے وقت 20 تا 25 منٹ ایسی ورزش اور کھیل کی عادت ڈالیے جس میں سانس تیز چلتی ہے ایسا کرنے سے آئندہ زندگی میں عارضہ قلب سے بچ سکتے ہیں۔

تلازمات (ASSOCIATIONS)

کسی چیز کو سیکھنے کے دوران قدم معلومات سے جدید معلومات کا جوڑنا ایک فطری بات ہے۔ سیکھنے کے دوران ہم انہماک طور پر اس طرح کے تلازمات قائم کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً وطن کے لفظ کے ساتھ ہی ہمیں اپنے اپنے وطن کا نام یاد آتا ہے۔ کرکٹ کا لفظ سنتے ہی کرکٹ کے اپنے محبوب کھلاڑی کا نام ذہن میں آنا فطری بات ہے۔ نشیمن پر کسی شعر کے سنتے ہی دوسرا شعر "نشیمن" کا یاد آتی جاتا ہے۔ کسی نظم کا پہلا شعر پڑھتے ہی اس نظم کا دوسرا شعر ذہن میں آتا ہے کیوں کہ پہلے شعر کے آخری لفظ سے دوسرے شعر کے پہلے لفظ میں ایک تعلق اور جوڑ ہمارے ذہن میں جما ہوا ہوتا ہے۔ پوری نظم کے اشعار میں ایک شعر کے اخیر اور دوسرے کے شروع میں ایسے تلازمات قائم ہو جاتے ہیں۔ جب یہ تلازمات ٹوٹتے ہیں تو ہم نظم کو بھولنے لگتے ہیں۔ اعادے کی کثرت ان تلازمات کے نقوش کو قوی تر بناتی ہے۔

مصنوعی تلازمات :- یہ ایسے تلازمات ہیں جو پہلے سے پائے نہیں جاتے بلکہ پیش آنے والی باتوں میں خور و مدبر سے انھیں قائم کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے انھیں مصنوعی تلازمات کہتے ہیں۔ مثالیں درج ذیل ہیں۔

انگریزی کے دو الفاظ ہیں WEEK اور WEAK - ابتدائی جماعتوں میں پڑھتے وقت میرے لیے یہ فرق کرنا مشکل تھا کہ کون سا لفظ کمزور کے لیے ہے اور کون سا ہلکتے کے لیے۔ کیوں کہ یہ دو الفاظ ہم آواز ہیں۔ راقم الحروف کے بھائی نے ان الفاظ کے معنی یاد رکھنے کا ایک طریقہ یوں بتایا کہ ہفتہ میں ایک سے زائد دن ہوتے ہیں اور اس کے لفظ WEEK میں ایک سے زائد "E" ہوتے ہیں۔ اس کے بعد مذکورہ دشواری باقی نہیں رہی۔ طبیعیات پڑھنے والے طلبہ جانتے ہیں کہ وولٹائی خانے، لیٹا نشوی خانے اور خشک خانے میں جست کی سلاخ یا پترا بطور منفی برقیہ کے کام کرتا ہے۔ یہاں طلبہ کو اکثر یہ دشواری پیش آتی ہے کہ جست منفی برقیہ ہے یا مثبت راقم نے اس مشکل کو دور کرنے کے لیے اپنے طلبہ کو یوں بتایا کہ جست بیگے لیے انگریزی میں علامت "Zn"

استعمال کی جاتی ہے۔ جست کی علامت Zn میں حرف n ہے اور NEGATIVE یعنی منفی کے شروع میں بھی حرف "n" ہے۔ اس طرح ان دو "n" میں یہ تعلق ذہن میں رکھ لیں تو جست کا منفی برقیہ ہونا آسانی سے یاد رہے گا۔

اس کتاب کے ابتدا میں 19 کے پہاڑے کا جو طریقہ پیش کیا گیا ہے وہ ایک چھوٹے سے واقعے کا نتیجہ ہے۔ کچھ برس پہلے میری لڑکی کا چہارم جماعت کا امتحان تھا۔ پرانے امتحانی پرچوں میں میں نے دیکھا کہ اکثر یا 19 کلہاڑا پوچھا جا رہا ہے یا 19 سے تقسیم کا سوال دیا جا رہا ہے۔ میں نے اپنی لڑکی سے پوچھا کہ آیا 19 کلہاڑا یاد بھی ہے۔ معلوم ہوا کہ یاد نہیں ہے میں نے پہاڑوں کی کتاب دیکھ کر غور کیا کہ پہاڑے کی مختلف ضربوں میں کوئی آپسی تعلق تو نہیں۔ چنانچہ فوراً ہی 1 تا 19 طاق اعداد لکھنے اور پھر نیچے سے اوپر تک 0 اور 1 تا 9 لکھنے کی بات ذہن میں آگئی۔ یہ طریقہ میں نے اپنی لڑکی کو بتایا کہ اب 19 کلہاڑا یاد رکھنے کی ضرورت نہیں۔ امتحان میں 19 سے تقسیم کا سوال ہو تو پہلے 19 کلہاڑا مذکورہ بالا طریقے سے لکھ کر اس کو دیکھتے ہوئے آسانی کے ساتھ تقسیم کا عمل کیا جاسکتا ہے۔

مذکورہ بالا خطوط پر اگر آپ جدید علم کو قدم علم سے جوڑنے کی مشق کرتے رہیں تو قدم قدم پر بے شمار تلازمات ذہن میں قائم کیے جاسکتے ہیں اس طرح قدم معلومات گویا کھونٹیاں ہیں جن سے جدید معلومات کو لٹکایا جاتا ہے۔

تلازمات کا مذکورہ بالا طریقہ مدارس دینیہ میں برہنہ برس سے رائج ہے اور ابھی تک چلا آ رہا ہے۔ عربی اور فارسی کی اہم باتوں کو یاد رکھنے کے لیے اشعار اور نظمیں کہی گئی ہیں۔ اسی طرح تصوف اور تجوید کے علوم کو ذہن میں رکھنے کے لیے تلازمات کا طریقہ علما نے بکثرت استعمال کیا ہے۔ تجوید کے علم کی رو سے قلقلے کے پانچ حروف ہیں۔ ب، ج، د، ق اور ط۔ ان پانچ حروف کو یاد رکھنے کے لیے ان سے دو الفاظ "قطب" جد "بنائے گئے ہیں۔ طالب علم کو ان پانچ حروف کو الگ الگ یاد رکھنے کی بہ نسبت قطب جد یاد رکھنا آسان ہے۔ اسی طرح حروف حلقی چھ ہیں۔ ح، خ، ع، غ، ه، و، آسانی سے یاد رکھنے کے لیے انھیں ایک شعر میں پرو دیا گیا وہ یہ ہے

حلق کے چھ حرف ہیں اے باوفا ہمزہ حاد صین حا و ضین خا
طبیعیات کے طلبہ سفید روشنی کے حریف ہیں سات رنگوں کے سلسلے کو یاد رکھنے کے لیے

ایک بے معنی لفظ "VIBGYOR" کا سہارا لیتے ہیں جس کا ہر حرف ایک لفظ کے شروع میں ہوتا ہے جو حسب ذیل ہے۔

1. V = Violet بنفشہ 2. I = Indigo نیلگوں 3. B = Blue نیلا
4. G = Green سبز 5. Y = Yellow زرد 6. O = Orange نارنجی
7. R = Red سرخ

اعداد یاد رکھنے کا صوتیاتی طریقہ :- اس طریقے میں 1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 5 ، 6 ، 7 ، 8 ، 9 اور 0 (صفر) کو حروف سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

یہ طریقہ انگریزی میں اٹھارویں صدی صیوی ہی میں رائج ہوا تھا۔ اس کو صوتیاتی طریقہ کہتے ہیں۔ کیوں کہ مذکورہ ہندسوں کو "ہم مخرج" آواز والے حروف سے جوڑ دیا گیا اردو میں اس کے مماثل کوئی طریقہ اب تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ اس لیے راقم الحروف نے اردو میں ایسا ہی ایک طریقہ اختیار کیا ہے۔ اگر پسند آئے تو آپ بھی اس کو استعمال کیجیے ذیل میں ہندسے انگریزی کے ہم آواز حروف کی جوڑیاں اور اردو کے مماثل حروف ذیل میں دیے جا رہے ہیں:

D = 1 ، T = 1 ٹ ، ڈ ، ڈھ ، ت ، تھ [T لکھنے میں ایک جھٹکا نیچے دیا جاتا ہے]

n = 2 ، m = 3 ، R = 4 [FOUR میں R کی آواز ہے اسی طرح چار میں رکی آواز ہے]
L = 5 [رو من تحریر میں "L" کے معنی 50 کے ہیں اور 50 میں پانچ کا ہندسہ ہے]

SH ، CH ، J = 6 ج ، چ ، ش [چ کے ہندسے "6" کو بائیں جانب پلٹ دیں تو وہ ل کی شکل اختیار کرے گا۔ J ، CH ، SH ہم مخرج آوازیں ہیں۔

G ، K = 7 ک ، گ ، گھ [K میں 7 کا ہندسہ دو مرتبہ میڑھا میڑھا جا

ہوا ہے]
v ، f = 8 ف اور و [و میں 8 کی طرح دو حلقے ہیں۔ v ، f کا ہم مخرج ہے۔]

9 = P ، b = پ، پھ، پھ [P کو بائیں جانب ہلٹ دیں تو 9 بن جائے گا؛ P ، b کا ہم معزج ہے۔]

0 = S ، Z = ذ، ٹ، س، ص، ظ [ZERO میں Z ہے S ، Z کا ہم معزج ہے]

اب آئیے اصل مضمون کی طرف یعنی اس طریقہ سے اہم اعداد مثلاً کسی کا فون نمبر مکان نمبر، کار نمبر، پالیسی نمبر وغیرہ یاد رکھنا۔ اس طریقے میں ہندسوں کو حروف میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ ان حروف کے درمیان انگریزی کے VOWELS : U ، O ، I ، E ، A کے علاوہ h اور y جو ڈکر کوئی لفظ بناتے ہیں۔ اس لفظ کو ظاہر کرنے والی شے کو غیر فطری اور غیر معقول طور پر بڑا کر کے اس کا تعلق متعلقہ شخص یا شے سے کر دیتے ہیں۔ اس مذکورہ شے کو متحرک تصور کیا جائے تو یاد رکھنے میں سہولت ہوتی ہے۔

مثال 1 : ایک حیدرآبادی بزرگ جن کو لوگ بہت چاہتے ہیں کا فون نمبر 37306 ہے۔ موصوف مساجد میں وعظ و تقاریر کرتے ہیں۔ ان کا فون نمبر یاد رکھنے کے لیے میں نے ذیل کا طریقہ اختیار کیا۔

3 7 3 0 6

M K M S J

MIKE ، MUSJID (مامک مسجد)

چوں کہ اس شہر میں صرف 5 ہندی فون نمبر ہیں اس لیے آخری D یعنی "د" کا یہاں شمار نہیں ہے۔ یہ زائد حرف ہے۔ میں نے تصور میں یوں دیکھا کہ موصوف مسجد میں مامک کے سامنے بیٹھے وعظ فرما رہے ہیں۔ جب کبھی ان کے فون نمبر کا خیال آتا ہے مامک مسجد کا لفظ فوری ذہن میں آتا ہے۔ اس سے میں نمبر سوچ لیتا ہوں۔

نوٹ :- الفاظ کے بنانے میں یہ ضروری نہیں کہ ہم ایک ہی زبان پر استقامت کریں۔ جن جن زبانوں کو آپ جانتے ہیں ضرورت کے لحاظ سے موزوں لفظ کسی بھی زبان سے منتخب کر کے کلام میں لائیے۔ یہ بات ذیل کی مثال میں بھی دیکھی جاسکتی ہے۔

مثال 2 : اردو اکیڈمی آندھرا پردیش (حیدرآباد) کا فون نمبر کسی زمانے میں 33801 تھا۔ اس کو یاد کرنے کا طریقہ جو میں نے اختیار کیا تھا ملاحظہ فرمائیے:

اب ان الفاظ اور اردو اکیڈمی میں تعلق قائم کرنا ہے۔ میں نے یہ تصور کیا کہ ایک بڑی موم جتی، اتنی بڑی معنی کہ قطب بینار۔ اکیڈمی کے دفتر کی چھت پر رکھی ہے اس کی روشنی پورے آندھرا پردیش میں پھیل رہی ہے۔ جتی کا موم پگھل رہا ہے اس میں سے اردو کی تمام درسی وغیر درسی کتابیں نکل نکل کر نیچے آنے سے دفتر میں ان کے ڈھیر لگ رہے ہیں۔ ابتدا میں یہ بات بتائی گئی تھی کہ لفظ سے متعلقہ شے غیر فطری خواص کی حامل ہو اس سے وہ تصور ذہن میں چپک کے رہ جاتا ہے۔ اس مثال میں موم جتی کو قطب بینار کے قد کی تصور کیا گیا۔ اس کے علاوہ موم جتی سے کتابیں نکلنا بھی غیر فطری اور غیر معقول بات ہے۔

مثال 3 : ایک ہوٹل کا فون نمبر 910 ہے اس کے حروف P.D.S. ہوتے ہیں۔ آندھرا پردیش میں یہ مخفف طلبہ کی ایک پارٹی کا ہے۔ میں نے یوں تصور باندھا کہ P.D.S. کے طلبہ اپنے کچھ مطالبات کے سلسلے میں زبردست مظاہرہ کر کے دھبہ کر کے کمانے کے لیے ہزاروں کی تعداد میں مذکور ہوٹل میں جا رہے ہیں جس کا فون نمبر 910 ہے۔

جہاں ایک بات بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ کہیں آپ یہ نہ خیال کرنے لگیں کہ ان تمام تصورات کو، ہم کیسے ذہن میں لائیں؟ دراصل ہم ان طریقوں سے تلازمات ذہن میں قائم کرتے ہیں جب کبھی متعلقہ مقامات یا اشخاص کے فون کے متعلق سوچیں اسی وقت یہ خیالات ذہن میں آئیں گے ورنہ یہ لاشعور میں دبے رہتے ہیں۔ کثرت استعمال سے جب فون نمبر یاد ہو جائے تو پھر یہ خیالات ذہن میں آنے نہیں پاتے۔

فون نمبری کی طرح ہم کار نمبر، مکان نمبر اور پالیسی نمبر یا بینک اکاؤنٹ نمبر بھی اسی طریقے پر یاد رکھ سکتے ہیں۔

قدیم اور جدید اشعار

اکثر ہائی اسکولوں اور جوئیر کالٹوں کے طلبہ کو خاص موقعوں پر ہیت ہادی کے لیے اشعار کی تلاش رہتی ہے۔ ان کی سہولت کے لیے اس باب میں قدیم و جدید مشہور اشعار کے علاوہ نصیحت اور اخلاقی تعلیم پر مشتمل اشعار کو منتخب کیا گیا ہے۔

(الف)

- اللہ کو پکار اگر کوئی کام ہے
(صلی) غافل ہزار نام کا یہ ایک نام ہے
- ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
(اقبال) نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
- آجھ کو بتاؤں میں تاریخ ام کیا ہے
(اقبال) شمشیر و سناں اول طلاس و رہاب آخر
- اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
(اقبال) جس رزق سے آتی ہو پرداز میں کوتاہی
- اکبر نے کہا سن لو یارو اللہ نہیں تو کچھ بھی نہیں
(اکبر الہ آبادی) یاروں نے کہا یہ قول غلط تنخواہ نہیں تو کچھ بھی نہیں
- آمین جواں مردی حق گوئی و ہے ہاکی
(اقبال) اللہ کے شیروں کو آتی نہیں رو باہی
- اچھے گن دیکھ اچھی صورت نہ دیکھ
(صلی) سکھیا بھی سلجھ جاتی ہے

آلائش زمانے سے دامن بہا صنی
 کتا بھی بیٹھتا ہے جگہ اپنی جھاڑ کر
 از دکھی دل کی پہنچی ہے بڑی دور
 (صنی) نہ کیچے کبھی تعمیر کسی کی

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مرجائیں گے
 مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے
 (ذوق)

سے شمع تیری عمر طبعی ہے ایک رات
 ذکر گزار یا اسے ہنس کر گزار دے
 (ذوق)

اپنا زمانہ آپ بناتے ہیں لیلِ دل
 ہم وہ نہیں کہ جن کو زمانہ بنا گیا
 (جگر)
 کو چاہیے اک عمر اتر ہونے تک

لون جیتا ہے حری زلف کے سر ہونے تک
 اک شہنشاہ نے دولت کا سہارا لے کر
 (غالب)

ہم غریبوں کی محبت کا اڑایا ہے مذاق
 اچالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
 (ساحر لہیانوی)

نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے
 (بشیر بدر)

آئے بھی لوگ بیٹھے بھی اٹھ بھی کڑے ہوئے
 میں جا ہی ڈھونڈتا حری محفل میں رہ گیا
 (خواجہ حمید علی آتش)

اذان وقت ولادت نماز بعد ولادت
 بس اتنی دیر کا بھگڑا تھا زندگی کے لیے
 (ما معلوم)

اک عمر ہے کہنے کا نہ گمانے کا
 زندگی کا ہے کوہِ خواب ہے دیوانے کا
 (لالی بدایونی)

آڑے آیا نہ کوئی مشکل میں
 مشورے دے کے ہٹ گئے احباب
 (جوش ملیح آبادی)

اب تو جانتے ہیں میکدے سے میر

(میر تقی میر) پھر ملیں گے گر خدا لایا
اگر بجٹے زہے قسمت نہ بجٹے تو شکایت کیا

(میر تقی میر) سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

(نامعلوم) آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

(نامعلوم) اٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

(اقبال) لہنے بھی خلا مجھ سے ہے گانے بھی مانوش
میں زہر بلابل کو کبھی کہہ نہ سکا قد
اور بھی دکھ ہیں زمانے میں محبت کے سوا

(فیض احمد فیض) راحتیں اور بھی ہیں وصل کی راحت کے سوا

اے موج بلا ان کو بھی ذرا دوپہار چھپڑے پٹکے سے

(معین احسن حنبلی) کچھ لوگ ابھی تک ساحل سے طوлаں کا نظارہ کرتے ہیں
ان کا جو کام ہے وہ اہل سیاست جانتیں

(جگر) میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

اٹھاکر پھینک دو پھر گلی میں

(اقبال) نئی تہذیب کے ہیں انڈے گندے

آسمان جمیری لہ پر شبنم افشانی کرے

(اقبال) سبزہ نورس حیرے در کی نگہبانی کرے

آج بھی ہو جو برائیم کا ایسا پیدا

(اقبال) آج کر سکتی ہے انداز گستاخ پیدا

آغاز کسی شے کا نہ انجام دے گا

(ظہیر) آخر وہی اللہ کا اک نام ہے گا

- اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
(شہیدی) تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا
اگر کچھ تھی تو بس یہ تھی تمنا آخری اپنی
(فنانظای کانپوری) کہ تم ساحل پہ ہوتے اور کھتی ڈوبتی اپنی
ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
(اقبال) جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے
ادائے خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا
(غالب) ملائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے
ان کے دیکھنے سے جو آجاتی منہ پہ رونق
(غالب) وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے
اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ انھیں کچھ نہ کہو
(غالب) جو مے و نغمہ کو اندوہ رہا کہتے ہیں
آدی وہ نہیں حالات بدل دیں جن کو
(جگر جالندھری) آدی وہ ہیں جو حالات بدل دیتے ہیں
آج جن ہاتھوں میں تیری چاہتوں کے پھول ہیں
(رشید بیگ) وقت بدلے گا تو ان ہاتھوں میں پتھر دیکھنا
انسان کی ہستی بھی کوئی ہستی ہے
(نامعلوم) سانس آئے تو جسم ، رک جائے تو لاش
اچھی صورت بھی کیا بری شے ہے
(نامعلوم) جس نے ڈالی بری نظر ڈالی
الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن
(اقبال) ملا کی ازاں اور ، مجاہد کی ازاں اور
ابھی تو آئے ہو بیٹھو تو دو گھڑی کے لیے
(نامعلوم) گھڑی گھڑی نہ اٹھاؤ نظر گھڑی کی طرف

(ب)

ہے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق

(اقبال) عقل ہے محو تماشا کے لب ہم ابھی

باز بچہ اطفال ہے دنیا مرے آگے

(غالب) ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا

(آتش) جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

بتاؤں آپ سے مرنے کے بعد کیا ہوگا

(اکبر الہ آبادی) پلاؤ کھائیں گے احباب لاف ہوگا

باغباں نے آگ دی جب آشیانے کو مرے

(ثاقب لکھنوی) جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا میں

(غالب) کچھ نہ کچھ خدا کرے کوئی

بڑھاؤ نہ آپس میں ملت زیادہ

(حالی) مہادا کے ہوجائے نفرت زیادہ

بربادی گفشن کی خاطر بس ایک ہی اٹو کافی تھا

(نامعلوم) ہر شاخ پہ اٹو بیٹھا ہے انہام گستاں کیا ہوگا

بارے دنیا میں رہو غم زدہ یا شاد رہو

(نامعلوم) ایسا کچھ کر کے چلو یاں کہ بہت یاد رہو

بس کہ دشوار ہے ہر کلام کا آساں ہونا

(غالب) آدمی کو بھی میر نہیں انسان ہونا

بدلے کی رسم دین دلا میں حرام ہے

(جوش) احسان اک شریف ترین انتقام ہے

- بناکر فقیروں کا ہم بھیس غالب
(غالب) تماشائے دل کرم دیکھتے ہیں
- بلبل نے آشیانہ چمن سے اٹھالیا
(بوم میرٹھی) اپنی بلا سے بوم رہے یا ہمارے
- برے حال سے یا بھلے حال سے
(داغ دہلوی) تمہیں کیا ہماری ہر ہو گئی
- باغ بہشت سے مجھے حکم سفر دیا تھا کیوں
(اقبال) کار جہاں دراز ہیں اب میرا انتظار کر
- بہت حسین سہی صحبتیں لگوں کی مگر
(جگر مراد آبادی) وہ زندگی ہے جو کانٹوں کے درمیاں گزرے
- بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
(اقبال) تری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے
- باعمل نے چاند پر رکھے قدم
(ساحر سہروردی) بے عمل بس سوچتے ہی رہ گئے
- بدلے زمانہ ہم کو زمانے میں دم نہیں
(جگر) ہم سے زمانہ خود ہے زمانے سے ہم نہیں
- بے خودی بے سبب نہیں غالب
(غالب) کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے
- بلبل کو گل مبارک ، گل کو چمن مبارک
(نامعلوم) ہم بیسوں کو اپنا پیارا وطن مبارک
- بات حق ہے تو پھر قبول کرو
(دوا کر رہی) یہ نہ دیکھو کہ کون کہتا ہے
- بہت ہی کم ہیں زمانے میں وہ بشر رہی
(دوا کر رہی) جو حق کی بات سنیں اور اسے پسند کریں

بتوں سے تجھ کو اسیدیں خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو ہسی اور کافری کیا ہے
(اقبال)

(پ)

پانی پانی کر گئی مجھ کو لندرن کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من
(اقبال)

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مرد ناداں پر کلام نرم نازک ہے اثر
(اقبال)

پتھر اچھلتے ہیں تجھے دیکھتے ہی لوگ
میرا قصور یہ ہے کہ بچ بولتا ہوں میں
(نامعلوم)

پھول تو دو دن بہار ہاں فزا دکھلائے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرتھلائے
(ذوق)

پڑھی نماز جنازہ ہماری غیروں نے
مرے تھے جن کے لیے وہ رہے وضو کرتے
(داغ)

پہناں تھا دام سخت قریب آشیان کے
اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے
(غالب)

پھر بھی کانٹوں کو کب آتا ہے ہنر ہنسنے کا
عمر ہنستے ہوئے پھولوں میں گزر جاتی ہے
(ابوالمہادی زاہد)

پرندوں کی دنیا کا درویش ہے وہ
کہ شلایں بنانا نہیں آشیانہ
(اقبال)

پڑوسیوں کو مرے اپنا گھر سہانا تھا
مرے مکان کا لٹنا تو ایک بہانا تھا
(عقلم کلثوی)

پرداز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
شلایں کا جہاں اور ہے کرگس کا جہاں اور
(اقبال)

(ت)

- تعلیم سے جملہ کی جہالت نہ گئی
(نامعلوم) کو اللہ بھی تو نادان رہا
- توہی نادان چند کلیوں پر قناعت کر گیا
(اقبال) ورنہ گلشن میں طالع تنگی داماں بھی ہے
- تقدیر کے پابند نہایت و جمادات
(اقبال) مومن فقط احکام الہی کا ہے پابند ہے
- ترے آزاد بندوں کی نہ یہ دنیا نہ وہ دنیا
(اقبال) یہاں مرنے کی پابندی وہاں جینے کی پابندی
- تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
(اقبال) نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزانے میں
- تمہیں غیروں سے کب فرصت ہم اپنے غم سے کب خالی
(جعفر علی حسرت) چلو بس ہو چکا ملنا نہ تم خالی نہ ہم خالی
- تجربہ ہے کہ دشمنی اکثر
(احسان دانش) دوستی کے ابو سے ہلتی ہے
- تیرا امام ہے حضور ، تیری نماز ہے سرور
(اقبال) ایسی نماز سے گزر ایسے امام سے گزر
- ترے صوفے ہیں افرنگی ترے قالین ہیں ایرانی
(اقبال) ہو مجھ کو رلاتی ہے جوانوں کی تن آسانی
- تو شلایں ہے ، پرواز ہے کلام تیرا
(اقبال) ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں
- تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
(اقبال) کتاب خواں ہے مگر صاحب کتاب نہیں

تسلیم کہ حاصل تجھے ہر علم و ہنر ہے
 پر یہ تو بتا کچھ تجھے اپنی بھی خبر ہے (مولانا احمد پر تاب گزشتہ)
 توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں بکدے
 یہ بندہ دو عالم سے خلا میرے لیے ہے (محمد علی جوہر)
 ہمیری ہاں میں ہاں ملانا فقط جس کا کام ہے
 یاد رکھنا دوست ! تمرا دوست ہو سکتا نہیں (آرڈی شرما تلمیذ)
 تھا جو مانو بہ جود و ہی خوب ہوا
 کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا نصیر (اقبال)
 تقریر سے ممکن ہے نہ تقریر سے ممکن
 وہ کام جو انسان کا کردار کرے ہے (حافظ میر تقی)

(ج)

جو میں سر بسجود ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
 ترا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا طے کا نماز میں (اقبال)
 جہاں میں لیل ایمان صورت خورشید چھتے ہیں
 ادھر سے ڈوبے ادھر لٹکے ادھر ڈوبے ادھر لٹکے (علامہ اقبال)
 جو کچھ ہوا ، ہوا کرم سے میرے
 جو بھی ہوگا ترے کرم سے ہوگا (امجد حیدر آبادی)
 جان دی ، دی ہوئی اسی کی تھی
 حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا (غالب)
 جب کشتی ثابت و سالم تھی ساحل کی تمنا کس کو تھی
 اب ایسی شکستہ کشتی پر ساحل کی تمنا کون کرے (معین احسن جذبی)
 جن کے ہنگاموں سے تھے آباد ویرانے کبھی
 شہر ان کے مٹ گئے آبادیاں بن ہو گئیں (اقبال)

جس طرف مجمع احباب کھڑا تھا جالی

م پہ آئے تو اسی سمت سے پتھر آئے (جالی)

جہاں اس کی اماں ہو لاکھ دشمن ہو تو کیا پرواہ

وہاں جالے کو مکڑی اور انڈے کو کبوتر ہے جانے والے کبھی نہیں آتے (صفی)

جانے والوں کی یاد آتی ہے (نامعلوم)

جب جوانی کی دھوپ ڈھلتی ہے

خود سری سر جھاکے چلتی ہے (احسان دانش)

جذیبہ حلق سلامت ہے تو انشاء اللہ

کچے دھاگے میں چلے آئیں گے سرکار بندھے (داغ)

جو سپہ تاج سکندر بھی ہو تو دنیا میں

بشر کو چلبیسے ہرگز نہ سر اٹھا کے چلے (تلوک چند محروم)

جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں

بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے (اقبال)

جس کھیت سے دیہاتوں کو میر نہیں روزی

اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلا دو (اقبال)

جہاں میں جالی کسی پہ لپنے سوا بھروسا نہ کیجیے

یہ بھید ہے اپنی زندگی کا بس اس کا چرچا نہ کیجیے گا (حالی)

جانتا ہوں ثواب طاہت و زہد

پر طبیعت ادمر نہیں آتی (غالب)

جب میں چلوں تو سایہ بھی اپنا نہ ساتھ دے

جب تم چلو زمین چلے آسمان چلے (جلیل مانک پوری)

جہاں تک ہو بسر کر زندگی عالی خیالوں میں

بنادیتا ہے کامل بیٹھنا صاحب کمالوں میں (شاد عظیم آبادی)

ہیو تو ایسے جیو جیسے سب تمھارا ہے

(ساحر لدھیانوی) مرد تو ایسے کہ جیسے تمھارا کچھ بھی نہیں

ہم۔ مئے توہ شکن توہ مری ہم شکن

(ریاض خیر آبادی) سلنے ڈھیر ہیں ٹوٹے ہوئے پیمانوں کے
جلال پادشاہی ہو کہ جمہوری تمنا ہو

(اقبال) جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے پتنگیزی

جب سر میں ہوائے طاقت تھی سرسبز فجر اسید کا تھا

(حالی) جب مرمر مصیباں چلنے لگی اس پلڑے پہلنا چھوڑ دیا

جس سے دل نظر میں موت ہو

(کوکب بنارس) وہ طریقہ وہ چال پیدا کر

جالتے گر ثواب طاقت و زہد

(مولانا احمد پر تاب گڑھی) پھر طبیعت نہ کیوں اوجھڑ آتی

جور و ستم سے جس نے کیا دل کو پاش پاش

(مولانا احمد پر تاب گڑھی) احمد نے اس کو بھی ہتھ دل سے دعا کیا

جوانی میں عدم کے واسطے سلمان کر غافل

(آغا حشر کاشمیری) مسافر شب کو لٹختے ہیں جو جانا دور ہوتا ہے

جائے عبرت سرائے فانی ہے

(حقوق لکھنوی) آج وہ ، کل ہماری باری ہے

جن کو مٹا سکے نہ کوئی دور انقلاب

(ماہر القادری) کچھ ایسے نقش بھی تو بناتے ہوئے چلو

جو بچ پوچھے تو وہ ساحت بڑی دشوار ہوتی ہے

(دوا کر رہی) اصولوں سے غرض جب برسرِ پیکار ہوتی ہے

جنھیں حطیر کچھ کر بھگادیا تو نے

(نامعلوم) وہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی

جاگے ہوؤں کو گرمی رفتار بخش دو
 سوتے مسافروں کو جگاتے ہوئے چلو
 جب رک گئے تو راستے مسدود ہو گئے
 جب اٹھ گئے قدم تو ہمیں راستے ملے
 جو ملتا ہے کسی کو ، خود بھی ملتا ہے ضرور
 شمع بھی جلتی رہی پروانہ جل جانے کے بعد
 جھک کے ملنا بڑی کرامت ہے
 اس سے دنیا مرید ہوتی ہے
 (ماہر القادری)
 (دوا کر رہی)
 (نامعلوم)
 (صفی)

(ج)

چل ساتھ کہ حسرت دل مرحوم سے نکلے
 عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
 چلو چل کے اقبال کے گھر کو دیکھیں
 کہ میں بھی اسے دیکھنا چاہتا ہوں
 چیونٹیوں میں اتحاد اور مکھیوں میں اتفاق
 آدمی کا آدمی دشمن خدا کی شان ہے
 چراغ کی تو ہر حال میں ضرورت ہے
 کہ چاندنی تو کبھی ہے کبھی نہیں پیارے
 چھری کا تیر کا ، تلوار کا ہے گھاؤ بھرا
 لگا جو زخم زباں کا رہا ہمیشہ ہرا
 (لہدی عظیم آبادی)
 (اقبال)
 (حالی)
 (کلیم عاجز)
 (نامعلوم)

(ح)

حسن صورت اگر نہ ہو نہ ہی
 سیرت ہے مثل پیدا کر
 (کوکب بناری)

- حقیقت خرافات میں کھو گئی
 یہ امت روایات میں کھو گئی (اقبال)
- حضور حق میں اسرافیل نے میری شکایت کی
 یہ بندہ وقت سے پہلے قیامت کر نہ دے برپا (اقبال)
- حیات لے کے چلو کائنات لے کے چلو
 چلو تو سارے زمانے کو ساتھ لے کے چلو (مخدوم)

(خ)

- خدا سے مانگ جو کچھ مانگنا ہے اے اکبر
 یہی وہ در ہے کہ ذلت نہیں سوال کے بعد (اکبر)
- خبر سن کے مرے مرنے کی وہ بولے رقیبوں سے
 خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھی مرنے والے میں (داغ)
- خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
 خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے (اقبال)
- خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
 سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے (امیرینائی)
- خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
 نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا (حالی)
- خلوص دل سے سجدہ ہو تو اس سجدہ کا کیا کہنا
 جہیں میں نے جہاں رکھ دی وہیں کعبہ سرک آیا (نامعلوم)
- خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
 صاف چھپتے بھی نہیں سلمنے آتے بھی نہیں (داغ)
- خدا وندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
 کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری (اقبال)

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
 جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے
 خرد نے کہہ بھی دیا لالہ تو کیا حاصل
 دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں
 خدمت خلق اک بڑی شے ہے
 دل میں اس کا خیال پیدا کر
 خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانش فرنگ
 سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف
 خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
 کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

(د)

دکھ پا کے مر گیا کوئی سکھ پا کے مر گیا
 جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا
 درم و دلم اپنے پاس کہاں
 چہل کے گھونسلے میں ماس کہاں
 درود یوار پہ حسرت کی نظر کرتے ہیں
 خوش رہو لہل وطن ہم تو سفر کرتے ہیں
 دور حیات آئے گا قاتل قضا کے بعد
 ہے ابتدا ہماری تری انتہا کے بعد
 دل بننا بھی کر خدا سے طلب
 آنکھ کا نور دل کا نور نہیں
 دست تو دشت ہے، دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
 بحر ظلمات میں دوڑا دے گھوڑے ہم نے

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے

(نامعلوم)

اس گمر کو آگ لگ گئی گمر کے چراغ سے

دیکھا جو تیر کھاکے کہیں گاہ کی طرف

(حفیظ جالندھری)

لپٹے ہی دوستوں کی قطاریں نظر پڑیں

دن کو خورشید جگمگاتا ہے

رات کو چاند مسکراتا ہے

رونق بزم کم نہیں ہوتی

(نامعلوم)

ایک آتا ہے ایک جاتا ہے

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو

(میر درد)

دردِ طاہت کے لیے کچھ کم نہ تھے کرویاں

دل میں خدا کا خوف نہیں ہے تو کچھ نہیں

(ماہر القادری)

یہ بات ہر کسی کو بتاتے ہوئے چلو

دیکھ اور درس لے کہ اے راہی

(دوا کر راہی)

پھول کانٹوں میں مسکراتے ہیں

دھوپ کے ماروں کو جس کی چھانو میں راحت ملے

(ابوالمہادی)

ریگ زار زندگی میں وہ شجر ہو جائیے

دنیا میں آدمی کو مصیبت کہاں نہیں

(داغ)

وہ کون سی زمین ہے جہاں آسمان نہیں

دنیا میں ہے خزانہ لڑائی کا گمر سدا

(نامعلوم)

آزروے خور گنج کو الٹو تو جنگ ہے

(ر)

ربا نہ صوفی و ملا میں سوزِ مشتاقی

(علامہ اقبال)

فسانہ بائے کریمت رہ گئے باقی

روک لو گر غلط چلے کوئی

(غالب)

بخش دو گر خطا کرے کوئی

رہروؤ آو چہیں خار اور اس طرح چہیں

(ارشید کوثر فاروقی) کہ جو کل آہیں ، انھیں ایک بھی کانٹا نہ ملے

رنگ لاتی ہے حتا پتھر پہ گھس جانے کے بعد

(نامعلوم) سرخرو ہوتا ہے انساں ٹھوکریں کھانے کے بعد

رحمت کا ابر بن کے جہاں بھر میں جلائے

(احمد پر تب گڑھی) عالم یہ جل رہا ہے برس کر بجھائیے

راہ زن میر کارواں ٹھہرے

(کوثر نیازی) یہ بھی دنیا نے دن دکھائے ہیں

رہ حیات میں جو خود بھٹک رہے ہیں ہنوز

(عروج زیدی) بزم خویش وہ اٹھے ہیں رہبری کے لیے

رہ گئی رسم ازاں روح بلالی نہ رہی

(اقبال) فلسفہ رہ گیا حلقین غزالی نہ رہی

رذاق دو جہاں نے دیا بھی تو کیا دیا

(اقبال) ایک دل دیا سو وہ مجھے غم بھرا دیا

رنج کا خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج

(غالب) مشکیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

رقیبوں نے رہٹ لکھوائی ہے جاما کے تھانے میں

(اکبر اللہ آبادی) کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانہ میں

(ز)

زمین سلام کرے آساں سلام کرے

(مومن)

وہ کام کر تجھے سارا چہاں سلام کرے

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
 ہمیں سو گئے داستان کہتے کہتے
 (ثاقب لکھنوی)
 زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب
 موت کیا ہے انہی اجزاء کا پریشاں ہونا
 (برج نارائن چکبست)
 زباں پر ہر لگی ہے تو کیا کہ رکھ دی ہے
 ہر ایک حلقہ زنجیر میں زباں میں نے
 (فیض احمد فیض)
 زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا
 بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے
 (اقبال)
 زندگی زندہ دلی کا نام ہے
 مردہ دل کیا خاک جیا کرتے ہیں
 (نامعلوم)
 زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی
 نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آداب سحر خیزی
 (اقبال)
 زندگی کلام کی بنتی نہیں ہے سوز جگر
 شمع بننے کی تمنا ہو تو پروانہ بنے
 (کلیم عاجز پٹنہ)

(س)

سالار کارواں ہے میر حجاز اپنا
 اس نام سے ہے باقی آرام جاں ہمارا
 (اقبال)
 سب کی محتاتیں ہیں صفی اس کے فضل سے
 وہ مہرباں نہیں تو کوئی مہرباں نہیں
 (صفی)
 سن تو ہی جہاں میں ہے میرا فسانہ کیا
 کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا
 (حیدر علی آتش)
 سبق پڑھ پھر صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
 لیا جائے گا تجھ سے کلام دنیا کی امامت کا
 (اقبال)

(صفی)

سرکار غریبوں میں بھی ہوتے ہیں بڑے لوگ
ایسا نہ کیا کچھے تعمیر کسی کی

(اقبال)

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

(اصغر گونڈوی)

سوار ترا دامن ہاتھوں میں مرے آیا
جب آنکھ کھلی دیکھا اپنا ہی گریباں تھا

(جلیل مانگپوری)

نشین سب باندھ چکے کب کے سرشاخ
ہم ہیں کہ گلستاں کی ہوا دیکھ رہے ہیں

(مجاز)

سب کا تو مداوا کر ڈالا اپنا ہی مداوا کر نہ سکے
سب کے تو گریباں سی ڈالے اپنا ہی گریباں بھول گئے

(نامعلوم)

سوجاتے ہیں فٹ پاتھ پہ اخبار بچھا کر
مزدور کبھی نیند کی گولی نہیں کھاتے

(غالب)

سیکھے ہیں یہ رخوں کے لیے ہم مصوری
تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہیے

(میر حسن)

سدا دور دوراں دکھاتا نہیں
عیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

(حریت الاکرام)

سعی کر آئینہ قلب کو چکانے کی
کلام آئے گی نہ چہرے کی صفائی اے دوست

(بشیر بدر)

ساحل پر کتنے لوگ مرے ساتھ ساتھ تھے
طوفاں کی زد میں آیا تو تنکا نہیں ملا

(نامعلوم)

سبزہ نورس ترے در کی نگہبانی کرے
آسمان تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

(نامعلوم)

کچھ والے کچھ رکھ کر نہیں کچھ کچھ کیا ہے
کچھ کا راز کھانا پڑا آہستہ آہستہ

سے مچ کون میری چاک دامانی کا افسانہ
 یہاں سب اپنے اپنے پیرہن کی بات کرتے ہیں
 (کلمیم عاجز)

(ش)

شمع نے آگ سر پہ رکھی ہے قسم کھانے کو
 بخدا میں نے جلایا نہیں پروانے کو
 (نامعلوم)
 شیخ جی گھر سے نہ نکلے اور یہ فرمادیا
 آپ بی۔ اے پاس ہیں اور بندہ بی بی پاس ہے
 (اکبر الہ آبادی)
 شکایت ہے مجھے یارب خداوندان مکتب سے
 سبق شلہیں بچوں کو دے رہے ہیں خاکبازی کا
 (اقبال)
 شمعیں ہزار جل کے اجمالا نہ کر سکیں
 ایک دل جلا تو دور تلک روشنی گئی
 (نامعلوم)
 شبنم نے روکے جی ذرا ہلکا تو کر لیا
 غم اس کا پوچھے جو نہ آتو بہا سکے
 (عبدالسلام سلام)
 شام کو سے پی اور صبح کو توبہ کر لی
 رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی
 (غالب)

(س)

صبر و قرار تاب و تواں داغ جھانچے
 اب ہم بھی جانے والے ہیں سامان تو عیا
 (داغ)
 صفی کو مسکرا کر دیکھ لو غصے سے کیا حاصل
 اسے تم زہر کیوں دیتے ہیں جو مر جاتا ہے شکر سے
 (صفی)
 صفیں کج ، دل پریشاں ، سجدہ بے ذوق
 کہ جذب اندروں باقی نہیں ہے
 (اقبال)
 صبا کیسی ، کہاں کا پھول ، ہاں آمدی جب آتی ہے

(حسرت موہانی)

چرا جاتی ہے چادر گرد کی گور غریباں پر

(ض)

(نامعلوم)

ضمیر بیچ کے مل جائے دولت کو نہیں
تو اس زوال کو لٹھ ارتقاء نہ کہو

(ط)

(فراق گورکھپوری)

طبیعت اپنی گھبراتی ہے جب سنسان راتوں میں
ہم ایسے میں تیری یادوں کی چادر تان لیتے ہیں
طبل و علم ہے پاس نہ اپنے نہ ملک و مال
ہم سے خلاف ہو کے کرے گا زمانہ کیا

(آتش لکھنوی)

(علامہ اقبال)

طبع آزاد پہ قید رمضان بھاری ہے
تھیں کہہ دو یہی آئین وفاداری ہے

(ظ)

(ظفر)

ظفر آدمی اس کو نہ جلیںے گا ہو وہ کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی، جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

(ع)

(غالب)

عشق و مزدوری عشرت گہ خسرو کیا خوب ہے
مجھ کو منظور نکو نامی فریاد نہیں

(حیات و ارثی)

عمل نے جن کے سفینوں کی ناخدا کی
وہی سفینے بھنور سے نکل کے آئے ہیں

(اقبال)

عقاب کی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں
حصر حاضر ملک الموت ہے تیرا جس نے

قبض کی روح تری دے کے تجھے فکر معاش

(اقبال)

عروج آدم خاکی سے انجم بسے جاتے ہیں
کہ یہ ٹوٹا ہوا تارا مہِ کامل نہ بن جائے

(اقبال)

عمرِ دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

(ظفر)

عیش و عشرت کے اندھیروں میں بھٹکنے والو

(نامعلوم)

زندگی غم کے حجابوں میں نہاں ہوتی ہے
عمر ساری تو کٹی عشقِ بتاں میں مومن

(مومن)

آخری وقت میں کیا خاک مسماں ہوں گے
عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

(اقبال)

یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

(غ)

غافل تجھے گھڑیاں یہ دیتا ہے منادی

(نامعلوم)

گردوں نے گھڑی عمر کی ایک اور گھٹاوی

غزل اس نے تھیری مجھے ساز دینا

(صفی)

ذرا عمر رفتہ کو آواز دینا

غلامی میں کلام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں

(اقبال)

جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

غریب و سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم

(اقبال)

نہایت اس کی حسین ابتدا ہے اسحٰبِ

غم ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگِ علاج

(غالب)

شمعِ ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

غیر کے عیب کو بیان کرنا
درحقیقت یہ خودستائی ہے
(دوا کر رہی)

(ف)

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں
(اقبال)
فنا کا ہوش آنا زندگی کا درد سر جانا
اجل کیا ہے خمار بادۂ ہستی اتر جانا
(برج نارائن چکبست)
فرشتوں نے سجدہ کیا ہے صفی
حقیقت میں انسان کیا چیز ہے
(صفی)
فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں
(اقبال)

(ق)

قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذبِ بلام جو نہیں محفلِ انجم بھی نہیں
(اقبال)
قسمت تو دیکھو ٹوٹی ہے جا کر کہاں کند
دوچار ہاتھ جب کہ لبِ بام رہ گیا
(قیام الدین قائم)
قوم کے غم میں ڈنر کھاتے ہیں حکام کے ساتھ
رنج لیڈر کو بہت ہیں مگر آرام کے ساتھ
(اکبر الہ آبادی)
قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمدؐ سے اجالا کر دے
(اقبال)
قہاری اور غفاری ، و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان
(اقبال)
قتلِ حسینؑ اصل میں مرگِ یزید ہے

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کر بلا کے بعد
 قدرت کو ناپسند ہے سختی زبان میں
 پیدا ہوئی نہ اس لیے ہڈی زبان میں
 قریب ہے یار و روز محشر چھپے گاکشتوں کا خون کیوں کر
 جو چپ رہے گی زبان خنجر ہو پکارے گا آستیں کا
 (محمد علی جوہر)
 (نامعلوم)
 (امیرینائی)

(ک)

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا
 نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
 کہاں میں اور کہاں یہ نکبت گل
 نسیم صبح تیری مہربانی
 (اقبال)
 (نامعلوم)
 کل جو رکھتے تھے سر پہ تاج
 آج وہ فاتحہ کے ہیں محتاج
 (خواجہ شوق)
 کی گر محمد سے ولا تو نے تو ہم تیرے ہیں
 یہ جہاں جہز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں
 (اقبال)
 کسی کا رزق رک سکتا ہے درخلاق اکبر سے
 صفی پتھر کے کیڑے کو غذا ملتی ہے پتھر سے
 (صفی)
 کس قدر تم پہ گراں صبح کی بیداری ہے
 ہم سے کب پیار ہے ہاں نیند تمہیں پیاری ہے
 (اقبال)
 کوئی قابل ہو تو ہم شان نبی دیتے ہیں
 ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں
 (اقبال)
 کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
 مومن کی یہ پہچان ہے کہ گم اس میں ہیں آفاق
 (اقبال)

کر بلبل و طاؤس کی تقلید سے قویہ

بلبل فقط آواز ہے طاؤس فقط رنگ (اقبال)

کسی کے منہ سے نہ نکلا ہمارے دفن کے وقت

کہ ان پر خاک نہ ڈالو یہ ہیں نہائے ہوئے (امیر مثنائی)

مگر خمیدہ نہیں ہے سبب ضعیفی میں

زمین ڈھونڈ رہے ہیں مزار کے قابل (نامعلوم)

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب

شرم تم کو مگر نہیں آتی (غالب)

کوئی کیوں کسی کا لبھائے دل کوئی کیوں کسی سے لگائے دل

وہ جو پیچھے تھے دوائے دل وہ دکان اپنی بڑھا گئے (غفر)

کل جگ نہیں کر جگ ہے یہ

یاں دن کو دے اور رات لے

کیا خوب سودا نقد ہے

آس ہاتھ دے اس ہاتھ لے (نظیر اکبر آبادی)

کیا ڈر جو ہو ساری خدائی بھی مخالف

کافی ہے اگر ایک خدا میرے لیے ہے (محمد علی جوہر)

کر سکتے تھے جو اپنے زمانے کی امامت

وہ کہنہ دماغ اپنے زمانے کے ہیں پرو (اقبال)

کرتی ہے ملوکیت آثار جنوں پیدا

اللہ کے نشتر ہیں تیمور ہوں یا چنگیز (اقبال)

کیوں گردش مدام سے گھبرا نہ جائے دل

انسان ہوں پیالہ و ساغر نہیں ہوں میں (غالب)

کچھ لوگ تھوڑی دور تک اچھے لگے مگر

ہم جس کے ہو سکیں کوئی ایسا نہیں ملا (بشیر بدر)

کیوں غمزاں سے گھبرا کر آٹیاں بدل ڈالے
غم کو ابرِ رحمت کا انتظار کرنا تھا

(حیات وارثی)

کیسے کیسے ایسے دیسے ہو گئے

ایسے دیسے کیسے کیسے ہو گئے (نامعلوم)

کارِ گاہِ دنیا کی نیستی بھی ہستی ہے

اک طرف اجرتی ہے ایک سمت ہستی ہے

(چنگیزی)

(یگانہ)

کون ہے جو نہیں حاجت مند

کس کی حاجت روا کرے کوئی (غالب)

کوئی بزم ہو کوئی انجمن یہ شعار اپنا قدم ہے

(کلیم عاجز پٹنہ)

جہاں روشنی کی کمی ملی وہیں اک چراغ جلادیا

کسی کے کلام نہ آئے وہ آدمی کیا ہے

(اثر لکھنوی)

جو اپنی فکر میں گزرے وہ زندگی کیا ہے

(گ)

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ مٹر بھی

(رفیع سودا)

اے خانہ برانداز چمن کچے تو ادھر بھی

گھٹا سکتا نہیں کوئی بھی اس کو

(صفی)

خدا جس کو بڑھانا چاہتا ہے

گو ہاتھ میں جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے

(غالب)

رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے میں

(ذوق)

اگر لاکھوں برس سجدے میں سرمارا تو کیا مارا

گلا بیٹھا ہوا خدمت ازاں اور کعبے میں

(اقبال)

اٹھا کے پھونک دی لائے تھے ناقوس برہمن کو

گلوں میں رنگ بھرے باد نو بہار چلے
چلے بھی آؤ کہ گلش کا کاروبار چلے (فیس)

(ل)

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری (اقبال)
لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے (ذوق)
لیجے سینے فسانہ فرقت مجھ سے
آپ نے یاد دلایا تو مجھے یاد آیا (داغ)

(م)

مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے
دہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے (نامعلوم)
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستان ہمارا (اقبال)
موت کو کچھے ہیں غائل اختتام زندگی
ہے یہ شام زندگی ، صبح دوام زندگی (اقبال)
مسجد تو بنادی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پانی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکے (اقبال)
مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے (اقبال)
من کی دولت ہاتھ آتی ہے تو پھر جاتی نہیں
تن کی دولت چھاؤں ہے آتا ہے دھن جاتا ہے دھن (اقبال)
موت ایک زندگی کا وقفہ ہے

یعنی آگے چلیں گے دم لے کر

(میر تقی میر)

منصف کی آستیں میں ہے خنجر چھپا ہوا

(نامعلوم) انصاف کرنے والا ہی قاتل ہے آج کل

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر

(مجموع سلطان پوری) لوگ آتے گئے اور کارواں بتا گیا

موتی کچھ کے چن لیے شان کریبی نے

(اقبال) قطرے جو تھے مرے عرق انفعال کے

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیر ام کیا ہے

(اقبال) شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

مرہم کے لیے، مرہم بھی گئے

مرہم کی قسم مرہم نہ ملا

ہمدم کے لیے، ہمدم سے گئے

(نامعلوم) ہمدم کی قسم ہمدم نہ ملا

محمد کے طریقے سے قدم جو بھی ہٹائے گا

(نامعلوم) کبھی رستہ نہ پائے گا کبھی منزل نہ پائے گا

محب تسیح تو لب ہیں مگر ادراک کہاں

(اکبر آبادی) زندگی خود ہی عبادت ہے مگر ہوش نہیں (سیلاب اکبر آبادی)

میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالب

(غالب) مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

مریض غم سے وعدہ کر گئے ہیں پانچویں دن کا

(نامعلوم) کسی سے سن لیا ہوگا یہ دنیا چار دن کی ہے

(ن)

نہیں ہے ناسید اقبال اپنی کشت ویراں سے

(اقبال)

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

نہ چھیڑ اے نکبت باد بہاری راہ لگ اپنی

(انشا)

تجھے انکھیلیاں سوچی ہیں ہم میزار بیٹھے ہیں

نہیں کھیل اے داغ یاروں سے کہدو

(داغ دہلوی)

کہ آتی ہے اردو زباں آتے آتے

نہیں تیرا نشین قصر سلطانی کی گنبد پر

(اقبال)

تو شلمیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر

نہ تو زمین کے لیے ہے نہ آسمان کے لیے

(اقبال)

جہاں ہے تیرے لیے تو نہیں جہاں کے لیے

پہناں تھا دہم سخت قریب آشیانے کے

(غالب)

اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

(مومن)

نہ رادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن

(غالب)

بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

نہیں آتی جو یاد ان کی مہینوں تک نہیں آتی

(حسرت موہانی)

مگر جب یاد آتے ہیں تو اکثر یاد آتے ہیں

نہ جانا کہ دنیا سے جاتا ہے کوئی

(دہلوی)

بڑی دیر کی مہرباں آتے آتے

نہ ساتھ دے سکیں گی یہ دم توڑتی ہوئی شمعیں

(شاہد صدیقی)

نئے چراغ جلاؤ کہ روشنی کم ہے

ناداں تجھے گھڑیاں یہ دیتا ہے منادی

(نامعلوم)

گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹادی

نہ شکوہ دوستوں کا سن نہ دشمن کی شکایت کر
 اگر عرت کا طالب ہے تو خود بھی اپنی عرت کر
 (صفی) نشین پر نشین اس قدر تعمیر کرتا جا
 کہ بجلی گرتے گرتے آپ خود میزار ہو جائے
 (سعید شہیدی) نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
 مرہ تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام اے ساقی
 (اقبال) نہ گل اپنا نہ خار اپنا نہ ظالم باغباں اپنا
 (نظیر اکبر آبادی) بنایا آہ کس گلشن میں ہم نے آشیاں اپنا
 نہ ایراں میں رہے باقی نہ توراں میں رہے باقی
 (اقبال) وہ بندے فقر تھا جن کا ہلاک قیصر و کسریٰ
 نماز و روزہ و قربانی و حج
 (اقبال) یہ سب باقی ہیں تو باقی نہیں ہے

(و)

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر
 اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر
 (اقبال) وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں یہود
 یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرما لیں یہود
 (اقبال) وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا
 وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے
 (فیض احمد فیض) دائے ناکالی متاع کارواں جاتا رہا
 کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا
 (فیض احمد فیض) وہ پھول سرسبز تھا جو چمن سے نکل گیا
 عرت ملی اے جو وطن سے نکل گیا
 (شہیدی)

وائے ناکالی کہ وقت مرگ یہ ثابت ہوا
 خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا
 وہ آسمیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
 کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں
 وہ سحر جس سے لرزتا ہے شہستان وجود
 ہوتی ہے بندہ مومن کی ازاں سے پیدا
 وہ سجدہ روح زمیں جس سے کانپ جاتی تھی
 اسی کو آج ترستے ہیں ممبر و مہراب
 وہ ہدمر دیکھ رہے ہیں، سب ادھر دیکھ رہے ہیں
 ہم دیکھنے والوں کی نظر کو دیکھ رہے ہیں
 وفاداری بشرط استواری اصل ایمان ہے
 مرے بچانے میں تو کعبہ میں گاڑو برہمن کو
 وہ عبادت کو مری آئے ہیں لو اور سنو
 آج ہی خوبی تقدیر سے حال اچھا ہے

(۵)

ہزار بار جو مانگا کرو تو کیا حاصل
 دعا وہی ہے جو دل سے کبھی نکلتی ہے
 ہے ترک وطن سنت محبوب الہی
 دے تو بھی نبوت کی صداقت پہ گواہی
 ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
 بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے
 ہم کو ان سے وفا کی ہے اسید
 جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی

کچھ ہماری خبر نہیں آتی (غالب)

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن

خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک (غالب)

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام

وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا (اکبر الہ آبادی)

ہائے نادانی کہ وقت مرگ یہ ثابت ہوا

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا (خواجہ میر درد)

ہر نفس عمر گزشتہ کی ہے میت فانی

زندگی نام ہے مرمر کر بجے جانے کا (فانی)

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ در پیدا (نامعلوم)

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام

وہ قتل بھی کرتے ہیں تو پا جاتے ہیں انعام (احمد پرتاب گڑھی)

ہمیں سے رنگ گلستاں ہمیں سے رنگ بہار

ہمیں کو نظم گلستاں پہ اختیار نہیں (ساحر لدھیانوی)

(ی)

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے

جو روح کو تڑپا دے جو قلب کو گرما دے (اقبال)

یہ جہیں چمک رہی ہے ذرا دل بھی دیکھ زاہد

جو جگہ ہے روشنی کی دہلیز روشنی نہیں ہے (نامعلوم)

یہ بزم مئے ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی

جو بڑھ کر خود اٹھالے ہاتھ میں وہ جام اسی کا ہے (شاد عظیم آبادی)

- یہ چمن یوں ہی رہے گا اور ہزاروں جانور
(بہادر شاہ ظفر) اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائیں گے
جہاں رہنے کی مہلت کوئی کب پاتا ہے
(حالی) آتا ہے اگر آج تو کل جاتا ہے
یہ اندھیرے کے تذکرے کب تک
(نامعلوم) دوستو روشنی کی بات کرو
یوں تو سید بھی ہو ، مرزا بھی ہو ، افغان بھی ہو
(اقبال) تم سبھی کچھ ہو ، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو
یاران تیز گام نے منزل کو جالیا
(حالی) ہم محو نالہ جرس کارواں رہے
نہیں محکم ، عمل جہم ، محبت فاتح عالم
(اقبال) جہاد زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں
یہ شہادت گہر اللہ میں قدم رکھتا ہے
(اقبال) لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا
یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
(اقبال) قاری نظر آتا ہے ، حقیقت میں ہے قرآن
یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
(رند) ہر مدی کے واسطے داور رس کہاں
یہ لغزشیں ہی سنبھلنا تجھے سکھادیں گی
(حقیقہ میرٹھی) قدم قدم پہ سہاروں کا منہ نہ دیکھا کر
یہ کہہ کے دل نے مرے حوصلے بڑھائے ہیں
(مہر القادری) غموں کی دھوپ کے قہقہے خوشی کے سائے ہیں
یہ بندگی خدائی ، وہ بندگی گھڑائی
(اقبال) یا بندۂ خدا بن یا بندۂ زمانہ

قواعد کی کچھ چھوٹی مگر ضروری باتیں: → ضمیمہ - صحیح لکھیے

دیکھنا سے دکھانا، دکھلانا - سیکھنا سے سکھانا، سکھلانا دو دو آتے ہیں لیکن دکھلانا اور سکھلانا زیادہ فصیح نہیں سمجھے جاتے یہی حال بتلانے کا ہے۔ ڈوبنا، بھیگنا سے ڈبانا، بھگانا اب غیر فصیح شمار کیے جاتے ہیں۔ اس کے بجائے ڈوبنا، بھگونا کہتے ہیں۔

دبا، پڑھا، لکھا، رکھا کے آگے، ”ہوا“ بڑھانے سے اسم مفعول بنتا ہے۔ جس پر فعل یعنی کام کا اثر ہوتا ہے۔ جیسے دبا ہوا، پڑھا ہوا، لکھا ہوا۔ یہ کرسی کے نیچے دبا ہوا پڑا تھا، اس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر واضح نہیں ہے کبھی ”ہوا“ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جیسے۔ یہ کرسی کے نیچے دبا پڑا تھا، اس کے ہاتھ کی لکھی تحریر واضح نہیں ہے۔

وقت، ناپ، تول، گنتی، قیمت، سمت کے الفاظ کے بعد حرف ربط ”میں، کا، کی، کے، سے، تک“ آئیں تو جمع کے موقع پر واحد استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے وہ چار برس سے غائب ہے، شیروانی تین گز میں بنتی ہے یہ میز سو روپے میں ملے گا، حملہ دو طرف سے ہوا۔ یہاں چار برسوں، تین گزوں، سو روپیوں، دو طرفوں کہنا غلط ہے۔

کچھ اسم ایسے بھی ہیں جو واحد ہونے کے باوجود تعدد میں جمع استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے معنی (اس کے کیا معنی ہیں؟)، دام (کتاب کے دام کیا ہیں؟)، نصیب، درشن، اوسان وغیرہ۔

بعض الفاظ جو عربی میں جمع ہیں اردو میں واحد استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے اصول، احوال، تحقیقات۔

ایک شیشے کی نلی لکھنا درست نہیں، شیشے کی ایک نلی لکھنا چاہیے۔ نخل کی ایک ٹوپی کی جگہ، ایک نخل کی ٹوپی نہیں لکھنا چاہیے۔

برقع - موقع - مطلع - مقطع - مصرع - موضع - مطیع --- جمع کی صورت میں اور محرف صورت میں ان کے آخر میں ”ے“ کا اضافہ کیا جائے گا جیسے مطلعے میں، مقطعلے میں، موقعے پر، دو مصرعے، تین برقعے۔

حرف "کو" کا استعمال سیکھیے:

(۱) جب فعل کا ایک ہی مفعول ہو اور ذی عقل ہو تو مفعول کے ساتھ "کو" آتا ہے۔ مثلاً زید نے بکر کو مارا۔ اگر مفعول ذی عقل نہ ہو یا بے جان ہو تو "کو" نہیں لاتے۔ مثلاً زید نے سانپ مارا (سانپ فیر ذی عقل) زید نے کتاب پڑھی (کتاب بے جان)۔

(۲) "میں نے ایک آدمی دیکھا" صحیح ہے۔ لیکن جب آدمی کا نام لیا جائے یا کوئی تخصیص، اشارہ، اضافت وغیرہ پیدا کریں تو "کو" لانا ضروری ہے۔ مثلاً زید نے بکر کو دیکھا، میں نے گھوڑے ہی کو دیکھا ("ہی" حرف تخصیص ہے) میں نے اس گھوڑے کو دیکھا ("اس" اشارہ ہے) میں نے تمہارے گھوڑے کو دیکھا ("تمہارے" مضاف الیہ ہے)۔

(۳) فعل متعدی کے طور پر مجہول میں فاعل نامعلوم ہوتا ہے اور مفعول قائم مقام فاعل ہوتا ہے اس کے ساتھ "کو" نہیں آتا۔ جیسے کتب کھولی گئی، چور پکڑا گیا۔ کتاب کو کھولا گیا، چور کو پکڑا گیا نہیں لکھنا چاہیے۔

حرف "ہی" کے استعمال کے قاعدے:

(۱) حرف "ہی" فاعل اور علامت فاعل "نے"، مفعول اور علامت مفعول "کو"، جار اور مجرور کے درمیان استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے خالد ہی نے کہا تھا، میز ہی پر رکھا تھا، گھری سے آیا ہوں۔

(۲) جب ضمیر فاعل واقع ہو تو علامت فاعل کے بعد "ہی" لاتے ہیں، جیسے میں نے ہی کہا تھا۔

حرف "نے" کا استعمال منع ہے:

لانا، لے جانا، بھولنا، بولنا، شرمانا کے ساتھ "نے" نہیں آتا۔ جیسے میں کتاب لایا، وہ قلم لے گیا، میں بولا تھا، میں تمہارا نام نہیں بھولا کے بجائے میں نے لایا ہے، اس نے کچھ نہ بولا اس نے سبق بھولا ہے لڑکے نے بہت شرمایا کچھ نہ کہا۔ نہیں لکھنا چاہیے۔
دونوں جائز: پڑھنا، سمجھنا، جیتنا، مارنا، پکارنا، سیکھنا، بدلتا کے ساتھ "نے" لانا یا نہ

مختصر۔ مگر اہم

○ پچاس صفحات پر مشتمل ایک جیسی سائز نوٹ بک ہر وقت ساتھ رکھیے۔ اس میں سائنس، ریاضی کے ضابطے، دوسری زبانوں کے الفاظ کے معنی، مشکل سے یاد ہونے والے مواد کے اہم حصے نوٹ بک کی ایک جانب لکھ کر رکھیے۔ جب بھی موقع ملے نوٹ بک میں دیکھتے رہیں تو یاد کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

○ نوٹ بک کی دوسری جانب پڑھنے میں یا سننے میں آئی ہوئی اہم باتوں کو بروقت نوٹ کرنا بعد میں کام آتا ہے۔

○ صرف خوب پڑھنے والے طلبہ ہی سے دوستی رکھیے کیوں کہ اس سے مسابقت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور خود میں بھی خوب پڑھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ سست اور کاہل طلبہ غیر تعلیمی اور بیکار باتوں میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان سے ملاقات اور دوستی پر بے کار باتوں میں شامل ہونا پڑتا ہے۔ اس سے تعلیمی زمانے کا آپ کا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔

○ اپنے ساتھیوں پر کسی بھی قسم کی تنقید، طعنے سے پرہیز کیجیے۔ اس لیے کہ دوسرے بھی اس کا سختی سے جواب دے سکتے ہیں اس سے جھگڑے اور دشمنی کا ماحول بنے گا۔ اس کی وجہ سے بہت زیادہ جسمانی توانائی صرف ہو جاتی ہے۔ پھر پڑھنے بیٹھنے پر مضمون کی طرف فوری توجہ دینا مشکل ہو جاتا ہے۔

○ دوران گفتگو کوئی بحث پر اتر آئے تو آپ اس بات کو نظر انداز کیجیے اور ہوسکے تو وہاں سے ہٹ جائیے۔ ورنہ بے وقوفوں اور جاہلوں سے بحث کرنے سے جسمانی توانائی بہت زیادہ صرف ہوتی ہے۔ دماغ میں ستاو اور دل پر بوجھ پڑتا ہے اس سے کوئی بھی کام شروع کرنے میں بہت وقت لگتا ہے۔

○ کسی بھی صورت غصہ آنے کے مواقع سے بچنے کی کوشش کیجیے، کیوں کہ اس سے بھی ذہن منتشر ہوتا ہے۔

○ اگر آپ کو سمجھن ہی سے غصہ ہونے کی عادت ہے تو نماز، تلاوت قرآن کے ساتھ روزانہ کسی دینی کتاب کے ایک آدھ صفحے کا مطالعہ یا ہفتہ وار کسی دینی مجلس میں بیٹھنے کے لیے کچھ وقت فارغ کیجیے۔ اس سے آپ کا ذہنی ستاو ختم ہو جاتا ہے۔ ممکن ہو تو مہینے میں ایک بار یا بڑی چھٹیوں میں اپنے گھر کے بڑوں کے ساتھ یا مقامی بڑوں کے ساتھ قریب کے مقامات کو تبدیلی مقام کے طور پر سیر کو جائیے یہ بھی آپ کی ذہنی صحت اور حصول سکون کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اساتذہ، خاندانی بڑوں اور دیگر عمر رسیدہ لوگوں سے مسکراتے ہوئے، خوش اخلاقی اور ادب سے ملے یہ بھی ذہنی ستاو کے دور ہونے کا ذریعہ ہے۔

○ اعلیٰ تعلیم کے حصول اور دنیا میں بڑے کام کرنے کے لیے ضروری ہے کہ دماغ فارغ

اور پرسکون رہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ برے خیالات مثلاً دوسروں کے تعلق سے نفرت، بری سوچ اور براگمان دماغ میں نہ رہے۔ بانی ہو میو پیسٹی ڈاکٹر ہسپتال کے بقول برے خیالات سے "سورا" (Psora) نام کا مرض ہوتا ہے جو زکام، پیٹ کا درد، درد سر، مرگی، پاگل پن اور بے شمار بیماریوں کی جڑ ہے۔

○ ہسپتالوں میں انتظار کے موقع پر، بس یا ریل کے سفر کے دوران مطالعے کے لیے درسی یا غیر درسی کتاب کا ساتھ رکھنا مفید ہے۔

○ دسویں اور انٹرمیڈیٹ کی تعلیم کے دوران کرکٹ میں زیادہ وقت دینے والوں کو اکثر فیل ہوتے یا کم نمبرات سے کامیاب ہوتے دیکھا۔ ٹی۔وی میں کرکٹ میچوں یا کہانی کے سیریل زیادہ دیکھنے والوں کا بھی یہی حال دیکھا گیا۔ اس لیے کہ انھیں بڑھائی کے لیے کم وقت ملتا ہے اور مطالعے کے دوران ٹی۔وی میں دیکھی ہوئی چیزیں ذہن کو متاثر کر کے توجہ کو بگاڑ دیتی ہیں۔ ٹی۔وی دیکھنے کے بعد بعض مرتبہ طلبہ خصوصاً 13 تا 18 سال عمر والے نوجوان ہوائی قلعوں کی سیر میں لگ جاتے ہیں اور کتاب سامنے رکھی رہتی ہے۔

○ آٹھویں اور نویں جماعت کی چھٹیوں میں کسی ماہر خطاط کے ذریعہ خوش خطی سیکھے آگے ایسے طلبہ کی بڑی قدر ہوتی ہے۔

○ مدرسہ، کالج، امتحان ہال، ریلوے اسٹیشن یا کسی ضروری جگہ جانا ہو تو استائیل نکلے کہ آدھ گھنٹہ پہلے ہی پہنچ سکیں ورنہ آخری وقت نکلنے میں جلد بازی سے بعض لوگوں کے معدے میں ترشہ بڑھ جاتا ہے۔ آنتوں کی حرکت سے مائلٹ جانے کی شدید ضرورت پڑ جاتی ہے۔ بعض لوگوں کو تھمر تھری بھی شروع ہوتی ہے۔ ضروری چیزیں لینے سے روک جاتی ہیں۔ غلطیاں سرزد ہونے لگتی ہیں۔ ایسے وقت اگر آپ اسکوٹر پر جا رہے ہوں تو آپ گاڑی کو تیز دوڑائیں گے۔ اس سے حادثے کا امکان رہتا ہے۔

○ سائیکل یا اسکوٹر پر جاتے وقت بلا بار تیزی سے اوور ٹیک نہ کیجیے ایسا کرنے پر دو درجن خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے اور دل پر خراب اثر پڑتا ہے خطرناک حادثات کا امکان رہتا ہے آبادیوں میں اسکوٹر اور موٹر سائیکل درمیانی رفتار سے چلائیے، تیز چلاتے وقت اچانک کوئی گاڑی یا سائیکل سوار بازو کی لگی یا سڑک سے نکل کر سامنے آجائے تو فوری گاڑی روکنے پر سر کے بل گر سکتے ہیں۔ بعض مرتبہ بریک کا ناقص تار بھی فوری بریک لگانے پر ٹوٹ جاتا ہے۔ ڈبل سواری میں اس کا امکان بہت ہوتا ہے۔

○ گھر سے باہر نکلے وقت جیسی نوٹ بک میں لپٹے مکان کا پتہ، اپنا یا بڈوس کا فون نمبر ضرور لکھ رکھیے۔ لپٹے خون کا گروپ بھی لکھنا مزید بہتر بات ہے۔ کسی بھی حادثے کے وقت یہ بہت کام دیتے ہیں۔

○ مطالعے کے وقت کر کو سیدھی رکھیے۔ کر کو جھکائے رکھنے سے کر کا عارضہ ہو سکتا ہے۔ دوران مطالعہ کم از کم ایک گھنٹہ بعد کرسی سے اٹھ کر چہل قدمی کیجیے۔ مسلسل بیٹھنے سے آئندہ کر کو نقصان ہو سکتا ہے۔ حرکت سے کر کے جوڑوں کے Cartilage کو پرورش آکسیجن حاصل ہوتی ہے۔ نماز سے ہونے والے کئی قاعدوں میں سے ایک قاعدہ یہ ہے کہ جسم کے تمام جوڑوں کو آکسیجن ملتی ہے۔

○ 4 تا 6 سبجے شام کچھ وقت دار مطالعہ کے لیے بھی رکھیے۔ مختلف اخبارات اور رسائل کو بیٹھنے سے خاموش مطالعے کی عادت پڑے گی۔ مزاج میں ڈسپلن پیدا ہوگا۔ معلومات وسیع ہوں گے جو تحریری اور تقریری مقابلوں میں کام آئیں گے۔

○ کبھی کبھار آپ کے مقام پر ہونے والے مطاعروں اور ادبی جلسوں میں شرکت کیجیے۔ اس سے آپ کی زبان درست ہوگی۔ نئے الفاظ کا ذخیرہ بڑھے گا۔ ایسے مطاعروں میں بڑوں کے قریب بیٹھیے۔ ہوٹنگ کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنے پر یہ فوائد حاصل نہیں ہوتے۔ استطاعت ہو تو اردو کا کم از کم ایک اخبار یا رسالہ ضرور خرید کر بیٹھیے۔ بچپن میں بچوں کے رسالے بیٹھتے رہنے سے ادبی ذوق پروان چڑھے گا۔

○ مدرسے یا کالج کی جانب سے ہونے والے سماجی خدمت کے کامپوں میں شرکت کیجیے۔ بڑوں کی سرپرستی میں ہونے والے گروپ پروگراموں میں شرکت سے مزاج میں ڈسپلن پیدا ہوگا۔ مزاج میں چڑچڑاہٹ اور غصہ ہو تو وہ آہستہ آہستہ کم ہوگا۔

ایک مشورہ

بہتر یہ ہے کہ طلبہ مادری زبان (یعنی اردو) میں دسویں تک پڑھیں پھر انٹر میڈیٹ انگریزی میڈیم سے پڑھیں ورنہ اکثر مضمونوں میں اردو میں انٹر میڈیٹ کتابیں دستیاب نہیں ہیں اور متعلقہ مضامین کے لکچراروں کا بھی اکثر کلاؤں میں بروقت انتظام نہیں ہوتا۔ انٹرنس امتحانات بھی انگریزی میں ہوتے ہیں۔ دسویں تک اردو (مادری زبان) میں پڑھنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس عمر میں انگریزی سے زیادہ اردو میں لپٹے خیالات کو آسانی سے ظاہر کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں دینی کتب اردو ہی میں زیادہ ہیں۔

تعارف اپنا-----!

نام	:	خواجہ عمر
والد کا نام	:	لعل محمد صاحب
والدہ کا نام	:	احمد بی بی صاحبہ
تاریخ پیدائش	:	۲۳ / جنوری ۱۹۳۹ء
جائے پیدائش	:	ممندہ (موضع) ضلع نلگندہ
تعلیم:	:	ایم۔ ایس سی (عثمانیہ)، ایم۔ ایڈ (پونا)
سفر ملازمت	:	۱۹۵۸ء تا ۱۹۷۳ء بحیثیت استاذ (ہائی اسکول) جولائی ۱۹۷۳ء تا ۱۹۹۲ء جوئیر لکچرر، اگست ۱۹۹۲ء تا دسمبر ۱۹۹۷ء لکچرر (گورنمنٹ ڈگری کالج) بتاریخ ۳۱ / دسمبر ۱۹۹۸ء ریٹائرمنٹ۔ فی الحال لکچرر شاداں کالج، حیدرآباد۔
تالیفی و تصنیفی سفر	:	۱۹۶۷ء سے شروع ہوا۔
تالیفات و تصنیفات	:	پہلی جماعت سے انٹرمیڈیٹ تک نصابی کتب، درسی کتب کی شرحیں، ورک بک۔ کل تعداد چھیالیس جن میں چار زیر طبع ہیں۔
ثقافتی اسفار	:	رہبر طلبہ (پہلا ایڈیشن ۱۹۸۳ء) سری لنکا (۱۹۷۰ء) امریکہ، کینیڈا، انگلینڈ (۱۹۸۰ء) تھائی لینڈ، بنگلادیش (۱۹۸۵ء)، ترکی (۱۹۹۰ء)، امارات متحدہ عربیہ (۱۹۹۳ء)، حج بیت اللہ (۱۹۹۵ء)
زبانوں سے واقفیت	:	بشمول اردو تیرہ زبانیں جن میں مائل، بنگلا، تھائی، ملائی، زبان انڈونیشیا، ترکی، ازبک، فرنج، فارسی، عربی، تملگو، قابل ذکر ہیں۔ کمپیوٹر کی زبان (BASIC) فریڈ برآں علاوہ مدریس، تصنیف و تالیف اور ہومو طب کی پریکٹس
مشاغل	:	

تشکران کا _____ !

جن سے استفادہ کیا۔ جن سے متاثر ہوا

اساتذہ کرام: عبدالحق صاحب مسافر ٹکنڈوی (تاریخ و جغرافیہ)، عبد الوحید صاحب وحید (اردو)، اسحاق خاں صاحب (ریاضی)، عبد القادر صاحب (انگریزی، تاریخ و جغرافیہ) موقوف، مولانا سید عزیز الدین صاحب قاسمی ٹکنڈوی، محمود حسین صاحب (سائنس)

ادبی شخصیتیں، مدیران، صحافی: عابد علی خان مرحوم، محبوب حسین جگر مرحوم، سید وقار الدین مدیر "رہنمائے دکن"، زاہد علی خان مدیر "سیاست"، خان لطیف محمد خان مدیر "منصف"، کے - ایم - عارف الدین مدیر "ہمارا عوام"، چندر سرزاستو سابقہ ڈائریکٹر اردو اکیڈمی آندھرا پردیش، مضطر مجاز - سنارے (پدم شری، گمان پیٹھ ایوارڈ یافتہ)، اعظم راہی، حسن فرخ، قطب سرشار، سعید شہیدی، نظیر علی عدیل، حفیظ میرٹھی، علقمہ شیلی (کلکتہ) شعبہ طب: ڈاکٹر شاہد علی خان، ڈاکٹر عبدالستین، حکیم ظہور الحسن مرحوم، ڈاکٹر ظفر (بھوپال)، ڈاکٹر اختر عویذ (پروفیسر پتھالوجی)، ڈاکٹر عبدالکیم (نیویارک)۔

شعبہ تعلیم: ڈاکٹر وزارت رسول خاں، ڈاکٹر یوسف کمال (پروفیسر عثمانیہ یونیورسٹی)، محمد غوث کاری مرحوم، عبدالنسان اسپیشل آفیسر اردو، سید عبدالنعم (پرنسپل شاداں جوئیر کالج) مسعود بن سالم (ڈائریکٹر اردو اکیڈمی آندھرا پردیش)، م-ق-سلیم، مشفق الرحمان (پروفیسر فزکس، ڈھاکہ)، پروفیسر نادر علی خاں (علی گڑھ)، پروفیسر انور کمال (شعبہ طبیعیات)، پروفیسر عدیل احمد (بایو فزکس، نظام کالج)، محمد رضی الدین معظم (موظف)، سید نصیر الدین کچھر (نظام آباد)، خورشید علی (شعبہ ترجمہ، سالار جنگ میوزیم) - غلام حیدر صاحب (موظف) ڈپٹی ڈی-ای-ای۔ محمد اسحاق (موظف پرنسپل)

دینی و دعوتی شخصیتیں: مولانا ابوالحسن علی ندوی، شیخ الحدیث محمد زکریا مرحوم، حکیم الامت محمد اشرف علی تھانوی، ابوالحسنات حضرت عبداللہ شاہ صاحب، حضرت انعام الحسن صاحب مرحوم، مولانا محمد عمر صاحب پالنپوری (مرحوم)، نعیم اللہ خاں صاحب، ڈپٹی سکریٹری محکمہ قانون (موظف)، مفتی اشرف علی صاحب (مہتمم سبیل الرشاد بنگلور) مولانا شریف حسین ترمذی (مرحوم)، مولانا نیر ربانی (مرحوم)، حاجی حنیفہ مرحوم (کولبو)، محمد حنیف تاجر (بنکاک)، پروفیسر عبدالرقيب (شکاگو)، حسام الدین ماہر نفسیات (استنبول)، حاجی عبدالمقیت انجمنیر (ڈھاکہ)، حاجی یوسف خاں (بنکاک)، مولوی عبدالقادر مرتضیٰ اردو دینی کتب (کیرالا)، حاجی موسیٰ تاجر (کوچین)، مولانا رضوان القاسمی، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، (محمد انس دہلوی مالک ادارۃ اشاعت دینیات)، کمال الدین صاحب (کیرانوی) مقیم دہلی، مولانا حمید الدین عاقل حسنی، عبدالقیوم جاوید لکھنؤ (موظف)، صوفی غلام محمد صاحب (مرحوم)، احمد عبدالمقیت خسرو۔